وقف
مختار اشرف لائبریری
(جامع اشرف)

برائے ایصال ثواب

شیخ المشائخ حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ

منجانب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں
ارباب علم ومعرفت کی نظر میں

مولانا معین الدین اشرفی
خادم دارالافتاء جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر

ناشر
جمعیۃ الاشرف اسٹوڈینٹس موومنٹ جامع اشرف
خانقاہ اشرفیہ حسینہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (یو۔پی۔)

نام کتاب.................قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ارباب علم ومعرفت کی نظر میں
نام مصنف.............مفتی معین الدین اشرفی ماچھی پور بھاگلپور
پیش لفظ.............مولانا شہاب الدین اشرفی جامعی (بھاگلپور) استاذ جامع اشرف
سن طباعت.............ستمبر ۲۰۰۲ء
مطبع.............نشاط آفسٹ پریس ٹانڈہ امبیڈکر نگر یو۔پی۔
کمپوزنگ.............توفیق الزماں، محمد فیضان
قیمت.............
تعداد.............ایک ہزار (۱۰۰۰)
ناشر.............جمعیۃ الاشرف اسٹوڈینٹس مومنٹ) جامع اشرف

ملنے کے پتے:

(۱) غوث العالم اکیڈمی خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں درگاہ کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (یو۔پی) پن کوڈ 224155
(۲) اشرف اکیڈمی (برانچ جمعیۃ الاشرف) حاجی اسحٰق نگر مادھوسنگھ بازار بھدوہی
(۳) کتاب منزل تاتارپور بھاگلپور (بہار) ☆ حافظ وقاری عبد الحنان اشرفی حبیب پور بھاگلپور
(۴) مولانا عابد حسین اشرفی مسجد، غیبن شاہ درگاہ ہل نمبر ا کرلا ممبئی ☆ عبد القادر بھائی اشرفی کولکتہ مغربی بنگال
(۵) فاروق میمن اشرفی مدینہ بکڈپو (نزد درگاہ شہنشاہِ ناسک سید صادق شاہ حسینیؒ) ناسک سٹی مہاراشٹر
(۶) حافظ محمد اسحٰق اشرفی مکان نمبر 1358 اسلام پورہ مالیگاؤں شہر مہاراشٹر
(۷) مولانا سید عالمگیر اشرف (سابق صدر جمعیۃ الاشرف) کیراف محمد لیاقت اشرفی ناگپور مہاراشٹر
(۸) مکتبہ خانقاہ اشرفیہ شاہ سمنان چوک خوشامد پورہ مالیگاؤں شہر مہاراشٹر
(۹) منظور بھائی اشرفی درگ چھتیس گڑھ کے کے نگر فون نمبر ۳۷۰۵۳۰ ☆ ڈاکٹر مقبول عالم اشرفی للہ پورہ بنارس
(۱۰) قاری ابوالفتح نعیمی اشرفی دار العلوم اسلامیہ حنفیہ سبزی منڈی ہنومان گڑھ ٹاؤن راجستھان
(۱۱) سید زین الدین ابن قمر الدین سورت، گجرات ☆ اسمٰعیل بھائی اشری سیوڑی ممبئی فون نمبر ۴۱۳۳۹۲۰
(۱۲) محمد شاہد بھائی اشرفی دلی 1766 پہاڑی بھوجلہ جامع مسجد دلی ☆ غریب نواز کتاب گھر قمر مارکیٹ منصفی سنبھل مرادآباد
(۱۳) نیاز بھائی اشرفی ڈھاکہ بنگلہ دیش ☆ عبد الرزاق بھائی اناؤلائن ڈپو 40SV روڈ اندھیری ویسٹ ممبئی
(۱۴) ایوب اشرفی E-62 ہاؤسنگ بورڈ کالونی، نزد ناتی کار ماروتی ماپوسا گوا
(۱۵) نعمان احمد اشرفی (عطر فروش) نائک واڑی تعلقہ قلم نوری چندر پور ضلع ہنگولی مہاراشٹر

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم.........والحمد للہ رب العالمین

جمعیۃ الاشرف طلبۂ جامع اشرف کی ایک تنظیم کا نام ہے۔ اس تنظیم کے قیام کا محرک دینی، علمی، تنظیمی وتبلیغی جذبہ ہے۔ جس کو اول دن ہی سے ہر طالب علم کے دل میں پیدا کرنا ہر دینی درسگاہ کا مقصد اولین ہوتا ہے۔

اسی جذبہ کے تحت اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا اور مختصر سی مدت میں اس تنظیم نے جو نمایاں دینی کام کئے اُس سے اُس کی شہرت جامع اشرف کی چہار دیواری سے نکل کر دور دور تک پھیل گئی۔ مختصر وقت میں ''جمعیۃ'' نے ''شیخ الاسلام کا بارگاہ سرکار کلاں میں خراج عقیدت''، ''مرشد کامل''، ''مقام غوثیت''، ''کتاب الابدال'' اور ''عمامہ اور ٹوپی کی شرعی حیثیت''، جیسی اہم کتابیں شائع کر کے شعبۂ اشاعت میں مثالی رول ادا کیا ہے۔

زیر مطالعہ کتاب اسی سلسلۂ اشاعت کی ایک کڑی ہے۔ دینی رسائل، کتابچے اور علمائے دین کی کتابوں کو شائع کر کے جامع اشرف کی تبلیغی واشاعتی خدمات کے دائرہ کو وسیع کرنا ''جمعیۃ'' کا اہم مقصد ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ظاہر ہے کہ صرف طلبہ جامع اشرف کے ناتواں بازو ناکافی ہیں۔ جامع اشرف کے معاونین وخانقاہ اشرفیہ کے معتقدین و متوسلین اور عوام اہلسنّت کے تعاون کی زیادہ ضرورت ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ مخیّر حضرات اس طرف توجہ دے رہے ہیں اور طلبۂ جامع اشرف کی اس تحریک کو اپنی مالی امداد دے کر مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان سب کو بے شمار اجر عطا فرمائے اور طلبۂ جامع اشرف کی اس تنظیم کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے ان تنصروا اللہ ینصرکم.........فقط

جمعیۃ الاشرف جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

پیش لفظ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سرزمین ہند زمانۂ قدیم سے علم وہنر اور رشد وہدایت کی آماجگاہ رہی ہے۔اس سرزمین کو علم وہنر اور تہذیب وثقافت سے آراستہ کرنے میں اولیائے کرام کا عظیم کردار رہا ہے۔ان لوگوں نے جا بجا رشد وہدایت کے مراکز کو قائم کیا۔اور اپنے روحانی تصرفات وروشن تعلیمات کے ذریعہ ہندوستانی تہذیب کو فکر وعمل ،عدل ومساوات ،صدق ودیانت اور پاکیزگی وحیاء کے زیور سے آراستہ کیا۔ ہندوستانی تہذیب کے ہر گوشہ پر ان کی روشن تعلیمات کا اثر ظاہر ہے۔ ان کے تعلیماتی وثقافتی مراکز کا سلسلہ غیر منقسم ہندوستان کے ہر خطہ میں پھیلا ہوا ہے۔جسکے جغرافیہ میں سندھ، پاکستان، بنگلہ دیش ،لنکا اور افغانستان شامل ہے۔اولیائے کرام کے اخلاق حسنہ،مودت و مروت اعلیٰ ظرفی وبندہ پروری اور انسانیت نوازی کی جھلک آج بھی خانقاہ کے پروردہ لوگوں میں دکھائی دیتی ہے۔جو اپنے اسلاف کے روحانی وعرفانی مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کے سجادہ نشینان بھی اپنے اسلاف کی اسی روایت وارشاد کی صحیح ترجمانی کرتے آئے ہیں۔جن کی ایک کڑی شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں کی ذات گرامی ہے۔

خانوادہ اشرفیہ کی خدمات کا اگر جائزہ لیا جائے تو کئی صدیوں پر محیط دکھائی دیں گی۔ حالات کے مطابق خانوادۂ اشرفیہ کی سرگرمیوں میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہا۔ تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں خانوادۂ اشرفیہ کی سرگرمیاں تعطل کا شکار ہوگئی تھیں ۔ادھر ہندوستان ایک پر آشوب دور سے گذر رہا تھا۔انسانی حیات کے ہر شعبہ پر فرنگی تہذیب کا اثر غالب آرہا تھا۔ روحانیت مادیت کی نذر ہو رہی تھی ۔ انسانی عظمت طاغوتی طاقت کے سامنے سرنگوں نظر آرہی تھی ۔ انسانی قدر و منزلت کو دولت کی کسوٹی پر پرکھا جارہا تھا۔ اخلاقیات کے ساتھ ساتھ اسلامی عقیدہ بھی تزلزل کا شکار ہو چلا تھا۔دشمنان رسول ناموس رسالت کی حرمت کو پامال کررہے تھے۔لوگوں کے دلوں سے عظمتِ رسول کا نقش مٹایا جارہا تھا۔ جدید تحقیقات کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کو لوٹا جارہا تھا۔ایسے ماحول میں عالمِ انسانیت ان قائدین کی ضرورت محسوس کررہا تھا جو عقائد کو تزلزل اور اخلاقی اقدار کو پامال ہونے سے بچاسکیں ۔اِس دینی وملّی فریضہ کو انجام دینے کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے برگزیدہ

ہستیوں کا انتخاب فرمایا۔ان میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو نمایاں حیثیت حاصل تھی۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اسلامی ہمہ گیر نظریات کو پھیلانے میں غیر معاندانہ رویہ اختیار کررکھا تھا۔خانقاہی اصول کے مطابق عدم تشدد، انسان دوستی آپکی تبلیغ کا لازمی جز تھا۔عشق رسول کا پیغام لیکر پوری دنیا کا دورہ کیا۔مجاہدانہ سیرت اور نجات دہندگی کا تصور لیکر جہاں بھی گئے دنیائے انسانیت نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔آپ کی راہوں میں آنکھیں بچھائیں۔ بڑے بڑے علماء نے آپکی بارگاہ میں جبین عقیدت کو خم کیا۔ ماضی قریب میں ایک سے ایک جلیل القدر علماء ،فقہا، محققین اور محدثین گذرے ہیں۔ان مقتدر علماء کے حیات طیبہ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اپنے علم وفضل ،زہد وتقویٰ کے باوجود اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔اور ان کو اپنا مرکز عقیدت سمجھتے تھے۔

زیر نظر کتاب ''اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ارباب علم ومعرفت کی نظر میں'' میں مفتی معین الدین بھاگلپوری نے علمائے شریعت اور مشائخین طریقت کے مابین ،خوشگوار تعلق اور مقدس رشتہ کو اجاگر کیا ہے۔اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمارے اسلاف مشربی تعصب سے بلند ہوکر ایک دوسرے کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔اور ایک دوسرے کی خدمات کو سراہتے تھے۔ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اسلاف کے اس طرز عمل کو مشعل راہ بنائیں۔

مفتی معین الدین صاحب کو تمام اکابر سے والہانہ محبت ہے۔اسی محبت کا ثمرہ ہے کہ موصوف تدریس ،تحریر اور تقریر ہر میدان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔خصوصاً فتویٰ نویسی میں ان کو اپنے اکابر سے سند اعتماد حاصل ہے۔مولیٰ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ مفتی صاحب اور جمعیۃ الاشرف اسٹوڈنٹ موومنٹ (جامع اشرف) کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسکے ذریعہ ہر خاص وعام کو نفع پہونچائے ۔آمین بجاہ سید المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

خاکپائے اشرفی

محمد شہاب الدین اشرفی جامعی

مدرس جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

ضلع امبیڈکرنگر (یوپی)

مورخہ ۲۱/جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۹/اگست ۲۰۰۲ء جمعرات بعد نماز مغرب

سادات واشراف کی بستی، ولایت وکرامت کی آماجگاہ اور معرفت وروحانیت کا مقدس خطہ روح آباد کچھوچھہ شریف غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے منسوب ووابستہ ہونے کے سبب پورے عالم میں مشہور ومعروف ہے۔ اس مقدس سرزمین میں عظیم ہستیاں، برگزیدہ شخصیتیں، ولایت وبزرگی وکشف وکرامات کے تاجور اور بڑے بڑے علماء وصلحاء پیدا ہوتے رہے۔ بارھویں صدی ہجری کی ساتویں دہائی میں ایک ایسی شخصیت جلوہ گر ہوئی جو ارض مسکونہ کے گوشے گوشے میں غوث العالم محبوب یزدانی کے حقیقی جانشین کی حیثیت سے جانی پہچانی گئی۔ جس ذات گرامی سے مخدوم اشرف کے فیوض برکات اور انوار وآثار خوب خوب ظاہر ہوئے۔ جس کے فیضان کرم، کشف وکرامات، تقویٰ وطہارت، عفت وپاکدامنی، ولایت وبزرگی، ایثار وللّٰہیت، ریاضت وبندگی، خشیت الٰہی، خلوص واحسان، مہمان نوازی، جود وسخا، حلم وتواضع، عفو ودرگزر، حسن سیرت وصورت ودیگر اخلاق حسنہ کا چرچا اور ذکر جمیل بکھرے ہوئے اوراق کے علاوہ زبان زد عام وخاص ہے۔

لئے کچھ ورق لالہ نے کچھ گلچیں نے کچھ گل نے
کہ چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے داستاں تیری

اس ذات بابرکات، سراپا کرامات کو دنیا، قطب ربانی، شبیہ غوث الاعظم جیلانی، مسند نشین جادۂ اشرف السمنانی اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ ابو احمد علی حسین اشرفی الجیلانی سرکار کلاں قدس سرہ النورانی'' کے نام سے جانتی پہچانتی ہے۔

شعر وسخن کی محفل ہو یا بحث ومباحثہ کی مجلس، ارباب تصوف کا حلقہ ہو یا علم ودانش کا طبقہ، علماء کی جماعت ہو یا اولیا کے گروہ، بزم صوفیاء ہو خواہ رزم گاہ مناظرہ، ہر جگہ آپ کی ذات ایک انجمن، فیصل، مقتدیٰ اور خضر راہ متصور ہوتی۔ اس لئے ہمعصر اولیاء، علماء، مشائخ اور ارباب علم ودانش نے بلا چوں وچرانہ یہ کہ صرف آپ کی ولایت وبزرگی کا لوہا مانا بلکہ دامن کرم سے وابستہ ہوگئے۔ اور تاحیات آپ کی شرافت وعظمت، ولایت وبزرگی، درویشانہ ادا، فقیرانہ شان اور محققانہ صلاحیتوں کا خطبہ اور وظیفہ پڑھتے رہے، قبل اس سے کہ ہم ان علماء ومشائخ کے نظریات وتأثرات نذر ناظرین کریں، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی حیات مبارک کی اجمالی جھلکیاں اور مختصر خاکہ پیش کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

ولادت:

قطب ربانی، شبیہ غوث اعظم جیلانی اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ ابو احمد علی حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہ النورانی سجادہ نشین آستانۂ اشرفیہ کی ولادت سراپا سعادت ۲۲ ربیع الثانی بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق ۱۲۶۶ھ بمقام کچھوچھہ مقدسہ ولی کامل حضرت مولانا سید شاہ سعادت علی کے دولت سرائے اقدس میں ہوئی۔ ولادت کیا ہوئی کہ کاشانۂ سعادت میں ابدی سعادت آگئی۔

بچپن

بچپن ہی سے آپ صوم وصلاۃ کے پابند تھے۔ ہمہ وقت درود پاک کا ورد آپ کا معمول تھا آپ بچپن سے ہی ہم عمر بچوں کو قافلہ کی شکل بنا کر اپنے ہمراہ لے کر گاؤں سے دور وسیع وعریض کھیتوں میں قیام فرماتے اور اجتماعی طور پر لا الٰہ الا اللہ کا ذکر بالجہر کراتے۔ یہ معصوم آوازیں کھلی فضاؤں کو پرنور بنا دیتیں۔ ہر راہ رو دلنشیں آوازوں پر مبہوت ہو جاتا اور مسافروں کے قدم رک جاتے۔ نماز کے اوقات میں اکثر وبیشتر دو ہاتھ پیٹ پر رکھ لیتے جیسے بارگاہ الٰہی میں باادب ایستادہ ہوں۔ اور ساتھ میں لب مبارک ہلانے لگتے گویا کچھ پڑھ رہے ہوں۔ (۱)

عہد خردی سے ذکر واذکار اوراد وظائف کی طرف طبعی میلان درود شریف کی عادت کریمہ، صوم وصلاۃ کی پابندی، حلقۂ ذکر کرنے کرانے کا فطری جذبہ ہی کا نتیجہ تھا کہ ولایت وبزرگی کے آثار جبین مبارک پر ہویدا تھے بلکہ بچپن ہی سے کشف وکرامات اور حیرت انگیز خرق عادات کا صدور ہونے لگا تھا۔ صرف ایک سال کے قلیل عرصہ میں عالم صغرسنی میں کلام اللہ مع ترجمہ ختم کرنا آپ کی حیرت انگیز اور فقید المثال کرامت ہے۔ حضرت شیخ سعدی نے انہی بچوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

آپ کے بچپن کی ایک مشہور کرامت یہ ہے کہ موسم سرما میں چند لڑکوں کے ساتھ لکڑیاں بلاکر آگ تاپ رہے تھے۔ اسی اثنا میں گاؤں کا ایک ہمعصر لڑکا آیا اور کہنے لگا ''علی حسین میاں مجھے بھی آگ تاپ نے دو گے'' آپ نے فرمایا تم بھی اپنے حصہ کی لکڑی ڈالو اور آگ تاپو۔ تلاش بسیار

۱) آستانہ کراچی جلد ۶ شمارہ ۱۱؍رجب نومبر ۱۹۹۸ء

کے بعد جب وہ بچہ لکڑی نہ پاسکا تو اس نے اپنی نئی چادر آگ میں ڈال دی۔ بچے سب کھل کھلا کر ہنسنے لگے اور آگ تاپنے لگے۔ ادھر چادر جل کر بالکل راکھ ہوگئی۔ صاحب چادر لڑکا جب تہی دامن مکان پہونچا تو والدہ نے چادر کی بابت دریافت کیا بچہ نے ڈر کے مارے کہہ دیا۔ علی حسین میاں صاحب نے میری چادر آگ میں جلادی ہے۔ والدہ برافروختہ ہوکر بولی جلد جاکر علی حسین میاں سے چادر مانگ لاؤ ورنہ خیریت نہیں۔ لڑکا ڈرا سہا حضرت کے پاس پہنچا اور کہنے لگا آپ میری چادر دیجئے۔ آپ نے فرمایا چادر تو تمہارے سامنے جل گئی ہے۔ اب کہاں سے دوں۔ لڑکا بضد ہوکر کہنے لگا تو آپ نے فرمایا اچھا آگ کے پاس جاکر کہہ۔ اے آگ علی حسین کہتے ہیں کہ چادر واپس دیدو۔ لڑکا ناسمجھی میں آگ کے پاس جاکر حضرت کی بات دہرانے لگا۔ اتنا کہنا تھا کہ چادر آگ سے صحیح سلامت واپس آگئی۔ (۱)

جب بندہ اللہ کا محبوب ومقرب بارگاہ اور مقام محبوبیت پر فائز ہوتا ہے تو ان کی بولی اللہ کی بولی ہوتی ہے۔ بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں خط امتیاز نہیں ہوتا۔

ذالک فضل اللہ یؤ تیہ من یشاء ۔

بیعت وخلافت

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ۱۲۸۲ھ میں اپنے برادر کلاں امام العرفاء حاجی الحرمین سید شاہ ابومحمد اشرف حسین علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر مرید ہوئے۔ اور خلافت واجازت خاندانی سے نوازے گئے۔ گویا آپ نے سولہ برس کے قلیل عرصہ میں دینی و دنیوی تعلیمات سے مزین وآراستہ ہوکر روحانی تعلیمات کے مراحل طے فرمائے اور رموز حال وقال اور اسرار باطنیہ سے آگاہی وواقفیت حاصل کرلی۔

خاندانی بیعت وخلافت کے ماسوا ہند وبیرون ہند کے بیشمار اولیائے زمانہ، صوفیائے یگانہ اور مشائخ کرام سے خلافت واجازت اور فیوض معنوی وصوری آپ کو حاصل ہوئی۔ چند معروف مشہور اشخاص وسلاسل کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت سید عماد الدین اشرف اشرفی جیلانی عرف لکڑ شاہ کچھوچھوی قدس سرہ سے کسب

(۱) محبوب ربانی شائع شدہ پاکستان

شغل وجودیہ اور بعض اذکار مخصوصہ کی اجازت حاصل ہوئی۔

۲۔ حضرت شاہ راج صاحب سوندھی قدس سرہ گڑگاؤں سے اجازت وخلافت خاندان قادریہ، زاہدیہ، تعلیم سلطان الاذکار، شغل محمودہ اور دیگر اشغال مخصوصہ سے مشرف ہوئے۔

۳۔ حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے مقام ضلع بلیا (یو۔پی) میں سلسلہ قادریہ منوریہ میں اجازت کے ساتھ طریقۂ تعلیم خاص ذکر خفی قلبی جو قلب مدور سے متعلق ہے حاصل فرمایا۔

واضح رہے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کا نورانی سلسلہ سلسلۃ الذہب، متصل السند اور قریب الاتصال کہلاتا ہے عرف میں وہ سلسلہ قادریہ منوریہ سے مشہور ہے جو صرف چار واسطوں سے حضور محبوب سبحانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو حضرت شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے، ان کو حضرت ملا اخوند رامپوری سے (۱)، ان کو حضرت شاہ منور الہ آبادی سے (آپ کی عمر ساڑھے پانچ سو برس تھی) اور آپ کو حضرت شاہ دولہ قدس سرہ سے اور شاہ دولہ کو حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے۔

غرضیکہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حضور محبوب سبحانی کی بشارت عظمیٰ اور ارشاد عظیم ''طوبیٰ لمن رأنی او رأیٰ لمن رأنی (سبع مرات)'' کے مصداق ہیں۔ جن کے دیکھنے والے کو غوثیت مآب سے جنت کی بشارت پروانۂ نجات اور مغفرت کی ضمانت ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤ تیہ من یشاء۔

۴۔ حضرت مولانا سید شاہ محمد حسن غازی پوری (یو۔پی) علیہ الرحمہ سے سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی اجازت مرحمت ہوئی۔ اس سلسلہ کو سلسلہ اویسیہ اور اشرفیہ اس لئے کہتے ہیں کہ حضور غوث العالم محبوب یزدانی قدس سرہ النورانی بایام سلطنت روحانیہ پاک حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے مستفیض ہوئے۔

۵۔ حضرت مولانا حکیم سید نوازش رسول سجادہ نشین بیٹھو شریف (گیا، بہار) سے دعائے حرز یمانی، شغل جہر، اثبات اور نفی۔ طریقۂ راہ قلبی جیسی گنجینۂ ادعیہ اور گراں قدر اعمال وظائف کی اجازت سے مالا مال ہوئے۔

۶۔ حضرت سید شاہ سعادت علی محققی اولاد سید حضرت سید احمد محققی خلیفہ حضرت شیخ محمد غوث احمد گوالیاری (مدھیہ پردیس) قدس سرہ سے بطریق شطاریہ حرز یمانی کی اجازت عطا ہوئی۔

(۱) مشائخ

۷۔ حضرت مولانا عبدالقدیر سید عالی قادری بغدادی قدس سرہ سے پہلے سفر حج ۱۲۹۴ھ میں اجازت حرز یمانی بطریق قادریہ مع اشارات صوری ومعنوی حاصل ہوئی۔

۸۔ حضرت مولانا عزیز بخش قدس سرہ جن کا سلسلہ قادری مشائخ سوڈان سے تعلق رکھتا ہے، سے ۱۳۲۹ھ میں دوران حج مکہ مکرمہ میں حرز یمانی دعائے سیفی کی اجازت حاصل ہوئی وہ بھی اس طرح کے شیخ کی اجازت سے ایک ہفتہ کامل حطیم کعبہ میں دعائے سیفی کا عمل کیا اور بلا شرط شئی ما ذون ومجاز ہوئے۔

۹۔ حضرت شاہ مقبول احمد عرف اخوند جی کھڑکی فراش خانہ دہلوی سے حرز یمانی کی اجازت سے مالا مال ہوئے۔ مشائخ قادریہ میں حضرت شاہ مقبول قدس سرہ کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل تھی کہ جب تک حضور محبوب سبحانی غوث اعظم سے حکم نہ ہوتا کسی کو اجازت وخلافت نہ دیتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے جب اجازت طلب فرمایا تو حضرت شاہ مقبول نے فرمایا میں بلا اجازت غوث پاک کسی کو اجازت نہیں دیتا۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے زبان قلب سے بارگاہ غوثیت میں درخواست پیش کی۔ دوسرے دن جوں ہی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حضرت اخوند جی کی بارگاہ میں پہونچے تو آپ نے فرمایا ''جناب آپ کی نسبت حضرت غوث پاک نے فرمایا ہے کہ وہ میرا فرزند ہے جو کچھ تم سے اعمال واوراد طلب کرے اس کو دیدو''۔ (۱)

مولانا آل حسن فرماتے ہیں۔ آپ نے (اخوند جی پیر ومرشد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) اشرفی میاں سے فرمایا کہ دعا سیفی، لفظ بلفظ آپ سے سنکر با قاعدہ مشائخ قادریہ اپنے پیچھے آپ کو کھڑا کر کے آپ کے ہاتھ میں دعاء سیفی دونگا اور اجازت بخشوں گا، چنانچہ اس وقت بہ سبب پیرانہ سالی حضرت اخوند جی نے دو دن میں ''دعاء حرز یمانی معہ اعتصام اختتام سنی، اور اشارات ظاہری وباطنی کی تعلیم کی اور فرمایا کہ دعاء حیدری، حزب البحر، دعائے بشیخ کی میں اجازت دیتا ہوں، حضرت اخوند جی نے اپنی ساری عمر میں چھ آدمیوں کو اجازت دعائے سیفی کی دی اور چھٹے میں ہمارے پیر ومرشد (اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) تھے۔ (۲)

۱۰۔ خاتم الاکابر حضرت مولانا سید شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ النورانی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ سے حرز یمانی مع تمام اعمال واشغال واذکار خاندان مارہرہ شریف اجازت مرحمت ہوئی۔ اور آپ خاتم الخلفاء کہلائے۔

(۱) شجرۂ اشرفیہ از مولانا آل حسن اشرفی خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں (۲) شجرہ اشرفیہ قدیم ص ۴۹-۴۸

۱۱۔ حضرت مولانا مہاجر مکی قدس سرہ سے قصیدہ بردہ، حزب البحر، حزب الاعظم اور دلائل الخیرات شریف کی اجازت ملی اور برکات باطنیہ وانوار روحانیہ ورموز الٰہیہ حاصل ہوئی۔

۱۲۔ حضرت مولانا ابوالاحیاء محمد نعیم صاحب فرنگی محل قدس سرہ سے اپنے پیر ومرشد برادر کلاں کے واسطے سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت مرحمت ہوئی۔

۱۳۔ حضرت مولانا سید شاہ عبدالغنی صاحب قدس سرہ بیتھوی سے بھی دلائل الخیرات کی اجازت حاصل ہوئی۔

۱۴۔ حضرت مولانا سید محمد رضوان صاحب مدنی قدس سرہ سے بھی دلائل الخیرات کی اجازت سے سرفراز ہوئے۔

علاوہ ازیں آپ نے بیشمار مشائخ کبار اور اولیائے زمانہ سے اکتساب فیض کیا اس مختصر میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے بہت سارے مشائخ وسجادگان کا تذکرہ اپنے احوال سفر میں کیا ہے۔ جن سے فیوض وبرکات اور انوار وتجلیات کے گوہر آبدار حاصل کئے ہیں۔

ان روحانی وسائط وذرائع سے قطع نظر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو بذات خود اپنے جد امجد محبوب یزدانی، محبوب الٰہی اور محبوب سبحانی حضور سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ (بغداد شریف عراق) سے ایسے خاص فیوض وبرکات حاصل ہوئے ہیں جو کسی واسطہ کی مرہون منت نہیں کیوں نہ ہو کہ آپ انہیں بزرگوں کے پلائے ہوئے اور انہیں ارواح ثلثہ مقدسہ کی گودوں کے پلے ہوئے ہیں فاضل بریلوی امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے قلم حقیقت رقم سے اشارہ فرمایا ہے۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردۂ سہ محبوباں

حتی کہ حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی سے بحالت ہوش بوقت بیداری حرز یمانی کی اجازت سے سرفراز کئے گئے۔ جیسا کہ ذیل کے واقعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ مولانا سید آل حسن خلیفہ ومجاز اعلیٰ حضرت اشرفی میاں لکھتے ہیں:-

''حضرت پیر ومرشد اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ بلا اجازت کسی شیخ کے مزار فائز الانور حضرت محبوب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کے بالین کے دعاء حرز یمانی پڑھنا شروع کیا ایک مقام پر اعراب معکوس

(اڑا ہوا) تھا، حضرت نے اس لفظ کو بجائے مکسور مضموم پڑھنا شروع کیا، قبر شریف سے آواز آئی ''مکسور پڑھو'' بگوش ہوش حضرت نے سنا، اس دن سے حضرت پیر ومرشد کو اس بات پر وثوق کامل ہوا، کہ حضرت محبوب یزدانی نے بلند آواز سے ایک لفظ کی تصحیح فرمائی تو بس ساری اجازتوں سے یہ افضل وبرتر اجازت مانی گئی۔'' (۱)

غرضیکہ آپ کو حرز یمانی (عمل سیفی) کی اجازت بیشمار بزرگان دین، اساطین ملت اور مشائخ کرام سے حاصل تھی۔ اور زندگی کی آخری گھڑی تک اس دعا پر آپ نے مداومت وہمیشگی برتی آج بھی اشرف حسین میوزیم جامع اشرف میں حضرت کے عمل سیفی کے جملہ اوزار موجود ہیں اس دعاء کا اثر تھا کہ آپ سیف زبان تھے جو زبان سے نکلتا ہو کر ہی رہتا۔

حضور اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کو محبوب محبوباں، فخر رسولاں۔ سید الاولین والآخرین طٰہٰ ویٰسین ﷺ سے مواجۂ اقدس میں بیشمار نعمہائے غیر مترقبہ وعطیات نبویہ کی دولت نصیب ہوئی خصوصاً حرز یمانی کی اجازت بھی دربار رسالت سے ملی۔ حضرت سید آل حسن مرتب شجرہ اشرفیہ کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔

''۱۲۹۵ھ میں دہم محرم کو مدینہ منورہ مواجہ (اقدس) نبی کریم صلی اللہ وآلہ واصحابہ وسلم میں بیٹھ کر ایک شبانہ روز بہ یک جلسہ اکتالیس مرتبہ زکوٰۃ اصغر ادا کی آپ سر برہنہ ہو کر پچھلی رات کو دعائے سیفی پڑھ رہے تھے۔ اس وقت حضرت پیر ومرشد کے دل میں خیال آیا کہ اگر کوئی نعلین مبارک نبی ﷺ میرے سر پر لاکر رکھ دیتا تو مجھ کو کیا شرف ہوتا۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اسی اثنا میں باب جبرئیل کی طرف سے ایک نوجوان گوری صورت سفید عمامہ سر پر باندھے اور خاکی رنگ کا عبا اوڑھے ہوئے حضرت پیر ومرشد کے داہنے طرف کھڑے ہوئے سر برہنہ دیکھ کر ایک ٹوپی بغل سے نکال کر حضرت کے سر پر رکھ دی چونکہ حرز یمانی کی قرأت میں بولنا اور اشارہ کرنا دونوں منع ہے انہوں نے رسول کریم ﷺ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔

حضرت آل حسن مزید رقمطراز ہیں:۔

''اس اشارے کے دو معنیٰ ہیں ایک تو یہ کہ اِدھر مت دیکھو اور دوسرا یہ کہ اِدھر نبی کریم ﷺ کی

(۱) شجرہ اشرفیہ قدیم ص ۶۵

طرف دیکھو جو تمہارے سر پر تاج رکھا ہے حضور نے عنایت کیا ہے۔

بہر حال نماز فجر تک حضور پیر ومرشد اس تاج کو سر پر رکھے رہے۔ بعد اشراق سر سے اتارا اور دیکھا کہ اس تاج پر سبز ریشم سے نقشہ نعلین مبارک ﷺ بنا ہے چنانچہ وہ تاج حضرت نے تبرکات مشائخ ماسبق میں رکھ دیا۔ (۱)

تادم تحریر وہ جوں کا توں تاج مبارک تبرکات میں موجود ہے مخدوم المشائخ سرکار کلاں کے بعد شیخ اعظم مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف سجادہ نشین کی تحویل میں ہے۔ آپ ہر سال عرس مخدومی کے پرنور موقعہ پر لباس غوثیہ کے ساتھ اسکی زیارت کراتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو دربار رسالت سے ملے ہوئے عطیات اور فیوض وبرکات کی تائید وتوثیق اس واقعہ سے مزید ہو جاتی ہے جو ماہنامہ ''آستانہ کراچی سے شائع ہوا کہ ''اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے ایک شخص نے دریافت کیا حضور! جس کو حضور ﷺ سے بلا واسطہ دعا حرز یمانی کی اجازت ہوتی ہے اس کی علامت کیا ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا، بحالت خواب جس کے چہرے پر چکور گردش کرے تو سمجھو کہ اس کو دعاء سیفی کی اجازت حضور ﷺ سے ہے۔ سائل نے کہا حضور میں نے آپ کے روئے زیبا پر بحالت خواب چکور گردش کرتے دیکھا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ حضرت نے اس شخص پر نگاہ غضب ڈالی اور ارشاد فرمایا میری حیات میں اگر تم نے راز فاش کیا تو زبان سے گونگے، آنکھ سے اندھے اور پیر سے لنگڑے ہو جاؤ گے۔ (۲)

چلہ کشی

مشائخ کرام کے معمولات اور خانقاہی مزاج کے مطابق آپ نے مکمل ایک سال تک غوث العالم محبوب یزدانی کے مواجہ کے پاس حجرہ میں چلہ کشی فرمائی۔ چلہ میں ترک حیوانات ومطعومات جلالی وجمالی سے مکمل طور پرہیز فرمایا۔ اور ایام مکروہہ کے علاوہ ہمیشہ چلہ کے دوران روزہ سے رہے۔ اور افطار وسحر میں صرف مختصر چنا پر اکتفا فرماتے۔ غرضیکہ آپ نے چلہ ایسے طور طریقہ، حزم واحتیاط، کامل اجتناب اور مخدوم پاک کی خصوصی توجہ کے ساتھ کیا کہ آپ سے انوار وتجلیات اور آثار جہانگیری نمودار ہونے لگے۔ الی یومنا ھذا آپ کے چلہ کی شہرت یہاں کے لوگوں کی زبان پر ہے۔ مولانا شمس الھدیٰ صاحب (نصر اللہ پور، امبیڈکر نگر) کے دادا جنگی عمر ابھی اٹھانوے برس

(۱) شجرہ اشرفیہ قدیم (۲) ماہنامہ آستانہ کراچی

کی ہے انہوں نے راقم الحروف سے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی ولایت و بزرگی، کیفیت چلہ کشی، حزم واحتیاط، ترک دنیا، گوشہ نشینی اور صورت وسیرت کی بابت بالتفصیل ذکر کیا۔

رشد وہدایت

آپ کی تبلیغ اور ارشاد کا دائرہ کار اتنا وسیع ہے کہ حیطۂ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ عہد خردی سے زندگی کی آخری گھڑی تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرداں رہے اور مخدومی مشن کی نشر و اشاعت کے لئے تا عمر خاک پیمائی کرتے رہے۔ لاکھوں گم گشتہ راہ کو راہ مستقیم پر گامزن فرمایا۔ تشنگان علوم ومعرفت اور متلاشیان حق کو جام معرفت سے سرشار کر کے حق کی راہ دکھائی۔ تبلیغ وارشاد کا ہی جذبہ کارفرما تھا کہ آپ نے ہندو پاک کے ماسوا بہت سارے ممالک اسلامیہ کی سیر وسیاحت فرمائی۔ اس وجہ سے لوگ آپ کو مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا پرتو اور مخدوم اشرف کا مظہر اتم وحقیقی جانشین کہنے لگے۔ اس ضمن میں آپ کے مریدوں کی تعداد ۲۴ لاکھ اور خلفاء کی تعداد ساڑھے تیرہ سو سے زائد پہنچ گئی (۱)۔ علاوہ ازیں آپ نے ایسے اسباب وعوامل کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول فرمائی جن کو تبلیغ وارشاد میں کلیدی حیثیت حاصل ہے بلکہ ان میں بعض ایسے بھی اثر انداز عوامل اور مؤثر اسباب کو اپنانے کی کوشش فرمائی جو دین وسنیت میں علت قریبہ وغائیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بلکہ دین وسنیت کا قیام وبقا اور دوام واستحکام انہیں سے وابستہ ہے۔ اس لئے آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں۔ مدارس قائم کئے، اشرفیہ لائبریری اور پریس قائم فرمایا۔ بہت سارے مدارس کی سرپرستی فرمائی۔ جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور، جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ اور خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں درگاہ کچھوچھہ مقدسہ آپ کی حیات وخدمات دینیہ کے وہ زندہ جاوید نقوش ہیں جن پر دنیا ہمیشہ فخر کرے گی۔ اور جہاں اسباب وعوامل کارگر نہ ہوسکا وہاں آپ کے چہرۂ زیبا کی نورانی ضیاؤں کو دیکھ کر مسلمانوں نے فیصلہ کرلیا کہ ایسا نورانی صورت انسان جس گروہ میں ہوگا وہ گروہ کبھی باطل نہیں ہوسکتا۔ اس طرح ہزاروں کی تعداد میں ضلالت وگمراہی کی تاریک بھنور میں بھٹکے ہوئے لوگ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر اہل سنت و جماعت میں داخل ہوگئے۔ جس کی قدرے تفصیل ہم آئندہ پیش کریں گے۔

(۱) مجاہد ملت نمبر وبروایت دیگر مریدوں کی تعداد چالیس لاکھ اور خلفاء کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔

حج وزیارت مقامات مقدسہ

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ نے کل چار حج بیت اللہ ادا کئے۔ اور زیارت بارگاہ رسالت کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ ہر بار دربار رسالت سے خاص خاص نعمتیں حاصل ہوئیں۔ اس مبارک سفر میں آپ نے مصر، شام، بیت المقدس، کربلا معلیٰ، حامہ شریف، حمص شریف وغیرہا مقامات مقدسہ کی سیر فرمائی۔ بہت سارے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کے دربار گہربار میں حاضری دی اور انوار وبرکات انبیاء سے فیضیاب ہوئے۔ مگر جب آخر میں ممالک مذکورہ کا دورہ فرمایا تو بہت سارے علماء ومشائخ داخل سلسلہ اشرفیہ ہوئے۔ اور آپ سے اجازت وخلافت حاصل کیں۔

تبحر علمی

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے گو کہ مروجہ مدارس میں سے کسی مدرسہ میں باضابطہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ مگر چند دنوں کے حصول تعلیم اور محبوبان ثلاثہ کی نوازشوں سے فقہ ومعانی، تفسیر وحدیث اور اخلاق وتصوف وغیرہا علوم وفنون کے سارے در یچے ایسے واشگاف ہوگئے تھے کہ امام احمد رضا جیسا محقق ومجدد اور صدر الافاضل جیسا مفسر اعظم بھی آپ کی تقریر وعظ بخوشی سنتا۔

آپ کی تبحر علمی، حدیث دانی اور اسماء رجال سے آگاہی کا اندازہ آپ کی تقریر واس تحقیق سے بخوبی کیا جاسکتا ہے جس میں آپ نے حضرت شیخ ابو الرضا المعروف ''رتن بابا'' کی صحابیت کے اثبات میں کلام فرمایا۔ باوجودیکہ بعض محدثین جیسے امام ذھبی کو بابا رتن کی صحابیت میں کلام ہے لیکن غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ بابا رتن کے صحابی ہونے کے قائل ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے مخدوم پاک کے قول کی تائید وتوثیق میں بابا رتن کے صحابی ہونے پر ایسی جامع مستحکم دلیلیں قائم فرمائی ہیں کہ امام ذھبی کی جرح و قدح کا جہاں مکمل جواب ہے۔ وہیں آپ کے کمالات علمی پر دال بھی (۱)۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کو علوم تفسیر اور اخلاق وتصوف میں کس قدر کمال اور علمی جاہ وجلال اور مہارت تامہ حاصل تھی اس کا اندازہ آپ کی اس تقریر دلپذیر سے بخوبی ہوسکتا ہے جو

(۱) صحائف اشرفی

آپ نے اعلیٰ حضرت تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی کی سرکار میں کی تھی۔اس تقریر کی مختصر سی جھلکیاں ۱۳۲۷ھ کے عرس کی روداد میں کچھ اس طرح ہے۔

''جناب معظم، سیدالحم، بقیۃ السلف الصالحین، زبدۃ العارفین حضرت مولانا سید شاہ علی حسین صاحب المعروف بہ اشرفی میاں دامت برکاتھم نے اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ کی تفسیر بیان فرمائی آپ کا موثر وعظ ہی دلوں کو متوجہ کرنے میں کیا کم ہے اس پر نکات تصوف کی جھلک، رموز ومعرفت کا رنگ، مثنوی شریف کے اشعار آبدار سامعین کے دلوں کو بیتاب و بے قرار کردیتے ہیں (۱)''

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کی اس تقریر دلپذیر پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا تاثر بھی قابل ملاحظہ ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

''وہ حقائق ودقائق بیان فرمائے کہ دل نور معرفت سے منور ہوجاتے ہیں (۲)''

دوسری جگہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے علمی مقام کو اجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں مولانا ظفرالدین صاحب کی زبان سے سنئے

''انہیں وجوہ سے آج کل کے واعظین اور میلاد خوانوں کے بیان میں جانا چھوڑ دیا اور حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے بارے میں فرمایا ''حضرت ان میں سے ہیں جن کا بیان میں بخوشی سنتا ہوں'' (۳)

جن کے علمی حقائق ودقائق، خطابت ومعرفت، لطائف آفرینی اور نکات سنجی کی صحت پر فاضل بریلوی جیسے محقق نے مہر تصدیق ثبت فرمادی ہو ان کے وقار علم کا اندازہ ماوشما نہیں کرسکتے۔

ایسی ہی ذوات قدسیہ کے گنجینۂ علوم ومعرفت کو دیکھ کر بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

اخلاق کریمانہ

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کے مرید وخلیفہ حضرت غلام بھیک نیرنگ اور حضرت

(۱) از فتویٰ حسام الحرمین ص ۵۰ (مولفہ مفتی محمود احمد رفاقتی) (۲) ایضاً (۳) حیات اعلیٰ حضرت

مولانا سید آل حسن اشرفی آپ کے اخلاق کریمانہ پر یوں روشنی ڈالتے ہیں۔

''آپ کے خوارق عادات جو اخلاقی صفات میں مضمر ہیں کرامتوں کی طرح مشہور ہیں بلکہ کہا جاتا ہے آپ کی انسانی کمالات نے آپ کو پیکر تسخیر بنادیا ہے''

اگرچہ آپ کی صفات وبرکات غیر محدود ونامعدود ہیں لیکن بعض امور کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔آپ سے کبھی کوئی لغزش شرعی نہ ہوئی ۲۔آپ نے کبھی کسی کے دل کو آزار نہیں پہنچایا۔۳۔کبھی آپ نے کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو کانوں کو مکروہ معلوم ہو۔۴۔آپ نے کبھی کسی سائل کے سوال کو رد نہیں فرمایا۔۵۔آپ نے اپنے دسترخوان کو ہمیشہ وسیع رکھا۔۶۔آپ نے مذہب ومشرب میں ہمیشہ تقلیدی حیثیت کو محبوب رکھا۔۷۔ارباب حاجت کی حاجات کو رفع کرنا آپ کا جبلی شعار تھا۔۸۔اعراس مشائخ چشتیہ کی شرکت کو ہمیشہ مشاغل خاندانی کی طرح عزیز ومحبوب رکھا۔۹۔آپ نے راہ سلوک وتقلید مشائخ میں تشنیع خلائق کی کبھی پرواہ نہیں کی۔۱۰۔بھائی بندوں کی محبت اور مہمانوں کی عزت آپ کے خصائص میں سے ہے۔ان صفات کو دیکھ کر خاندان اشرفیہ کے سب بڑے چھوٹے آپ کی مدح وثنا میں رطب اللسان ہیں (۱)۔

کشف وکرامات

ان دنوں کشف وکرامت اور خوارق عادات کو ولایت کا خاصہ اور اولیاء کا لازمہ سمجھا جاتا ہے۔باوجودیکہ ولایت کے لئے صدور کرامات چنداں ضروری نہیں، مگر تسکین خاطر کیلئے ایک دو کرامت ہدیہ ناظرین ہیں حالانکہ آپ کے کرامات گنتی سے بہت زیادہ ہیں۔آپ سیف زبان تھے جو کہ دیتے کرامت بنکر ظاہر ہوتا مگر آپ کی کرامتوں میں ''عطائے اولاد'' کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

ہزاروں بے اولاد، علاج ومعالجہ سے مایوس، ظاہر اسباب سے ناامید ہوکر بارگاہ اشرفی میں اولاد کی تمنا لئے حاضر ہوتے اور گوہر مراد سے دامن مراد بھر کر واپس ہوتے۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی اس خصوصی عنایت میں اپنے بیگانے، شیخ وسید مومن وکافر اور ملک وبیرون ملک کے عقیدت مند وغیرہ سب شریک ہیں۔یہ معلوم کرکے زیادہ حیرت ہوئی اور تعجب بھی کہ خانوادہ برکاتیہ کی جلیل القدر شخصیت ''حضرت سیدالعلماء مولانا شاہ آل مصطفیٰ صاحب قدس سرہ کی ذات بھی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی نذر کردہ اور مرہون منت ہے۔حضرت سیدالعلماء خود فرماتے ہیں۔

''میرے والدین کے یہاں اولادیں زندہ نہیں رہتی تھیں، نانا جان نے اشرفی نانا جان سے ذکر

(۱) احوال واقعی سید غلان نیرنگ بھیک (۲) تحائف اشرفی ص ۴۳، صحائف اشرفی

فرمایا۔ حضرت اشرفی نانا نے فرمایا میں اپنی بیٹی کو کچھوچھہ مقدسہ لے جاؤں گا۔ میری پیدائش کچھوچھہ مقدسہ کی ہے(۱)۔"

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اولاد سے محروم حضرات کو نہ یہ کہ صرف بشارت اولاد دیتے بلکہ اولاد ہونے کی یقین دہانی فرماتے ہوئے نام بھی تجویز فرمادیتے تھے۔ اس قسم کے بیشار واقعات ہیں۔

۱۔ خادم آستانہ جناب محمد مطلوب صاحب کچھوچھوی سابق منیجر (خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارِ کلاں) کے والدین کے گھر اولاد ذکور نہیں ہوتی تھی۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے منیجر مذکور کے والد نے التجا کی آپ نے دعائیں دیں اور مطلوب ومقصود وحنیف نام بھی منتخب فرمادیا۔ چنانچہ اب تک حنیف بقید حیات ہیں (۲)۔ ان سے اس واقعہ کی تصدیق کیجا سکتی ہے۔

۲۔ کچھوچھہ شریف میں شیخ نعمت ساکن محلہ نظام الدین پور کے بچے نہیں جیتے تھے حضرت نے تعویذ دے کر فرمایا تمہارے بیٹا کفایت اللہ پیدا ہوگا وہ لڑکا عالم جوانی میں بحالت بیماری تین دن پیشتر اپنے انتقال سے حضرت کا مرید ہوا اب تک اس کی اولاد موجود ہے (۳)

۳۔ سنومان نامی ایک اہیر کچھوچھہ شریف سے پورب موضع بازیت پور کا رہنے والا حضرت کی خدمت میں عرض کیا مجھ کو دمہ کی بیماری ہے حضرت نے اپنا بکس کھول کر اس کو دوا دینی چاہی۔ اس نے انکار کیا کہ ہم بہت دوا کر چکے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ ہم کو بھبوت (راکھ) اپنے چولھے کی دیجئے چنانچہ ایک چٹکی راکھ حضرت نے اس کو دی وہ اچھا ہوگیا۔ اس نے کہا میری اولاد نہیں جیتی مرجاتی ہے حضرت نے فرمایا سنومان! تمہارا بیٹا ہنومان پیدا ہوگا۔ اور انشاء اللہ وہ زندہ رہے گا۔ چنانچہ وہ جوان ہوا اور بچے ہوئے (۴)

آخری سفر اور دیدار نبوی

۱۳۵۵ھ کا سال خانوادہ اشرفیہ کیلئے عام الحزن کہلاتا ہے اس لئے کہ اس سال کے ماہ رجب میں سلسلہ اشرفیہ کا مجدد اعظم، مخدوم اشرف کا مظہر اتم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں جیسا آفتاب ولایت ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔ آخری سفر کے ایام میں بھی عجیب وغریب واقعات وکرامت ظہور پذیر ہوئے۔ سال وصال عرس مخدومی کے مراسم کی ادائیگی کے بعد آپ

(۱) فتاویٰ حسام الحرمین (۲) از حنیف خادم آستانہ (۳) شجرہ اشرفیہ ص ۷۷ (۴) ایضاً

نے خانقاہ ہی میں قیام فرمایا۔ علالت روز افزوں بڑھتی جارہی تھی۔ چلنا پھرنا دوبھر ہوگیا تھا لیکن نماز کے اوقات میں قوت روحانیہ کے بل بوتے پر نماز کے ارکان کھڑے ہو کے صحیح وسالم کی طرح بطمانیت ادا فرمالیتے تھے۔ اسی دوران آپ عالم بیدار میں ایک دن حضور سرکار ابد قرار ﷺ کی دیدار پرانوار اور زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے۔

راقم الحرف سے نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں، اشرف العلماء حضرت مولانا پیر سید مجتبیٰ اشرف قدس سرہ نے "دیدار نبوی" کے واقعہ کی دو مرتبہ روایت کی ہے اجمالی یہ واقعہ ہے۔

"اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ایام علالت سے گذر رہے تھے کہ ایک دن آپ نے فرمایا "دو زرنگار کرسیاں ایک سرمئی رنگ کی، دوسری سبز رنگ کی، جو مُرادآباد سے آئی ہوئی ہیں، اسے میرے حجرہ میں لاکر رکھ دی جائیں۔ اور حجرہ خالی کردیا جائے۔ حسب ارشاد دو کرسیاں لاکر رکھ دی گئیں۔ اور انھوں نے کمرہ خالی کردیا۔" لیکن میں (سید مجتبیٰ اشرف) چونکہ آپ کا منہ لگوا پوتا تھا کامل اصرار کے بعد بھی میں کمرہ سے باہر نہ آیا تو حضرت نے فرمایا اچھا تم میری چارپائی کے نیچے چلے جاؤ۔ جونہی میں تحت چارپائی آیا" کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ شخصیتیں نقاب پوش حضرت کے حجرہ میں جلوہ گر ہوئیں۔ میں چونکہ چارپائی کے نیچے تھا اس لئے روئے زیبا کی زیارت نہ کرسکا البتہ جوتی مبارک اور دست مبارک کے ابھرے ہوئے موئے مبارک کی زیارت کی سعادت ہوئی، ایسے حسین وجمیل جوتے مبارک اور نورانی ضوبار موئے مبارک اپنی حیات میں نہیں دیکھا اتنے میں سیدی وجدی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ النورانی برجستہ چارپائی سے اٹھے اور آپ کے قدموں میں گر پڑے اور روتے روتے ہچکیاں بند گئیں۔ نووارد نقاب پوش ذات گرامی نے آپ کے سر پر اپنے دست کرم کو پھیرا اور دلاسہ دیا تھوڑی دیر میں وہ نفوس قدسیہ نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ میں چارپائی کے باہر آیا اور پوچھنے لگا۔" دادا کون تھے، دادا کون تھے۔ آپ نے لب ہائے مبارکہ پر انگلی رکھتے ہوئے خاموش رہنے کی تاکید فرمائی لیکن میں بضد تھا تو آپ نے راز سربستہ کی نقاب کشائی فرمائی کہ یہ حضور پرنور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تھے یہ راز تم پر منکشف کررہا ہوں اگر تم نے میری حیات میں افشائے راز کیا تو آنکھ کے اندھے پیر کے لنگڑے اور گونگے ہو جاؤ گے۔ (۱)

واقعی نوازشات رسول اللہ ﷺ کی موسلا دھار بارش ایسے نفوس قدسیہ پر ہوتی ہے جو

(۱) نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی پیر سید مجتبیٰ اشرف قدس سرہ

بارگاہ رب العزت اور دربار رسالت کے مقرب، محبوب، برگزیدہ اور پسندیدہ ہوتے ہیں۔

ایام علالت میں مرض کی شدت وخفت، اور کشف وکرامات کا ظہور ونزول ہوتا رہا کہ اچانک ۵؍رجب ۱۳۵۵ھ کو اطباء نے اعلان کردیا کہ حرکت قلب بند ہوگئی اور نبض تھم گئی یہ سننا تھا کہ خانقاہ معلی میں آہ وفغاں کی صدائیں بلند ہوگئیں۔ سارا ماحول ماتم کناں ہوگیا، ایسے میں حضرت اچھے میاں نے اعلیٰ حضرت کے پاس جاکر عرض کیا ''حضور صاحبزادیاں گریہ کررہی ہیں چند لمحات کے بعد اعلیٰ حضرت نے فرمایا ''فقیر اپنے جد امجد (یعنی محبوب سبحانی غوث اعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تاریخ پر سفر کرے گا۔ موت وحیات اور امید وبیم کی کشمکش میں پانچ دن نہایت ہی تیزی کے ساتھ گذر گئے۔ اور ۱۰؍رجب کی تاریک رات خانوادہ اشرفیہ پر حزن وملال کا پیغام لیکر سایہ فگن ہوگئی۔ اب بعد کا واقعہ صاحبزادہ اوحد الدین کراچی کی زبانی سنئے۔

صاحبزادہ عرض کرتے ہیں

''یہ ۱۰؍رجب کی پرنور شب تھی۔ آپ کا کمرہ نور سے معمور تھا۔ کمرے سے کلمہ طیبہ اور ذکر الٰہی کی مدھم مدھم آوازیں فضا میں بکھر رہی تھیں، معطر کمرے کی وجہ سے اردگرد کا ماحول بھی عطر بیز تھا۔ شب اپنے سفر پر رواں تھی پہلا پہر بیت چکا تھا۔ جب دوسرا پہر آیا تو اعلیٰ حضرت نے ذکر بالجہر شروع کردیا پھر کیا تھا خانقاہ میں موجود ہزار ہا عقیدت مند بھی شریک ذکر ہوگئے عجیب عالم پر کیف تھا۔ فضا کلمہ طیبہ سے معمور تھی۔ ایسا محسوس ہورہا تھا کہ پورا عالم اللہ تعالیٰ کی معبودیت اور وحدانیت ورسرکار دوعالم ﷺ کی رسالت کا نغمۂ پاکیزہ بلند کررہا ہے۔ وقت اپنے شانوں پر شب کو لئے تیزی کے ساتھ محو سفر تھا جب صبح چار بجے تو حضرت نے تمام تسبیحات کی تکمیل کے بعد ذکر بند کردیا۔ لیکن حاضرین سے ذکر جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ یکبارگی آپ نے کسی کو سلام کیا۔ اور مصافحہ فرمایا یہ عمل متعدد بار انجام دیا پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ کوئی خاتون تو یہاں موجود نہیں۔ پھر آپ نے بلند آواز میں کلمہ طیبہ پڑھا اور جوار قدس کی راہ لی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (۱)

یعنی محبوبان ثلاثہ کا نظر کردہ وپروردہ، خانوادہ اشرفیہ کا مجدد اعظم، اہلسنت وجماعت کا روحانی پیشوا، علماء کرام کا مرکز نگاہ، جادۂ محبوب یزدانی کا مسند نشین اور ولایت وبزرگی کا آفتاب درخشاں اعلیٰ حضرت قطب ربانی شبیہ غوث اعظم جیلانی ابو احمد سید شاہ علی حسین قدس سرہ النورانی نے ۱۱؍رجب

(۱) ماہنامہ آستانہ کراچی نومبر ۱۹۹۸ء ص ۱۹

۱۳۵۵ھ بوقت صبح صادق جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ لیکن آج بھی آپ کے آثار ولایت اور تبلیغ وارشاد کے انمٹ نقوش، تاریخ کے اوراق، لوگوں کے اذہان وقلوب اور صفحہ ہستی پر منقش ہیں۔

قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں
حضرت ال رسول مارہروی کی نظر میں

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے خلیفہ برحق حضرت قبلہ آل حسن قدس سرہ کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیگڈھ اور ایٹہ کے دورے پر تھے یہاں آپ نے حضرت خاتم الاکابر کی بزرگی کا شہرہ سنا تو آپ مارہرہ پہونچے حضرت خاتم الاکابر چونکہ عالم استغراق میں تھے اس لئے ملاقات نہ ہوسکی۔ اعلیٰ حضرت واپس لوٹ آئے جب عالم استغراق سے حالت شعور میں آئے تو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی بابت معلوم ہوا۔ تو خاتم الابر نے فرمایا۔

''ہم کو اطلاع کیوں نہ دی، وہ صاحبزادہ ہمارے غوث پاک کی اولاد ہیں مرشد زادے ہیں جلد ان کو بلاؤ۔ چنانچہ پیرو مرشد اسی وقت سوار ہوکر مارہرہ شریف پہونچے۔ صبح کو حضرت کی خدمت میں طلب کئے گئے ملتے ہی آپ نے فرمایا ''حَالُنَا كَحَالِ النَّائِمِ وَقَلْبُنَا كَقَلْبِ الْبَهَائِمِ'' اور اپنے صاحبزادے چھوٹے میاں سے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے تم اٹھ جاؤ میں صاحبزادہ سے تنہائی میں کچھ باتیں کروں گا، جمیع سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ۔ نقشبندیہ، ابوالعلائیہ، مداریہ، قدیمہ، جدیدہ عنایت فرمایا۔ (۱)

سند خلافت از خاتم الاکابر علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

چوں صاحبزادہ سید ابو احمد علی حسین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف از

(۱) شجرہ اشرفیہ ص ۶۹-۷۰ مرتبہ سید آل حسن اشرفی خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں

اولا دامجاد غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ قادری چشتی اجازت سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ ونقشبندیہ، وسہروردیہ و مداریہ از فقیر خواستند ، لھذا فقیر صاحبزادہ مذکور را بہ سلاسل موصوفہ بمجاز و ماذون ساختہ صاحبزادہ مذکور را لازم اعمال واخلاق خودرا موافق طریقہ انیقہ اسلاف کرام مہذب وآراستہ ساختہ، ہر کسے کہ ارادہ بیعت ظاہر نماید اور اداخل سلسلہ سازند، واذکار واشغال واوراد خاندانی بقدر استعدادش مامور نمایند۔ وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ اَلِاسْتِعَانَةُ عَلٰی جَادَةِ اکَابِرِ تِلْکَ الطَّرِیْقِ شَکَرَ اللّٰهُ مَسَاعِیْهِمُ الْجَمِیْلَةِ

فقیر آل رسول خادم سجادہ برکاتی

۱۲۳۶ھ لے

آلِ رسول (۱)

تحریر تاریخ یکم ربیع الثانی ۱۲۹۶ء

(۲) اعلیٰ حضرت تاجُ الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی قدس سرہ کی نظر میں

اعلیٰ حضرت تاج الفحول کی علمی وفقہی بصارت اور روحانی بصیرت سے دنیانا آشنا نہیں فقہی بصیرت کا یہ عالم کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی جیسا مجدد اعظم آپ کی مدح سرائی میں رطب اللسان ہیں اور بزرگی کا یہ حال تھا کہ غوث الاعظم محبوب سبحانی کو ماتھے کی نگاہوں سے دیکھ لیتے تھے اور مادی علائق و حجابات آڑے نہیں آتے تھے۔ دنیائے سنیت کی ایسی عظیم روحانی وعرفانی شخصیت نے آپ کو شبیہ غوث اعظم سے یاد فرمایا ملاحظہ ہو۔

''مولانا عبدالحمید سالم میاں سجادہ نشین بدایوں نے فرمایا کہ ہمارے دادا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجمیر میں دیکھا اور وہاں سے حضرت کو بدایوں ساتھ لے آئے اور لوگوں سے فرمایا کہ آپ ہم شبیہ غوث اعظم ہیں جن کو شبیہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ دیکھنے کی تمنا ہے وہ آپ کو دیکھے''۔(۲)

(۱) حاشیہ تاریخ وفات شاہ آلِ رسول احمد قدس سرہ (۲) بحوالہ سیرتِ اشرفی ص ۱۹-۲۰

☆ اعلیٰ حضرت تاج الفحول کے وصال پر ملال کے بعد بھی اس سرکار میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی جو قدر ومنزلت تھی۔ اس کو ۱۳۲۷ھ کی روداد عرس سے نقل کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے'' ''جناب معظم، سید انجم، بقیۃ السلف الصالحین، زبدۃ العارفین حضرت مولانا الحاج سید شاہ علی حسین صاحب المعروف بہ اشرفی میاں صاحب دامت برکاتھم نے اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی تفسیر بیان فرمائی آپ کا موثر وعظ ہی دلوں کو متوجہ کرنے میں کیا کم ہے، اس پر نکات تصوف کی جھلک، رموز معرفت کا رنگ، مثنوی شریف کے اشعار آبدار سامعین کے دلوں کو بے تاب و بے قرار کردیتے ہیں۔ حضرت اشرفی میاں صاحب قبلہ حضور دستگیر عالم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں آپ کی نورانی صورت سے حضور غوث پاک کے انوار نمایاں ہیں۔ حضرت اقدس حضرت صاحب عرس قدس سرہ کا یہ احسان بھی اہل بدایوں فراموش نہیں کرسکتے کہ حضور کی بدولت اہل شہر کو آپ کی بدولت دیدار میسر ہوئی۔ سب سے پیشتر حضور قدس سرہ کی سچی محبت آپ کو بدایوں لائی۔ ہندوستان میں بہت سے لوگ مثنوی شریف پڑھنے میں مشہور ہیں لیکن جناب والا کے سامنے کوئی لب نہیں کھول سکتا۔ اور نہ حضور کا سا لب ولہجہ کسی کو میسر ہے خدائے پاک نے آپ کو صورت وسیرت، خوش الحانی، وشیریں کلامی میں بے عدیل و بے نظیر بنایا ہے۔ قریب ڈیڑھ گھنٹہ آپ نے بیان فرمایا۔''(۱)

(۳) سید نا سرکار دیوہ حضرت حاجی وارث علی شاہ کی نظر میں

شاہ فیصل حسن وارثی قدس سرہ نے اپنی بابرکت تصنیف ''ریاحین الوارث'' میں اور سلطان وارثی نے ''ارشاد عالم پناہ'' میں اور حیات وارثی صاحب نے اپنی کتابوں میں فرمایا ''حضرت وارث پاک حضرت شاہ علی حسین صاحب کچھوچھوی کا غایت احترام فرماتے تھے، بمقام سیدن پور ضلع بارہ بنکی میں حضرت وارث پاک عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھا کرتے تھے، اور پہلے خط لکھوا کر حضرت شاہ علی حسین کچھوچھوی کو بھجوادیا کرتے تھے کہ آکر نماز پڑھائیں۔''

مستقیم صاحب وارثی کا بیان ہے کہ حضرت وارث پاک ارشاد فرماتے کچھوچھہ شریف کے پیرزادہ صاحب آنے والے ہیں بتاشے منگوالو میلاد شریف ہوگا، مستقیم شاہ صاحب نے حضور شاہ علی حسین صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ اپنے آنے کا خط حضور کو بھیج دیتے ہیں حضرت سید شاہ علی حسین صاحب نے فرمایا ایسا کبھی نہیں ہوا۔ سرکار وارث پاک کے بزرگ حضرت مخدوم سید اشرف کے مرید تھے۔(۲)

(۱) روداد عرس ۱۳۲۷ہجری بحوالہ فتاویٰ حسام الحرمین ص ۵۰-۵۱ (۲) فتاویٰ حسام الحرمین ص ۸۴، سیرتِ اشرفی

حضرت وارث پاک کی محبت والفت کا ایک اور نمونہ ملاحظہ کیجئے اور اپنے قلوب واذہان میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی عقیدتوں کے چراغ جلائیے۔

''حاجی وارث علی شاہ (دیوہ شریف) جیسے صوفی وعارف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی اقتداء میں نماز ادا کرنے میں ناز کیا کرتے، ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں دیوہ تشریف لے گئے حاجی وارث علی شاہ صاحب نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ حاجی وارث علی شاہ صاحب کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اتفاق سے نماز مغرب کا وقت آگیا، اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ہمیشہ باجماعت نماز ادا فرماتے تھے چنانچہ جیسے آپ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو حاجی وارث علی شاہ صاحب فوراً جماعت میں شریک ہوگئے اور پوری نماز ادا فرمائی بعد میں کسی نے حاجی صاحب سے پوچھا کہ آپ تو کسی کے پیچھے نماز ادا نہیں فرماتے آج آپ نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے پیچھے کیسے نماز ادا فرمائی تو حاجی صاحب نے فوراً فرمایا کہ تم روز اشرفی میاں جیسے امام لاؤ اور میں روز نماز باجماعت ادا کروں گا۔''(۱)

سرکار دیوہ کی محبت والفت کا ثبوت اس سے مزید فراہم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نظام خانقاہ میں یہ وصیت فرمادی ہے کہ تقسیم لنگر میں خاندان اشرفی دوآنہ کے حقدار رہیں گے۔ یعنی سرکار دیوہ کی بارگاہ میں جو لنگر تقسیم کئے جاتے ہیں اس میں سے ایک بٹا آٹھ کے حقدار خاندان اشرفی ہیں یہ جیسے چاہیں کھلائیں جیسا کہ شہزادہ شیخ اعظم حضرت سید محمد اشرف میاں صاحب اشرفی الجیلانی (صدر جمعیۃ اشرف اسٹوڈنٹ موومنٹ جامع اشرف) کو وہاں کے خادمان نے بتایا۔''

(۴) اعلیٰ حضرت حضور، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ کی نظر میں

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ وپروردۂ سہ محبوباں (۲)

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہ النورانی نے مذکورہ بالا شعر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی نورانی صورت، پاکیزہ سیرت اور ولایت وبزرگی کو دیکھتے ہی فی البدیہہ فرمایا تھا۔ آپ کا یہ شعر ایسا عام اور مشہور معروف ہوا کہ زبان زد عام وخاص ہوگیا حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی شخصیت پر روشنی ڈالی ہے وہیں اس حقیقت کا برملا اظہار فرمایا ہے کہ یہ شعر بلاریب وارتیاب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ہی کا ہے فرماتے ہیں

کیاں بیاں کرے سید آشفتہ بیاں
تر زباں اند بمدحت چو نعیم دوراں
ترا مکھ دیکھ کے اس بولے رضا شیخ جہاں
اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردۂ سہ محبوباں

درج ذیل حوالہ جات اور محدث اعظم ہند کی تائید وتصدیق کے بعد اس شعر سے انکار کی مطلقاً گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا یہ شعر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی شخصیت نگاری میں ایسا موزوں ومناسب اور جامع ومانع ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اعلیٰ حضرت اشرفی کی ولایت وبزرگی، حسن صوری، ومعنوی، محبوب سبحانی غوث جیلانی، محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء، اور محبوب یزدانی غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے نظر کردہ پروردہ ہونے کا جہاں اعتراف ہے وہیں بیشمار ذہنی الجھنوں، قلبی انقباض دماغی خلل کا علاج بھی ہے اور بہت سارے شبہات وایرادات کا جواب بھی۔ اس لئے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ جس طرح علوم وفنون کے بحر ناپیدا کنار تھے اسی طرح تقویٰ وطہارت، عفت وپاکدامنی، احکام وشرائع کی پاسداری اور تصلب فی الدین کے ایسے مقام پر فائز تھے جہاں خلاف اولیٰ کا ارتکاب قصداً تو درکنار جواز واباحت پر عمل پیرا ہونے میں تردد ہوتا ہے اس سرکار میں شخصیت پرستی نہیں نہ لومتہ لائم کا خوف یا انتشار کا ڈر بلکہ حق بات نہایت ہی بے باکی وجرأت مندی سے کہہ دی جاتی ہے گوکہ مخاطب وقت کا شہنشاہ ہو۔ اس لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے تعلق سے یہ شبہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ آپ نے خانوادۂ اشرفیہ عموماً اور خصوصاً اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی مدحت سرائی میں جو کلمات صادر فرمائیے ہیں وہ محض خوف انتشار واختلاف کا نتیجہ ہے حقائق سے اس کا تعلق نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا آنے والا شعر اس واہمہ کو دفع کردیتا ہے۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں (۱)

---

(۱) حیات محدث اعظم ہند ص ۲۷ (۲) بشیر القادری از مولانا غلام جیلانی میرٹھی

(۱) حدائق بخشش ص ۶۷

حضرت مولانا احمد القادری صاحب سابق استاذ الجامعہ الاشرفیہ مبارکپور اپنے ایک مضمون کے تحت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مابین قربت ومحبت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

''دونوں بزرگوں نے ایک دوسرے کو بہت ہی قریب سے دیکھا اور مراتب علیا سے واقف ہوئے شیخ المشائخ امام موصوف کے تبحر علمی اور دینی فہم وفراست کے بہت معترف تھے اسی طرح امام احمد رضا علیہ الرحمہ حضرت شیخ المشائخ کی مشخیت اور جمال ظاہری و باطنی نیز روحانی کمالات کے دلدادہ تھے۔''(۱)

حضرت مولانا محمد ظفر الدین صاحب بہاری قدس سرہ ''حیات اعلیٰ حضرت میں رقمطراز ہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اشرفی میاں کی تقریر بخوشی شنا کرتے تھے۔

''اسی سلسلے میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا انہیں وجوہ سے آجکل کے واعظین اور میلاد خوانوں کے بیانوں اور وعظوں میں جانا چھوڑ دیا اور حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے متعلق فرمایا کہ حضرت ان میں سے ہیں جن کا بیان میں بخوشی سنتا ہوں۔''(۲)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی وعظ وتقریر سماعت فرمانے کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا جوتاثر ہوتا اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔

''وہ حقائق ودقائق بتاتے کہ دل نور معرفت سے منور ہوجاتے ہیں۔''(۳)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی شان میں اعلیٰحضرت امام اہلسنت کے اقوال ملاحظہ کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے کردار وعمل کی مختصر جھلکیاں بھی پیش کردینا مناسب ہے تاکہ قول وفعل، کردار وعمل اور قلب ولسان میں یگانگت، اتحاد اور مطابقت کا جہاں اظہار ہوجائے وہیں ''سادات کچھوچھہ'' کے بارے میں آپ کے نظریات، موقف اور مسلک کھل کر عوام کے سامنے آجائیں۔

حضرت مولانا تقدس علی خاں صاحب شیخ الحدیث پیر گوتھ جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے عزیز شاگرد رشید ہیں فرماتے ہیں:

''میری عمر ۱۲، ۱۳ سال کی تھی، جبکہ میں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے شرح جامی کا درس لیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عام نشست ایک مسہری تھی جس پر آپ جلوہ فرماہوتے تھے اس کے سامنے

(۱) مجاہد ملت نمبر ص ۳۹۱ (۲) حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۵۸ (۳) روداد عرس ۱۳۲۷ ہجری، وفتاویٰ حسام الحرمین ص ۵۲

کرسیاں بچھی ہوئی تھیں جس پر لوگ آکر بیٹھتے تھے، ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ اعلیٰ حضرت کی مسہری پر کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ ایک دن جب میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مسہری پر ایک نورانی شخصیت تشریف فرما ہیں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نہایت ادب واحترام سے عام نشست کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کون ہیں جن کا اس قدر ادب واحترام ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنی نشست پر انہیں بیٹھایا ہے میں پوچھنے ہی والا تھا کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ''انہیں تعظیم دو یہ حضور غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کے شاہزادے ہیں حضرت سید علی حسین شاہ صاحب کچھوچھوی ہیں۔''(۱)

حضرت مولانا منشا تابش قصوری لاہور نے اپنے ایک مضمون میں کتاب البریلویۃ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ ''اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے غایت اکرام اور ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ آپ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے قدم چوما کرتے تھے:

''اشرفی میاں علم وفضل، تقویٰ وطہارت، اور تبلیغ اسلام میں اپنی مثال آپ تھے، خاندانی اعتبار سے سید تھے اور شکل وصورت کے لحاظ سے شبیہ سیدنا غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ تھے، ہزاروں علماء آپ کے حلقہ ارادت سے وابستہ تھے، امام احمد رضا بریلوی آپ کا بہت ہی احترام کرتے تھے۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ آپ کے پاؤں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔''(۲)

حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی کی نظر میں

حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی لکھتے ھیں:

''حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی ۲۱ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ مرادآباد میں پیدا ہوئے آپ تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع اور امام تھے، اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے مرید وخلیفہ تھے۔''

ایک مُرید کی نگاہ میں اپنے پیر کی کیسی عظمت ووقعت ہوتی ہے کسی پر یہ بات مخفی نہیں حضور صدر الافاضل تا حیات اشرفی میاں کی محبت وعقیدت ووارفتگی سے سرشار رہے اور مدحت سرائی ہیں رطب اللسان رہے دیوان ریاض نعیم میں آپ خود فرماتے ہیں

(۱) سید ابوالبرکات ص ۵۷ (۲) کتاب البریلویۃ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، وماہنامہ آستانہ کراچی (پاک)

راز وحدت کھلے نعیم الدین
اشرفی کا یہ فیض تجھ پر ہے

حضور صدرالافاضل نے اپنے پیرومُرشد کے ساتھ حج بیت اللہ ادا فرمایا تھا بحالت طواف اشعار کہے ہیں ان میں سے صرف تین اشعار آپ کے خدمت میں پیش ہیں

شد قبلہ دلم چوں بکعبہ طواف را
پرنور کر دازرخ روشن مطاف را

اے مہر جلوہ چوں رخ مہر ما ہکند
ورنہ خجل نشین کہ چہ حاجت گزاف را

افشانہ گل ازلعل و زاں گل بساعتے
بخشید نور آئینہ کوہ قاف را

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے خلف اکبر و ولیعہد حضرت عالم ربانی مولانا احمد اشرف علیہ الرحمۃ کے وصال پر ملال پر حضور صدرالافاضل نے جس رنج وغم اور حزن وملال کا اظہار فرمایا ہے اس سے آپ کی قلبی واردات، کیفیات اور جذبہ عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ اپنے مشہور ومعروف ماہنامہ ''السواد الاعظم'' جلد ۴ شمارہ ۱۲ میں بابت ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ میں بعنوان ''سانحہ ہوش ربا'' تحریر فرمایا ہے:

''آج ہند کا چپہ چپہ اندوہ والم کا طوفان خیز سمندر بنا ہوا ہے جس میں رنج وغم کی امواج کا تلاطم صبر و قرار کی کشتی کو سنبھلنے نہیں دیتا دنیائے اسلام گرداب میں غوطے کھا رہی ہے اور ہر دل اس غم میں رنجیدہ ہے۔

حضرت قوۃ الاسلام، شوکت دین، سلالہ خاندان نبوت، نقادہ دومان غوثیت عالم، عدیم العدیم، خطیب فقید المثیل، جامع کمالات صوری، ومعنوی، مجمع بحرین ظاہری و باطنی، پیشوائے ملت، ہادی طریقت۔ حامی دین، ناصر شرع متین، حضرت سراپا برکت مولانا الحاج المولوی شاہ ابو المحمود سید احمد اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز نے ۱۹ روز کی علالت کے بعد ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ کو بعد مغرب اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت ممدوح کے اوصاف وکمالات کا بیان ایک دفتر چاہتا ہے۔ دنیا ان کی خوبیوں سے واقف ہے، ہندوستان کی آنکھوں نے ایسا خوش بیان وخوش زبان نہیں دیکھا تھا جس کا کلمہ تسخیر قلب

کرتا تھا۔ اس کے بعد فیضان صحبت اور برکات توجہ، قلوب کو بدل دیتے تھے، ایک عالم کو خدا پرست، ذاکر، شاغل، پابند شرع بنا دیا، جہاں ان کے ظاہری وباطنی فیض سے فیضیاب ہے۔

تمام متعلقین جس قدر صدمہ کریں وہ ایک طرف سب سے بڑھکر رنج تو یہ ہے کہ حضرت مرحوم کے والد ماجد عالم کے مُرشد، اعلیٰ حضرت جلیل المنزلت تاج العرفاء سراج الاولیاء مُرشدنا و ماوانا الحاج مولوی السید الشاہ ابو احمد محمد علی حسین صاحب اشرفی جیلانی متعنا اللہ برکاتھم کے قلب مبارک کو اس عمر شریف میں کیا صدمہ پہونچا ہوگا۔ اس کے تصور سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بجز اس کے اور کیا دم مارنے کی جگہ ہے کہ اللہ حی وقیوم ہے لہ ما اخذ ما اعطی وکل شی عندہ۔''

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی قدس سرہ کی نظر میں

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی کی ولایت کا ایک عالم معترف ہے آپ نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی ولایت وبزرگی کو بلا چوں وچرا تسلیم فرمایا ہے۔ سیرت اشرفی میں ہے۔

''حضرت مولانا شاہ غلام حسین پھلواروی کا بیان ہے کہ حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی قدس سرہ نے جب آپ کی (اعلیٰ حضرت اشرفی) زبان مبارک سے مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ سنی تو فرمایا کہ جس طرح حضرت شمس تبریز کی پرفیض صحبت نے مولانا روم کو جلا کر کندن بنا دیا تھا صاحبزادہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ بہت سے علماء کا دل آپ کی محبت میں جل کر محبت کی بو پھیلائے گا، اور آپ کا یہ رنگین لباس علماء کے دل کو رنگ دے گا یہ سن کر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدمبوسی کو جھکے تو فوراً حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے قدم سمیٹ لیا اور آپ کو گلے لگا لیا۔''

شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کی نگاہ میں

آپ اپنی کتاب ''اجمل انوار الرضا'' میں رقمطراز ہیں۔

''آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد کے سجادہ نشین حضرت بابرکت شاہ احمد علی حسین صاحب جیلانی چشتی اشرفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''(۱)

حضرت موصوف مناظر اعظم نے اپنی کتاب جلیل الصوارم الھندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ میں ان الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا ہے:

(۱) بحوالہ فتاویٰ حسام الحرمین ص ۸۸

''حضرت والا مرتبت، عالی منزلت، گل گلزار جیلانی، گلبن خیابان مولانا سید شاہ ابو احمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھہ کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد۔

حکیم الامت صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ باب حصول برکت از تبرکات کے ذیل میں رقمطراز ہیں۔

''ہمارے دادا پیر حضرت شاہ علی حسین صاحب کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ عرف اشرفی میاں نے اپنے موت وکفن کیلئے یمنی حلہ، طائف شریف کا شہد، آب زم زم اور خاک شفا محفوظ رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ نزع کے وقت یہ شہد پانی اور خاک شفا ملا کر میرے منہ میں ٹپکایا جائے اور اس حلہ یمنی میں مجھے کفن دیا جائے یہ اسی حدیث پر عمل تھا کہ فقیر اس وقت حاضر تھا بلکہ حضرت کو غسل میں نے دیا۔''(۱)

حضرت مولانا محمد احمد المصباحی دام ظلہ العالی رقمطراز ہیں۔

''مفتی صاحب نے شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ سے بھی براہ راست اکتساب فیض کیا اگر چہ اس کی مدت پانچ ماہ سے زیادہ نہ رہی (کیونکہ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ میں مفتی صاحب کچھوچھہ شریف تشریف لائے اور ۱۱ رجب ۱۳۵۵ھ کو حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ کا وصال ہو گیا لیکن اس کے باوجود حضرت کی نگاہ میں مفتی صاحب کا ذوق عرفان ایسا راسخ ہو چکا تھا کہ آخری غسل اور تجہیز وتکفین کے لئے حضرت مفتی صاحب ہی کو سربراہ بنانے کی وصیت کی تھی یہ ایک ایسا اعزاز تھا جس پر اکابر علماء ومشائخ دم بخود تھے۔''(۲)

امام النحو حضرت علامہ صدر العلماء مفتی الحاج سید شاہ غلام جیلانی صاحب میرٹھی کی نظر میں

حضرت میرٹھی صاحب علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف لطیف بشیر القاری میں رقمطراز ہیں:

''قدوۃ لسالکین، زبدۃ العارفین، ملجا وماوئ بیکساں مرجع وملاذ کاملاں، اشرف المشائخ سیدنا ومولانا الشاہ سید علی حسین صاحب کچھوچھوی قدس سرہ القوی کے دست حق پرست پر بموقعہ

(۱) بحوالہ فتاوئ حسام الحرمین ص۸۹ (۲) مرأۃ لمناجیح ص۴۹۱

عرس رضوی غالباً ۱۹۲۲ء میں شرف بیعت حاصل ہوا اور دار الخیر اجمیر شریف میں بتاریخ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ خلافت نامہ کے ساتھ ایک کلاہ اور ایک استعمالی جبہ بھی عنایت فرمایا جس کے متعلق اہل خانہ کو وصیت کر دی ہے کہ میرے کفن میں شامل کر دیا جائے کیونکہ بزرگان دین کے لباس شامل کفن کرنا مسنون ہے۔ ارباب کشف نے فرمایا ہے کہ آپ حسن صوری کے اعتبار سے اپنے جد امجد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے شبیہ تھے اور حسن معنوی کے اعتبار سے اولیائے کرام میں محبوبیت کے مرتبہ چہارم پر فائز، اول محبوب سبحانی حضور غوث اعظم، دوم محبوب الٰہی حضرت سلطان المشائخ سوم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، چہارم محبوب رحمانی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ مجدد مأۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ القوی کے قلم حقیقت رقم نے اپنے محققانہ انداز میں آپ کے مذکورہ بالا ہر دو حسن صوری ومعنوی کی جانب رہنمائی کرتے ہوئے عرض کیا تھا۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردۂ سہ محبوباں (۱)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ فاضل بریلوی قدس سرہ کے برادر زادہ شاگرد و داماد اور خلیفہ ومجاز حضرت مولانا حسنین رضا خاں علیہ الرحمۃ کی نظر میں:

''حضرت سیدنا شاہ علی حسین صاحب قبلہ جو سیدنا غوث پاک کی شبیہ سے مشہور تھے، ان کی بزرگانہ شفقت ومحبت تو آنکھوں دیکھی ہے۔''(۲)

خیر آباد شریف کے یگانۂ روزگار عارف حضرت مولانا سید شاہ محمد اسلم صاحب چشتی نظامی فخری، سلیمانی کی حیات وسیرت کی کتاب نشاط حافظ میں مولانا دین محمد چشتی نظامی فخری سلیمانی اسلمی صمدنی منیجر درگاہ شریف حضرت سالار مسعود غازی سرہ نے بحوالہ نواب حاجی غلام محمد خاں صاحب اسلمی رئیس دادون مدرسہ حافظیہ سعیدیہ لکھا ہے:

''دو بزرگ سید شاہ علی حسین صاحب کچھوچھہ شریف اور نوشاہ میاں صاحب قادری جو حکیم بھی تھے دو صاحبان میرے والد کے مہمان تھے، چنانچہ شاہ علی حسین صاحب ملے تو ان کو ہاتھ پر بوسہ دیکر

(۱) صدر الشریعہ نمبر از مفتی شریف الحق امجدی (۲) بحوالہ فتاوئ حسام الحرمین ص ۵۳

رخصت کر دیا گیا، مراتب فقر میں جو ہیں یا جو تھے وہ تو ظاہر ہے مگر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے نفس اولاد میں ہر دو ذات برابر تھیں مگر سرکار اسلمیت نے حق مساویت کو ترک فرما کر اپنے آپ کو کم دکھلایا۔" (۱)

جناب مولانا سید محمد جعفر شاہ پھلواروی کی نظر میں:

"سب سے پہلے میری ملاقات حضرت شاہ علی حسین کچھوچھوی سے غازیپور میں ہوئی تھی، میں نے ان جیسا حسین و وجیہ اور نورانی صورت والا کوئی شیخ نہیں دیکھا، اس وقت میں نوعمر تھا اس کے بعد قیام پاکستان سے لاہور اور امرتسر کے جلسوں میں بھی موصوف کی صحبت نصیب ہوئی مجھ پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ (۲)

امام معقولات ومنقولات حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب اشرفی بھاگلپوری

اجماع کردہ اند ہمہ صاحب نظر
در آل اشرف اشرفی گشتہ بزرگتر
پس ہمچناں اے سید مختار اشرفی
بعد از اشرفی بزرگ توئی قصہ مختصر (۳)

مفتی اعظم پاکستان، شیخ المحدثین، پیر طریقت، حضرت علامہ الحاج مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب رضوی، مشہدی، قادری اشرفی، امیر دار العلوم حزب الاحناف کی نگاہ میں

حضرت مولانا ابوالبرکات قدس سرہ کو بلاواسطہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے اجازت وخلافت حاصل تھی اور رضوی محض اس لئے لکھتے تھے کہ امام علی رضا کی اولاد سے ہیں چنانچہ ڈاکٹر سید مظاہر اشرف صاحب سوانح سیدی ابوالبرکات میں رقمطراز ہیں:

(۱) نشاط حافظ ص ۴۷ (۲) جہاں رضا ص ۱۳۱-۱۳۲ (۳) تحفہ معلقہ خانقاہ اشرفیہ

"اور میرے لئے تو ان کی ہستی اس لئے بھی بہت قابل احترام اور واجب التعظیم ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت امام العارفین حضرت ابو احمد سید علی حسین شاہ صاحب کچھوچھوی قدس سرہ العزیز سے بلاواسطہ فیض پا کر سلسلہ قادریہ اشرفیہ میں خلعت خلافت سے مشرف تھے۔" (۱)

مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات قدس سرہ اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حضور صدر الافاضل و دیگر علماء کرام کی معیت میں عازم حج بیت اللہ ہوئے۔ آپ نے اپنی ڈائری میں اپنا سفرنامہ رقم فرمایا تھا اس میں سے چند جملے نذر ناظرین ہیں:

"ہم ہر اسٹیشن پر حضرت پیر و مرشد (اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) کی زیارت کیلئے اپنے درجہ سے ان کے درجہ میں حاضر ہو جاتے۔ ۲۶ رجنوری بروز اتوار کلکتہ پہونچے تو کثیر جماعت اشرفیہ نے استقبال کیا، چار روز کلکتہ میں قیام رہا، ۳۰ رجنوری ۱۹۳۶ء کو جہانگیری جہاز میں سوار ہوئے، اعلیٰ حضرت قبلہ مرشدی کو کرسی پر بیٹھا کر لایا گیا وہ منظر قابل دید تھا، جماعت اشرفیہ اپنے مرشد کی زیارت سے فیض یاب ہو رہی تھی، مخدوم زادہ محمد میاں بھی کلکتہ بلائے گئے تھے۔ بوقت رخصت تاب ضبط و گریہ نہ کر سکے۔ حضرت نے بیحد تسلی آمیز کلمات تلقین کئے۔ جہاز میں سواری کے وقت طوفان تھا۔ ۳ رفروری ۴ بجے دن کے قریب سخت طوفان آیا حضرت پیر و مرشد نے دعا کی طوفان تھا ایک مچھلی وزن دس سیر سمندر کے پانی سے اچھل کر جہاز میں گری طوفان تو کئی بار آئے مگر تھم گئے لیکن ۱۳ رفروری یلملم کے قریب صبح سے غیر معمولی طوفان جاری رہا جہاز ہچکولے کھا رہا ہے حضرت صدر الافاضل مدظلہ العالی اشعار ذیل پڑھنے لگے۔

قلزم اس جوش تلاطم سے ڈراتا ہے مجھے
جان کا خطرہ تو ہرگز نہیں آتا ہے مجھے
اپنی محرومی کا اندیشہ ستاتا ہے مجھے

حضرت اچھے میاں کی عجیب و غریب کیفیت ہے کبھی بارگاہ نبوی میں درود و سلام عرض کرتے ہیں اور کبھی اذان شروع کر دیتے ہیں اتنے میں جہاز کا کپتان حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا جہاز کے اوپر جا کر تین دفعہ پکارو "بدر پھٹ، بدر پھٹ، بدر پھٹ" ایسا کہا گیا کہ یکا یک طوفان تھما اور فضا ساز گار ہوگئی۔"

(۱) سیدی ابوالبرکات ص ۸

سید ابو البرکات کے شہزادے حضرت مولانا محمود احمد رضوی کی تحریر دلپذیر ملاحظہ کیجئے اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی محبت سے دل کی دنیا آباد کیجئے۔

''حضرت والد صاحب قبلہ کے شیخ قدوۃ السالکین حضرت سید شاہ محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی قدس سرہ السبحانی زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے، وہ مبلغ اسلام بھی تھے اور شریعت وطریقت کے امام بھی، اور تارک السلطنت امام العرفاء حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلال وجمال کے آئینہ بھی، ان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ان کے چہرۂ نورانی کو دیکھکر غیر مسلم بھی حلقہ بگوش اسلام ہوجاتے تھے۔''

غوث پاک کی اولاد سے حسنی وحسینی سید تھے، عالم باعمل عارف کامل، جامع شریعت و طریقت تھے، چہرہ ایسا نورانی تھا کہ بس دیکھا ہی کیجئے، آپ رات کو کچھ دیر آرام فرماتے ورنہ شب وروز تسبیح وتہلیل ذکر وفکر، اور نوافل میں مشغول رہتے آپ تارک السلطنت مخدوم اوحد الدین سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز کے آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے چہرے کو دیکھ کر یہ اشعار کہے تھے

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے خلیفہ اور ڈاکٹر اقبال کے ہمنشیں دوست حضرت غلام نیرنگ بھیک نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی حیات مبارکہ میں ہی آپ کا سوانحی خاکہ تیار کیا تھا جو ''احوال واقعی'' کے عنوان سے صحائف اشرفی کے مقدمہ میں شائع ہوا، سوانح کا ہر لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اس کا ایک ٹکڑا ملاحظہ کی جئے۔

''۱۲۹۰ھ میں حسب ارشاد ارواح بزرگان ایک سال کامل آستانہ اشرفیہ پر حسب قاعدہ مشائخ چلہ کشی فرمائی اسی مدت میں بہ برکت روحانی حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ و بہ توجہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ تمام منازل ایقان وعرفان کو اس طے فرمایا کہ آپ کی ذات بابرکات سے جہانگیری آثار وانوار ظاہر ہونے لگے۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ بہت مدت کے بعد اس خاندان میں ایسا شخص صاحب رشد و ہدایت تقدس نہاد ظاہر ہوا ہے آپ کے خوارق عادات جو اخلاقی صفات میں مضمر ہیں کرامتوں کی طرح مشہور ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ کی انسانی کمالات نے آپ کو پیکر تسخیر بنادیا ہے۔(۱)

(۱) تحائف اشرفی ص ۴۲

مفتی شریف الحق صاحب امجدی (صدر مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور)

لکھتے ہیں:

''اب میرا قصہ سنئے ہمارے یہاں کے سارے اہلسنت شیخ المشائخ تاج الاصفیاء حضرت مولانا سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی قدس سرہ کے مُرید تھے۔ والدین بھی انہیں سے مُرید تھے۔ والدین جب بیعت ہوئے تھے تو میں بہت چھوٹا تھا پورے طور سے شعور بھی بیدار نہیں ہوا تھا صرف اتنا یاد ہے کہ اس دن ہمارے گھر بہت اچھے اچھے کھانے پکے تھے جن میں سے فیرنی مجھے اب بھی یاد ہے۔ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ اس وقت کیا لباس پہنے ہوئے تھے ان کا کیا حلیہ مبارک تھا صرف اتنا یاد ہے کہ چمڑے کا موزہ پہنے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت کئی بار گھوسی تشریف لائے ہر بار والد صاحب مجھے ان کی خدمت میں لے آتے دعاء کیلئے عرض کرتے۔

حضرت نے بارہا میرے سر پر ہاتھ پھیرا ہے اور دعاء دی ہیں ان دعاؤں کی برکتیں میں آج بھی محسوس کرتا ہوں، حضرت کا حلیہ جمال کا ہر نقش ونگار میرے دل ودماغ پر ثبت ہے، سبحان اللہ وہ نورانی دلکش چہرہ جس پر فردوس کی بہاریں قربان اور یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردۂ سہ محبوباں

جس مجلس میں تشریف رکھتے ایسا محسوس ہوتا کہ ملاً قدس کا کوئی فرشتہ جلوہ گر ہے جو دیکھتا ہوش وخرد کھو بیٹھتا۔ ایکبار اجمیر مقدس کی شاہجہانی مسجد کے منبر پر تشریف رکھ کر چند دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے جس کا اثر یہ ہوا کہ مسجد کے سارے حاضرین مُرید ہوگئے حضرت کے رومال میں عمامہ باندھا گیا پھر اس عمامہ میں اور عمامے باندھے گئے حاضرین میں علماء روساء، امراء بھی تھے اسی موقع پر حافظ ملت کے تمام رفقاء درس بھی مُرید ہوئے تھے۔ خود میرے دل میں حضرت کی بہت محبت وعظمت تھی جب گھوسی تشریف لاتے اپنا پڑھنا لکھنا چھوڑ کر خدمت میں حاضر رہتا۔ جہاں جاتے پیچھے پیچھے جاتا۔(۱)

حضور صدر الشریعۃ مؤلف بہار شریعت حضرت مولانا امجد علی صاحب قدس سرہ کے

فرزند ارجمند حضرت مولانا عبد المصطفیٰ صاحب ازہری علیہ الرحمۃ (پاکستان کی نظر میں)

تحریر فرماتے ہیں:

(۱) صدر الشریعۃ نمبر ماہنامہ اشرفیہ ص ۵۸

’’لاہور میں ۱۹۳۴ء میں حضرت سید صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کے زیر اہتمام اہلسنت وجماعت اور دیو بندی مکتب فکر کے درمیان آداب مناظرہ طے ہوا۔ اہلسنت کی طرف سے مولانا حشمت علی خاں لکھنوی مرحوم اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی اشرف علی تھانوی مناظر مقرر ہوئے۔ مسجد وزیر خاں لاہور میں مناظرہ کی مجلس جمی، اس اجتماع میں اہلسنت کے اکابر علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ حضرت شیخ المشائخ سید علی حسین شاہ صاحب کچھوچھوی قدس سرہ العزیز بھی جلوہ فرما ہوئے تھے قصہ طویل ہے مختصر یہ کہ مولوی اشرف علی تھانوی باوجود وعدہ کے میدان میں نہ آئے اور یہ مناظرہ فیصلہ کن نہ ہوسکا لیکن حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی کے نورانی چہرہ کو دیکھکر عوام نے یہ فیصلہ ضرور سنادیا جس طرف ایسا نورانی چہرہ والا بزرگ ہو وہ جماعت باطل پر نہیں ہوسکتی۔(۱)

مولانا محمد احمد مصباحی صدر جامعہ اشرفیہ مبارکپور تحریر فرماتے ہیں:

’’یہ حصہ بھی خاص طور سے قابل غور ہے کہ اعلیحضرت اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمۃ اگرچہ باضابطہ سندی عالم نہ تھے مگر علم باطن نے علم ظاہر میں بھی انہیں ایسا پختہ کار بنادیا تھا کہ اعلیحضرت بریلوی جیسا محقق عالم وعارف انکا بیان بخوشی سنتا، اس لئے اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے کہ کوئی صوفی علم ظاہر سے خالی نہ ہوگا اور جو خالی ہو صوفی نہیں مسخرہ شیطان ہے۔(۲)

مولانا احمد القادری صاحب مصباحی سابق استاذ دارالعلوم اشرفیہ لکھتے ہیں:

’’اہل کشف ومشاہدہ کا بیان ہے کہ آپ ’’شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ‘‘ ہم شکل محبوب سبحانی تھے، برکات باطنیہ کے علاوہ جمال صورت سے بھی آراستہ تھے، جس کو دیکھ کر مخالفین بھی معتقد ہوجاتے اور ماننا پڑتا تھا کہ

یہی نقشہ ہے یہی رنگ ہے سامان یہی ہے
یہ جو صورت ہے تیری صورت جاناں یہی ہے(۳)

اب آخر میں ہندوستان کی مشہور ومعروف مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے اسٹنٹ لائبریرین کی رائے آپ کے سامنے پیش کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں:

’’تیرھویں صدی کے ابتدائی سالوں میں حضرت مولانا سید شاہ علی حسین اشرفی سجادہ نشین سرکار کلاں نے ایک بار پھر خاندانی وقار کو بلند کیا اور حضرت مخدوم کی سنت عالیہ کو زندہ کرنے میں پوری تندہی کے ساتھ دلچسپی لی، بقول میر غلام نیرنگ بھیگ مرحوم ’’حضرت اشرفی میاں کی تاریخی اہمیت خانوادہ اشرفیہ میں وہی ہے جو بنوامیہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تھی۔ اس میں

(۱) سیدی ابوالبرکات ص ۷۴-۷۵ (۲) امام احمد رضا اور تصوف ص ۶۲ (۳) مجاہد ملت نمبر ص ۳۹۱

شک نہیں کہ اشرفی میاں نے خاندانی اختلال وجمود کو دور کرنے کے جو عملی منصوبے بنائے اور جس طرح عامۃ الناس کو صراط مستقیم پر لانے کیلئے ان کی قیادت وراہنمائی فرمائی۔ اور جس انداز سے انہوں نے قومی کردار وسیرت کی تعمیر میں حصہ لیا وہ مقدمہ لطائف اشرفی وظائف اشرفی، صحائف اشرفی اور مجلہ اشرفی کے مختلف شماروں کے پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ آپ نے تحصیل علم کیلئے جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی اور لوگوں میں دینی تعلیم کا جذبہ پیدا کیا اس سلسلے میں آپ نے کتب خانہ اشرفیہ کی بھی اصلاح فرمائی اور مختلف مقامات سے نوادرات منگوائے، حضرت اشرفی میاں نے اپنے ذاتی مصارف سے اشرفی پریس قائم کیا جس میں بعض نادر کتابیں طبع ہوئی۔ حضرت اشرفی میاں نے بعض والیان ریاست کو بھی کتابوں کی طباعت واشاعت کی جانب متوجہ کیا۔ حضرت اشرفی میاں کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے عربی وفارسی کی طرح اردو سیکشن کو بھی ترقی دی، چنانچہ اردو شعراء کے دواوین کے علاوہ مذہب تصوف فلسفہ، کلام، تاریخ اور طب کا بھی جس قدر سرمایہ اردو زبان میں دستیاب ہوسکا وہ سب لائبریری کی زینت بن گیا۔ ان حقائق کی روشنی میں اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مشائخ کرام نے اپنی اپنی خانقاہی زندگی میں دین ومذہب کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ علم وادب کی کیسی کیسی حیرت انگیز خدمات انجام دی ہیں۔‘‘(۱)

حضرات ناظرین کرام! خاتم الاکابر حضرت مولانا سید شاہ آل رسول مارہروی، حضرت تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی، اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی، مفتی احمد یار خاں نعیمی، مولانا حشمت علی خاں اور صاحب تجرید وتفرید حضرت سرکار دیوہ حاجی وارث علی شاہ قدست اسرارھم و دیگر متقدمین و متاخرین اکابر واصاغر علماء ومشائخ کے آراء وتاثرات ان کے اقوال اور افکار ونظریات کو آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔ حضرات علماء مشائخ کی ان تحریروں سے ان کے دلوں کی دھڑکنیں صاف سنائی دیتی ہیں۔ ان کے کردار وعمل اور ادب واحترام کا بیمثال نمونہ اس بات کا جیتا جاگتا اور مکمل ثبوت فراہم کررہا ہے کہ حضرات خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ صحیح النسب اور صحیح العقیدہ سید ہیں اس لئے کہ ان علماء و مشائخ نے نہ یہ کہ ان کی بزرگی وولایت اور سیادت کا صرف اعلان واقرار کیا ہے بلکہ ان کے دامن کرم سے وابستہ بھی ہوگئے ہیں اور ان کی نیازمندی وغلامی کو اپنے نصیبے کی بلندی، تخت کی سرفرازی اور تاج کی معراج سمجھا ہے بلکہ تاحیات ان کی محبت وعقیدت اور ولایت کا خطبہ پڑھتے رہے ہیں۔

☆☆☆

(۱) کتب خانے مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی ص ۳۰۴ تا ۳۰۶ اور آئینہ اشرفی ص ۴۲ تا ۴۵

حضرت سید شاہ مجید الدین اشرف سجادہ نشین اولاد حضرت حسین قتال خلف ثانی حضرت نورالعین و دیگر بزرگان دین خاندان اشرفی حسینی دھولپور، کچھوچھہ مقدسہ، رائے بریلی، بستی، مالدہ، باندہ کی نظروں میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"مجدد سلسلۂ اشرفیہ، محسود ارباب حسد، سید ابو احمد علی حسین سجادہ نشین، زمانہ طفولیت سے اتقاء و پرہیز گاری، پند و نصائح، دینداری میں ہمیشہ کوشاں تھے۔ اور ان دونوں خاندان میں دوسرا ان سے بہتر لائق سجادہ نشینی کے نہیں ہے۔ تمام خاندان اشرفی و روٗسا جوار: خلق و مروت و صبر و سخاوت شاہ علی حسین کے مداح ہیں۔ شاہ مجید الدین اشرف سجادہ نشین اولاد حضرت حسین قتال خلف ثانی حضرت نورالعین نے بھی بہ تحریر خلافت نامہ خود لائق سمجھ کر مشارالیہ کو اپنا قائم مقام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس فخر سلسلہ کی عمر دراز کرے اور لیاقت ظاہری و باطنی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین، یارب العٰلمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ (۱)

حضرت مولانا حاجی سید شاہ امین احمد فردوسی سجادہ نشین آستانہ مخدوم الملک حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری قدس سرہ النورانی کی نظر میں

"میں، سید اشرف حسین صاحب اور سید شاہ ابو احمد علی حسین صاحب سجادہ نشین کچھوچھہ شریف سے بہت زمانہ سے خوب واقف ہوں یہ دونوں بزرگ صاحب عبادت و ریاضت ہیں۔ جتنی تحریریں اوصاف میں حضرت علی حسین صاحب کے اس کاغذ میں مندرج ہیں اسکی موافق کرتا ہوں۔ ظرائف شگرفیہ جو کسی نے بسبب حسد کے لکھا ہے ہمارے نزدیک سراپا غلط ہے۔ (۲)

حضرت سید عباس علی ابن سید علی نقیب آستانہ بغداد شریف کی نظر میں

"بعطائے شجرہ موئے مبارک حضرت جدی محبوب سبحانی از طرف خود و حضرت جدی غوث الثقلین خلافت بخشیدم قابل سجادہ نشینی مشارٌ الیہ را یافتم، اللہ تعالیٰ سعادت دارین نصیب کند وبالنون والصاد" (۳)

(۱) تحائف اشرفی: ص ۲۳-۲۴، مطبع فیض عام علیگڈھ (۲) ایضاً ص: ۲۵ (۳) ایضاً ۳۳

(یعنی میں نے شجرہ قادریہ مبارکہ اور موئے مبارک حضرت جدی محبوب سبحانی اپنی طرف سے اور حضرت جدی غوث الثقلین کی طرف سے عطا کر کے خلافت سے نوازا۔ مشارالیہ (اعلیٰ حضرت اشرفی) کو سجادہ نشینی کے حامل پاتا ہوں۔ اللہ کونین کی سعادتیں نصیب فرمائے (بالنون والصاد)

موئے مبارک سیدی مرشدی فی الدارین حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو غوثیت مآب سے عطا کیا گیا آپ کے بعد آپ کے جانشین حضور مخدوم المشائخ سرکار کلاں کو پہونچا، مخدوم المشائخ سرکار کلاں عرس مخدومی کے پُر نور موقع پر موئے مبارک حضور ﷺ و دیگر تبرکات مقدسہ کے ساتھ اس موئے مبارک کی بھی زیارت کراتے تھے۔ بعدہٗ آپ کے جانشین، سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ شیخ اعظم مولانا سید اظہار اشرف زادعمرہٗ کو پہونچا، آپ بھی ہر سال ۲۷ محرم الحرام کو تمام تبرکات کے ساتھ ساتھ موئے مبارک غوث الثقلین کی زیارت کراتے ہیں۔

اس مقام پر یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ نقیب آستانہ قادریہ کی طرف سے آپ کو شجرہ قادریہ، موئے مبارک حضور غوث الثقلین اور خلافت کا اعزازی تمغہ صرف اس وجہ سے نہیں عطا ہوا تھا کہ حضرت نقیب آستانہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے نورانی چہرہ اور جبین مبارک پر آثار مبارک ولایت و بزرگی ہویدا دیکھ کر متاثر ہو گئے تھے۔ ظاہری وجہ تو یہ تھی ہی مگر یہ اعزاز آپکو اس لئے ملا تھا کہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت نقیب آستانہ کو موئے مبارک، شجرہ مبارکہ اور خلافت نوازی کا الہامی حکم صادر ہوا تھا۔ حضرت نقیب آستانہ فرماتے ہیں: بعطائے شجرہ موئے مبارک حضرت جدی محبوب سبحانی از طرف خود و حضرت جدی غوث الثقلین خلافت بخشیدم،
ذالک فضل اللہ یعطیہ من یشاء"

بارگاہ غوث و خواجہ اور علی و نبی ﷺ و رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دربار گہر بار سے ان حضرات پر اس قسم کی عنایتیں کوئی نئی چیز نہیں بلکہ ہر قرن و عہد میں غوث و خواجہ اور مشکلکشا رضی المولیٰ عنہ کی کرم نوازیاں اور نوازشات رسول مقبول ﷺ کی موسلا دھار بارش اس خاندان رسول پر ہوتی رہی ہے۔ پہلی قسط میں ہم باحوالہ ذکر کر آئے ہیں کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو دربار نبوی علیہ السلام سے ایک کلاہ مبارکہ عالم بیداری میں عطا ہوئی۔ جس میں نعلین پاک حضور ﷺ کا نقش پاک منقش تھا۔ تاہنوز یہ کلاہ مبارک خاندانی تبرکات میں شامل ہے اسی طرح اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو حضور پر نور ﷺ سے بلا واسطہ حرز یمانی (دعائے سیفی) کی اجازت

حاصل تھی۔ تفصیل گذر چکی ہے۔(۱)

چونکہ گفتگو نوازشات پر ہورہی ہے اس لئے یہ ذکر کردینا بھی فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ ابھی ماضی قریب میں شیخ اعظم مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ نے زیارت حرمین شریفین کے موقع پر دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت فرمائی تھی۔ ان مقامات میں بغداد شریف نجف شریف بھی شامل تھے۔ ان مقامات پر آپ صاحب مزارات کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے، جب روضہ مبارکہ علی مرتضیٰ مشکلکشا کرم اللہ وجہہ الکریم پر پہونچے تو وہاں کے متولیان نے آپ کے خاندانی وقار نسبی شرافت اور نورانی سیرت وصورت سے متاثر ہوکر روضۂ مشکلکشا پر چڑھی ہوئی چادر مبارک سے آپ کی دستار بندی فرمائی، اس غلاف کا ٹکرا اشرف حسین میوزیم (جامع اشرف خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کچھوچھہ مقدسہ) میں موجود ہے۔ اسی طرح جب آپ کی حاضری آستانہ غوث الثقلین پر ہوئی تو وہاں کے خطیب وامام نے آپ کو پیتل کی ایک خوبصورت چھوٹی سی تلوار عنایت فرمائی جو سیف قادری بغدادی کے نام سے موسوم ہے۔ یہ سیف قادری بغدادی بھی اشرف حسین میوزیم جامع اشرف میں موجود ہے جو عوام وخواص کی زیارت کا سامان بنا ہوا ہے واضح رہے کہ آستانہ غوثیہ قادریہ کے خطیب وامام یا نقیب وسجادہ نشین: زائرین میں سے انہیں خوش نصیب لوگوں کو یہ تلوار دیتے ہیں جن کی دعائیں غوثیت مآب میں باریاب ہوتی ہیں۔ نقباء حضرات اس تلوار سے اجابت دعا کی نیک فالی مراد لیتے ہیں الغرض میں اپنے اس قول میں حق بجانب ہوں کہ اس خاندان کی برگزیدہ ہستیوں پر غوث وخواجہ وعلی مرتضیٰ مشکلکشا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایسی ایسی عنایتیں ہوئی ہیں جنہیں آنکھوں نے دیکھا اور ہاتھوں نے محسوس کیا ہے۔

حضرت مولانا حاجی عبدالکریم مشہور قطب اودھ خلف شاہ عبدالرؤف قادری اودھی مولانا شاہ ابوالحسن ابن مولوی بشارت اللہ بہرائچی حضرت شاہ التفات احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ رودولی شریف، مولانا سید کاظم علی دریابادی، مولانا مولوی نعیم صاحب فرنگی محل کی نظروں میں......

"فی الواقع حضرت علی حسین صاحب سجادہ نشین از عہد طفولیت خود قدم بقدم حضرات

(۱) ماہنامہ غوث العالم رجب، شعبان، رمضان ۱۴۲۰ھ

اولیاء کرام کبار خاندان عالیشان خود ہستند خاکسار ہمیں طریقہ دیدہ آمدہ (۱)"۔

(درحقیقت حضرت شاہ علی حسین صاحب (اشرفی میاں) سجادہ نشین بچپن ہی سے اپنے عالیشان خاندان کے حضرات اولیاء کبار کے نقش قدم پر ہیں۔ خاکسار اسی طرز پر انہیں دیکھتا آیا ہے۔

حضرت مولانا عین الحق خادمی معروف خلیل احمد، شاہ امیر اللہ سجادہ نشین شاہ امیر احمد سجادہ نشین، حضرت سید عبداللہ مارہرہ شریف، حضرت شاہ محمد فخر الدین صاحب سجادہ نشین گوالیار، حضرت سید نجم الدین محلہ قطب صاحب حضرت سید شرف الدین محلہ نظام الدین شہر دہلی، حضرت سید شاہ صفدر حسین مودودی تقویم سرہندی، سید مودود حسین سرہندی وغیرہم مشائخ وسجادگان کی نظر میں:

"فقیر نے اس خلافت نامہ کو دیکھا اور حضرت شاہ علی حسین صاحب کی صحبت سے مستفیض ہوا، الحق لائق وزیبا سجادہ نشینی ایسے ہی مردان خدا کے ہے......" مانیز بعطائے دستار خلافت ماذون نمودیم بر جمیع فقرائے سلاسل اتباع لازم (۲)

حضرت عنایت اللہ شاہ سجادہ نشین مودودی حسنی جاگیردار اجمیری شاہ "علی حسین لائق منصب سجادہ نشین کے ہیں بروفق اجازت، جمیع فقراء پر اتباع لازم ہر سہ گروہ اجمیر (۳)

حضرت مولانا بفضل اولیٰنا مولوی نیاز احمد جائسی مرید غفران مآب مولانا فضل الرحمٰن صاحب ۱۳۱۳ھ

"جناب حاجی حرمین شریفین سید علی حسین صاحب سجادہ اشرف السمنانی قاطبۃً متصف باوصاف حمیدہ اند وصفات پسندیدہ می دارند حق سبحانہ وتعالیٰ زہد وفقر واخلاق پسندیدہ وخوش بیانی بردر میثاق جناب ممدوح رانصیبے بخشیدہ است وسلسلہ فقر وطریقہ درویشی وسلاسل خاندان اشرفیہ از ذات ممدوح چناں ترقی یافتہ فی الجملہ در توصیف وتعریف جناب ممدوح قلم را چارہ نہ"۔(۴)

یعنی حضرت حاجی حرمین شریفین سید علی حسین صاحب سجادہ نشین اشرف سمنانی مکمل طور پر پاکیزہ خصائل اور پسندیدہ اوصاف سے آراستہ اور متصف ہیں حق سبحانہ تعالیٰ نے زمانہ میثاق

(۱) ایضاً ص۳۲ (۲) ایضاً ۲۳ (۳) ایضاً ص۳۲ (۴) ایضاً ص۲۵-۲۶

میں زہد وفقر (دنیا سے دوری کنارہ کشی اور درویشی) پسندیدہ اخلاق وزاہدانہ اطوار اور خوش بیانی حضرت ممدوح کے نصیب میں مقدر فرما دیا ہے۔ اور سلسلہ فقر طریقہ درویشی اور سلسلہ خاندان اشرفیہ کو آپ کی ذات ستودہ صفات سے ایسا فروغ ہوا کہ اس زمانہ میں ان اوصاف حسنہ کا حامل کسی کو نہیں پاتا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ممدوح کی تعریف وتوصیف سے قلم عاجز ہے۔

اب ہم صرف انگریزی تعلیم یافتہ، امراء اور حکام کے آراء وتاثرات نذرِ ناظرین کرنے جارہے ہیں۔

عام طور پر مغربی تعلیم یافتہ لوگوں کے افکار ونظریات پر مغربی نظریات کی چھاپ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کے قلب وجگر اور دل ودماغ پر تہذیب مغرب کے زہریلے اثرات سرایت کر چکے ہوتے ہیں کہ اسلام کی قدیم مذہبی، روحانی، معاشرتی اور اخلاقی تعلیمات ان میں بے اثر ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے اس مادی دور میں مسلم معاشرہ کے ہر انگریزی تعلیم یافتہ سے وہی قول عمل سننے اور دیکھنے کو ملتا ہے جو امریکہ وروس ددیگر مغربی ممالک سے نشر کئے جاتے ہیں اور یہ انہیں پتہ نہیں کہ قوم مغرب کا یہ نشریاتی پروگرام ایک زبردست سازش اور بنی بنائی اسکیم کے تحت چل رہا ہے وہ یہ کہ مسلمانوں کے قلب وذہن کو محمد عربی ﷺ کی تعلیمات سے یکسر خالی کر دیا جائے اور اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اسلام کی تعلیمی ونظریاتی اقدار کو مسلمانوں کے سامنے ایسا توڑ مروڑ کر اور مجروح کر کے پیش کیا جائے کہ مسلمان خود اس سے نفرت کرنے لگیں اور اس میں بہت حد تک وہ کامیاب بھی ہیں۔ مغربی کاسہ لیسی کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اولیاء کرام، بزرگان دین اور صوفیائے کرام سے نفرت کرنے لگا ہے بلکہ ان کے قریب جانے والوں پر کفر وشرک کے فتوے دیئے جاتے ہیں یوروپین نے اسلام کے جن نظریات ومعمولات کو مجروح کرنے کی کوشش کی ان میں تصوف سرفہرست ہے، چنانچہ بعض مستشرقین نے اسلامی تصوف کو عیسائیت و رہبانیت (عیسائی سٹی زم) کی مرہونِ منت بتایا، کسی نے تصوف کی اصل کو زرتشت (یہودی قبالہ) کا ممنون لکھا، تو کسی نے ہندوازم کا خلاصہ قرار دیا، بعض نے افلاطونیت کا ماحصل گردانا، غرضیکہ طرح طرح سے صوفی ازم روحانیت اور تصوف پر اقوام مغربی کے حملے ہوتے رہے ہیں۔ حیرت ان پر نہیں بلکہ ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے ان مغرب زدہ مسلمانوں پر جن کے دل ودماغ پر مغرب کا سیاہ بادل چھایا ہوا ہے کہ ہر وقت وہ انہیں کا وظیفہ پڑھ رہے ہیں حتیٰ کہ ان کے نزدیک بھی صوفی ازم وروحانیت کوئی اہم چیز نہیں بلکہ انگریزی ثقافت کے اس دور میں اسے بیوقوفی، رہبانیت اور ڈھونگ متصور کیا جاتا ہے، مگر انگریزی تعلیم یافتہ میں بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ مغربی ماحول میں آنکھیں کھولیں اور مغربی تعلیمات سے آراستہ ہوئے پھر بھی ان کے عقائد و

نظریات اور افکار وخیالات سے متاثر نہ ہوئے اور انہوں نے تصوف وروحانیت کو اسلامی نظریات سے دیکھا اور علماء ومشائخ بزرگان دین اور اولیاء کرام سے محبت وعقیدت اور ان کی عزت وتوقیر میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ مگر ایسے انگیریزی تعلیم یافتہ مسلمان خال خال ہی نظر آتے ہیں انہیں چند خوش نصیب اور سعادت مند ارباب علم ودانش صاحب فکر ونظر امراء وحکام کے آراء وتاثرات ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔ جن کو کسی نہ کسی طرح قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ النورانی مسند نشین جادہ اشرف السمنانی سے شرفِ لقا حاصل ہوا۔

☆ جناب راجہ تصدق رسول خاں تعلقدار ریاست جہانگیر آباد (بارہ بنکی اودھ) انسریری مجسٹریٹ کی نظر میں۔ بقلم فدا رسول خاں نائب ریاست بارہ بنکی............

”حقا کہ محامد صفات وکمالات اخلاق جناب حاجی الحرمین الشریفین ممتاز فی الکونین جناب سید شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین اشرفی الجیلانی در دیار ہند کالنور علی شاہین الطّور والشّمس علیٰ وسط السماء روشن ومجلیٰ است وکس نیست کہ در مدح فضائل ممدوح الصفات عذب البیان وثنا خوان نہ باشد“[1]

(حق یہ ہے کہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین ممتاز فی الکونین جناب سید شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین اشرفی الجیلانی کے کمالات اخلاق اور صفات حمیدہ ہندوستان میں آفتاب نیمروز کی طرح طور پہاڑ کی چوٹی پر روشن ودرخشاں ہیں ایسا کوئی نظر نہیں آتا جو حضرت ممدوح الصفات کے فضائل وکمالات کی مدح سرائی میں رطب اللسان اور ثنا خواں نہ ہو)

☆ مہدی صاحب صدر اعلیٰ سب جج ضلع صدر فیض آباد کی نظر میں......

”جناب حیدر شش سالہ منصفی ٹانڈہ واکبر پور ونیز صدر فیض آباد بارہا قیام اتفاق زیارتِ درگاہ مقدس مقام کچھوچھہ شریف افتادواز جناب الحاج سید شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین ہم نوبت معانقہ رسید و بالخصوص درعرس ۲۷/۲۸ محرم ہم شریک شدم در محافل حال وقال کہ اندرون مدرسہ درگاہ منعقد میشوند بکامل خصوص حضرات عقیدت طراز ورؤساء ممتاز شریک می شوند فی الوقت شاہ صاحب موصوف را در زمرۂ وخانوادۂ مخدومی منتخب مرتاض یافتم ودر اکثر مقدمات کہ باجلاس

---

[1] تحائف اشرفیہ درر دظرائف شگرفیہ: ص ۳۰

بندہ رجوع آوردند وفیصلہ می شودگا ہے شاہ صاحب حاضر نشد ند ایشان مرد عزلت نشین منکسر النفس و قانع ہستند الحق ہمچوا تکائی فقر وتزہد را ہم چناں ئیکہ باید الحال بحصول ملاقات مولوی ابوالمحمود سید شاہ احمد اشرف صاحب کہ نور نظراں بزرگوار ہستند وباستدراک مبلغ علم وفضل آن نوبادہ چمن رشد وکمال محفوظ شدم"(۱) (بست وششم ماہ صفر ۱۳۱۳ھ ضلع بہرائچ)

(یعنی ٹانڈہ اکبر پور، نیز ضلع فیض آباد کے چھ سالہ قیام منصفی کے دوران درگاہ مقدس مقام کچھوچھہ شریف کی زیارت کا بارہا اتفاق ہوا اور حضرت الحاج سید شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین سے مصافحہ ومعانقہ کی سعادت حاصل ہوئی، بالخصوص ۲۷/۲۸ رمحرم الحرام عرس مخدومی کے موقع پر بھی محافل حال وقال جو اندرون مدرسہ درگاہ میں منعقد ہوتے ہیں شریک ہوا، کمال خصوصیت کے ساتھ عقیدت مند حضرات اور بڑے بڑے رؤساء شریک ہوتے ہیں درحقیقت حضرت شاہ صاحب کو پورے خانوادہ مخدومی میں منتخب اور مرتاض (بے مثال، عبادت میں مشقت کرنے والا) پایا اور اکثر مقدمات کورٹ جو اس فقیر کے پاس پیش کئے جاتے تھے اور یہیں سے فیصلے صادر ہوتے تھے، کبھی حضرت شاہ صاحب اس میں حاضر نہیں ہوئے۔ بیشک آپ ایک گوشہ نشیں اور قانع انسان تھے، حقیقت، تو یہ کہ ہر صاحب فقیر وتزہد کو ایسا ہی ہونا چاہئے حال میں اس بزرگ ہستی کے نور نظر (حضرت مولانا) مولوی ابوالمحمود سید شاہ احمد اشرف صاحب کی ملاقات حاصل کر کے، اس گلشن رشد وہدایت کے پھول اور مبلغ علم وکمال کی فیض یابی سے محظوظ ہوا۔"

☆ جناب سید کرامت کلکٹر رائے بریلی الواسطی الحناحری کی نظر میں......

"میری ذاتی واقفیت ۱۸۶۹ء سے لغایۃ ۱۸۷۳ء اس طور پر ہے کہ بسکھاری درگاہ شریف پورہ بچگوتی بزمان سربراہ کاری علاقہ مئو بڑا گاؤں ودیگر محلات مفرد تین سال تک انتظام زیر چارج میرے رہا، میری ذاتی واقفیت یوماً فیوماً ترقی پذیر رہی، اب میں یقین کرتا ہوں کہ فی الحقیقت حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب مولانا ومقتدانا سید شاہ ابواحمد علی حسین اولاد حضرت غوث الثقلین سجادہ نشیں آستانہ کچھوچھہ شریف جامع الکمالات، معدن الحسنات والبرکات ہیں ایک عالم مداح وثنا خواں وعقیدت مند ہے"۔(۲)

(۱) ظرائف شگرفیہ: ص ۲۲۸ (۲) ایضاً

☆ جناب سید احمد معراج سب جج اناؤ ابن سید محمد دہلوی کی نظر میں

"میں بعہدہ سب جج فیض آباد میں کئی مرتبہ رہا اور حاجی سید علی حسین شاہ صاحب سجادہ نشین سے اکثر ملاقات ہوتی رہی کبھی کسی مقدمہ میں شاہ صاحب کو حاضر عدالت نہ دیکھا نہ سنا، جو اوصاف متوکلین وکاملین میں ہوتے ہیں وہ سب آپ میں موجود ہیں حسن عقیدت خدمت شاہ صاحب میں بہت عرصہ دراز سے رکھتا ہوں"۔(۱)

☆ جناب منشی عبدالجلیل صاحب سب انسپکٹر کی نظر میں......

'زمانہ تخمیناً ۲۷ سال کا ہوا کہ میں اس ضلع فیض آباد میں تھانہ مختلف ٹانڈہ ورام نگر جلالپور واکبر پور میں رہا اور حاجی سید شاہ علی حسین سجادہ نشین ونیز حاجی سید اشرف حسین کو بخوبی جانتا ہوں اس وقت سے کہ جب کہ حاجی صاحب سجادہ نشین سبزہ آغاز تھے، زہد وتقویٰ طریقہ خاندان میں بے مثل، صابر وشاکر ہیں اور زمانہ مندرجہ بالا میں صاحبانِ موصوف کے جو خلاف ہیں اکثر زیادتیاں کیا"(۲)

☆ جناب سید برکت علی سب انسپکٹر پنشن یافتہ کی نظر میں..........

"میں ان دونوں بھائیوں (حضرت اشرف حسین، علی حسین اشرفی میاں) کو بخوبی جانتا ہوں کیونکہ اس حلقہ میں عرصہ پانچ برس تک تھانہ میں رہا ہوں اور بلکہ ایک مرتبہ یاد پڑتا ہے کہ ان دونوں حضرات پر مقدمہ سرقہ بالجبر کا دائر ہوا تھا اور میرے ہاتھ سے وہ مقدمہ نکلا، بالکل جھوٹ پایا گیا درپے تکلیف کے لوگ ان کے ہمیشہ رہا کئے"۔(۳)

☆ منشی محبوب عالم صاحب عرف محبوب علی ڈپٹی کلکٹر متوطن نواب گنج بارہ بنکی مجسٹریٹ درجہ اول، پنشن یافتہ وباتفاق سید شاہ محمد یٰسین پیرزادہ مانک پور، شاہ مبارک علی برادر شاہ عزیز اللہ سجادہ نشین آستانہ مخدوم خیرالدین بدھوری، خلیفہ دوم مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر قدس سرہ، قاضی ذکر اللہ سب رجسٹرار طرب گنج گونڈہ کی نظر میں......

(۱) ایضاً ص ۲۹ (۲) ایضاً (۳) ایضاً ۲۶

''میں زائد از پندرہ سال واقف ہوں اور ہر طرح کے تجربہ سے واقفیت ہوئی کہ حاجی سید شاہ ابو احمد علی حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف بہت اعلیٰ بارگاہ کے بزرگ ہیں اخلاق ومسکنیت مزاجی، لاطمعی، نفع رسانی عام، زہد وتقوئی، پابندی شرائع اسلام، صاف دلی، الغرض بہت سی صفات حمیدہ آپ کی ذات بابرکات میں دیکھیں اور دیکھی جاتی ہیں اور ان صفات کے متعلق کبھی کوئی لغزش نہ دیکھی نہ سنی گئی، میری رائے میں شاہ صاحب موصوف برادر خود حاجی سیّد شاہ اشرف حسین صاحب کے بہت مقدس ولائق بزرگ ہیں۔'' (۱)

☆ خلاصۂ تحریر ڈپٹی شیو پرشاد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر فیض آباد و دیگر وکلاء......

''مجھ کو مدت قیام ضلع فیض آباد میں اٹھارہ سال ابتدائے بندوبست میں گذر گئے، حاجی سید علی حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ کو کسی مقدمہ میں پیروی کیلئے آتے نہیں دیکھا، ایک بار جناب حاجی علی حسین سے میں نے آستانۂ مخدوم پر حاضر ہو کر شرف اندوزی حاصل کی تھی جو باتیں ایسے درگاہ عالیجاہ کے پیشوا کار اور سجادہ نشین کو چاہئے وہ سب معزاللہ (حضرت اشرفی میاں) میں موجود ہیں'' ۲

☆ جناب سید ولی صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد......

''میں حضرت حاجی سید علی حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ مخدوم اشرف جہانگیر کو عرصہ سے جانتا ہوں میں بلا کسی دباؤ اور بلا کسی خاص درخواست کے نہایت ہی ایمان داری اور سچائی کے ساتھ ظاہر کرتا ہوں، شاہ صاحب نے وہ لیاقت بہم پہونچائی ہے کہ علماء کی محفل میں بھی وہ شاندار رکن دکھائی دیں گے۔

☆ جناب شیخ عنایت اللہ صاحب تعلقدار سید پور و نائب ریاست محمود آباد راجہ امیر حسن...............

''میں جناب شاہ سید حاجی علی حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف سے بدیں

(۱) ایضاً ص ۲۶، (۲) ایضاً ۲۶

وجہ واقف ہوں کہ جناب شاہ صاحب دامت برکاتہٗ سید پور تشریف لائے اور نماز عید الاضحیٰ کی امامت فرمائی اور بہ انتخاب خاص حسب الحکم جناب حاجی صاحب قبلہ عمل میں آئی اوصاف شاہ صاحب اظہر من الشمس ہیں۔'' (۱)

☆ جناب محمود علی خاں انسپکٹر پنشن یافتہ قصبہ بارہ بنکی کی نظر میں

نقل خط بذریعہ ڈاک سرکاری از انسپکٹر محمود علی خاں تا مخدوم مکرم ملاذ مفخم جناب سید اشرف حسین صاحب اشرفی زاد مجدکم......

''مجھ کو اپنے زمانہ انسپکٹری وتعیناتی حلقہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد جس میں کچھوچھہ اور درگاہ بھی شامل ہے......اسی ایام میں جناب شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین کچھوچھہ آپ کے چھوٹے بھائی صاحب بھی جانب پورب صحن عدالت میں متصل دیوار مسجد خام ایک حجرہ خس پوش میں چلہ کشی اختیار فرماتے تھے اور بعض مخالفین نے چاہا کہ جناب موصوف درگاہ شریف سے اٹھا دیئے جائیں اور چلہ کشی نہ کرنے پاویں مگر میں نے اس امر کو ہرگز جائز نہ رکھا اور مجھ کو یاد ہے کہ شاہ صاحب نے بالائے چبوترہ چند گھڑے شربت کے اور پان اور خوشبو پر فاتحہ عرس جناب مخدوم صاحب قدس سرہ کیا تھا، مجھ کو ایک مرتبہ حسن اتفاق سے اپنی بستی میں جناب شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین کی زیارت نصیب ہوئی تھی جب کہ جناب موصوف بتقریب عرس مولوی امام علی صاحب استاذ قاضی صاحب تعلقہ دار کے تشریف لائے تھے۔ کیا کہوں کیا لکھوں کہ جو کچھ فرحت اور مسرت ان کے جمال با کمال کو دیکھ کر حاصل ہوئی؟ سبحان اللہ! کیا مرتبہ مقبولیت کا پایا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جناب موصوف کے پاس بیٹھ کر پھر جی اٹھنے کو نہیں چاہتا۔ اور کلام حضرت کا وہ شیریں وپر فیض ہے کہ یہ دل چاہتا ہے کہ دن رات بیٹھے ہوئے سنا کیجئے اور کیونکر نہ ہو جن پر اتنے اولیاء اللہ کی توجہ اور التفات ہو ان کے مرتبہ کا کیا کہنا! اور ابتدائے زمانہ جناب موصوف سے اور زمان حال میں زمین و آسمان کا فرق پاتا ہوں اور یہ ترقی جناب ممدوح کی روز بروز بڑھنے والی معلوم ہوتی ہے اور خدا جانے کہ ابھی کہاں تک آپ عروج پکڑیں گے۔ اللھم زد فزد والتسلیم فقط''۔ (۲)

(۱) ایضاً ۳۰ (۲) ۱۱ر جنوری ۱۸۹۲ء: ص ۳۳۔۳۴

☆ جناب نواب ہلال رکاب امیر کبیر شمس الامراء بہادر رئیس اعظم ریاست سرکار حیدرآباد دکن کی نظر میں ....

"نقل مضمون از نصرۃ الاخبار دہلی مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۸۵ء ص ۴" درگاہ کچھوچھہ شریف"

ہمارے ایک معتبر خامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا کہ جناب نواب ہلال رکاب امیر کبیر شمس الامراء بہادر دام اقبالہ واجلالہ رئیس اعظم ریاست سرکار حیدرآباد دکن بتقریب سیاحت مزارات متبرکہ خواجگان چشت اہل بہشت بمقام اجمیر شریف ودہلی سے معاودت فرما کر تاریخ شانزدہم ماہ شوال یوم چہارشنبہ کو وقت بارہ بجے دن، زیارت مزار فائض الانوار حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی حسنی النظامی قدس سرہ مقام آستانہ فیض کاشانہ درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد تشریف فرما ہوئے۔ اور وہ عالی منزلت جناب حاجی الحرمین الشریفین شاہ ابواحمد عرف سید محمد علی حسین سجادہ نشین سرکار کلاں آستانہ کچھوچھہ شریف سے بقاعدہ سلاطین، امراء مسند نشین بڑے لطف سے ملاقات کی حضرت صاحب سجادہ مع کمال تعظیم وتکریم پیش آئے، اس وسعت اخلاق درویشانہ سے نواب صاحب نہایت محظوظ ہوئے دستار وتبرک آستانۂ عالی سے اپنے دستان حق پرست سے خود حضرت سجادہ نشین نے نواب صاحب کے فرق مبارک پر باندھا اور ایک جلد کتاب نایاب لطائف اشرفی ملفوظ حضرت مخدوم قدس سرہ معہ تسبیح کہربا تبرک حرمین شریفین بطریق ہدیہ درویشانہ پیش کیا، جناب نواب ممدوح الذکر نے نہایت ہی ادب اور تعظیم کے ساتھ بسر وچشم قبول فرمایا، بپاس خاطر رئیس عالی منزلت سجادہ نشین صاحب نے اپنے ہمراہ لے کر زیارت سے مشرف کرایا، رئیس بلند حوصلہ نے بہت کچھ زر خطیر نذر آستانہ کیا اور تمام خدام اور مجاورین اور فقراء اور مساکین کو اس قدر للہ خیرات دیا کہ کوئی متنفس محروم نہ رہا، بعد معاودت از زیارت پھر چند منٹ درمیان سجادہ نشین ونواب صاحب گفتگو شائستہ وبازار ملاقات کا گرم رہا فقط"۔(۱)

قطب ربانی، شبیہ غوث اعظم جیلانی، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ النورانی کے متعلق عصری علوم وفنون سے آراستہ ارباب علم ودانش سے چند وکلاء حکام کمشنر کلکٹران اور نوابین کے آراء وتاثرات اور ان کے مشاہداتی نظریات وافکار کا مختصر تراشہ اور حسین گلدستہ حضرات

(۱) تحائف اشرف ص ۳۵۔۳۶

ناظرین کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان ارباب فکر وفن کے پیش کردہ تاثرات ونظریات کا جب ہم اور آپ سرسری جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن تاباں ہوکر سامنے آتی ہے کہ وکلاء وحکام اور کمشنر وکلکٹران نے آپ کے اوصاف وکمالات کے اظہار وبیان میں بخیلی نہیں کی، نہ حقائق واقعیہ کے بیان کرنے میں چشم پوشی کی ہے بلکہ علم ودانش کے اس منصف مزاج اور انصاف پسند طبقے نے بلاخوف لومۃ لائم ان تمام اوصاف وکمالات اور حقائق وخصائص کا برملا اظہار کیا ہے جو آپ میں بدرجہ اتم موجود تھے چنانچہ ان حضرات نے آپکی جن خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے وہ یہ ہیں کہ آپ سید مولانا، مقتدانا، اولاد غوث الثقلین، حاجی الحرمین الشریفین، ممتاز فی الکونین، صاحب جمال باکمال بزرگ، ممدوح الصفات، ممدوح عالم، منکر النفس، مرد عزلت نشین، عالی مرتبت، صاحب مرتبہ مقبولیت، صاحب دستان حق پرست، جامع الکمالات، معدن الحسنات والبرکات، جامع اوصاف متوکلین متصف بصفات کاملین، منتخب ومرتاض، بزرگوار، زہد وتقویٰ، اخلاق ومسکینت مزاجی، لاطمعی، صاف دلی، نفع رسانی عام پابندی شرائع اسلام میں بے مثل وبے مثال، صابر وشاکر قانع، معیار فقر وتزھد، اولیاء کی نگاہوں کے فیضان، صاحب کلام پرفیض ومقال، شیریں بیان، وسعت اخلاق درویشانہ کے پیکر، ہدیہ درویشانہ دینے کے عادی، مجلس علماء کے شاندار رکن سجادہ اشرف السمنانی کے لائق، مستحق صحیح جانشین وسجادہ نشین سرکار کلاں تھے۔

غرضیکہ آپ کے جملہ محامد صفات، اور کمالات اخلاق کی رفعت وبلندی عروج وارتقا اور اسکی نور فشاں تابانی کالنور علیٰ شاہین الطور، والشمس علی وسط السماء بلکہ اظہر من الشمس ہیں۔

مندرجہ بالا تاثرات کے ہر ہر لفظ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں صرف عوام وخواص علماء ومشائخ کے مرکز عقیدت نہ تھے بلکہ امراء وحکام اور نوابین وسلاطین بھی آپ کی نورانی صورت وسیرت دیکھ کر آپ کے عقیدت مند، گرویدہ اور آپ کی محبت کے اسیر ہوگئے تھے علماء ومشائخ کی جماعت ہو، اصحاب طریقت کی محفل ہو صوفیا کرام کی مجلس ہو یا درویشوں کا حلقۂ ارباب علم ودانش کا طبقہ ہو، یا بالغان معرفت کی جھرمٹ ہمیشہ ہر جگہ مرجع، مرکز، مقتدا اور انجمن تھی ہر چہار جانب سے خلائق آپ پر نثار ہوتی تھی یہی مقام محبوبیت ہے۔

☆☆☆☆

زیر نظر عنوان ''اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ارباب علم ومعرفت کی نظر میں'' کے تحت علماء و مشائخ کے ارشادات عالیہ دانشورانِ قوم وملت کے تاثرات اور اساطین امت کے فرمودات پڑھ پڑھ کر یقیناً آپ اکتا چکے ہونگے بس تھوڑی دیر مزید حسن عقیدت اور کمال محبت کے ساتھ پڑھ لیجئے کہ صالحین کے ذکر سے قلب کو سکون اور روح کو قرار ملتا ہے بلکہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے پھر ہم اہلسنت اہل عشق ومحبت کہلائے جاتے ہیں جو صلحائے امت کو دین وایمان کے مریضوں کا مداوا اور اپنے عقائد واعمال کی حفاظت وصیانت کا ذریعہ و وسیلہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے اِس قدسی صفت بزرگ کے فضل وکمال اور ذکر جمیل کی چند اور سطریں چند بزرگوں کی زبانی سماعت کیجئے اور اپنے دل کی دنیا آباد کیجئے۔

حضرت مولانا شاہ کامل ولید پوری علیہ الرحمہ

حضرت کامل شاہ اپنے زمانہ کے اولیاء کبار اور علماء دیار وامصار میں ممتاز مقام رکھتے تھے حضرت ممدوح کو غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ سے خصوصی فیض پہونچا تھا۔ قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں فرماتے ہیں۔

'جناب مولانا کامل صاحب علیمی رحمۃ اللہ علیہ فقیر اشرفی سے فرماتے تھے کہ ایک دن میں اپنے برادر زادہ عبدالعزیز کے مکان پر جونپور میں ٹھہرا تھا حالت مراقبہ میں مجھ پر کشف ہوا کہ بیرون دروازہ رنگ برنگ کا نقرئی گھوڑا مع زین ازین کے کھڑا ہوا ہے اور میں اس پر سوار ہو گیا اس نے مجھ کو چشم زدن میں آستانہ روح آباد درگاہ شریف پہچا دیا حضرت محبوب یزدانی کی زیارت مجھکو نصیب ہوئی اور مجھکو اپنی نعمتوں سے سرفراز کیا اور اسی عالم میں مجھکو حضرت نے اپنا خرقہ پہنایا اور ایک سونٹا چاندی کا جس کی لمبائی ایک گز سے کم ہوتی تھی عطا کیا'' (۱)

مخدومی فیضان سے مالا مال ہونے والے بزرگ حضرت کامل شاہ کا یہ معمول تھا۔

''کہ اکثر عرس کے زمانہ میں اور کبھی غیر عرس میں اس آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تھے آپکے ہمراہ سو ڈیڑھ سو آدمی مع صوفی محمد جان اور دیگر خلفاء ہوا کرتے تھے۔ اور جب تشریف لاتے تو سوائے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی خانقاہ کے دوسرے مقام پر قیام نہیں فرماتے ...... جس زمانہ میں آپ ضلع بستی کے صدر امین تھے اکثر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے والد محترم سے فرماتے تھے کہ جب صاحبزادہ ضلع بستی میں آئیں تو آپ ان کو تاکید کر دیجئے کہ سوائے میرے مکان کے اور کہیں نہ ٹھہریں ان کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں'' (۲)

(۱) مخدوم الاولیاء ص ۱۳۰، مولفہ حضرت مولانا مفتی محمود رفاقتی صاحب (۲) ایضاً

حضرت مولانا شاہ آل احمد محدث ہندی ثم مدنی علیہ الرحمہ

قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت مولانا آل احمد محدث ہندی کا مسکن پھلواری شریف تھا، آپ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی پھلواروی کی اولاد سے تھے تحصیل علم سے فراغت اور دستار فضیلت کے بعد وطن میں درس علمی دیتے رہے اور مجردانہ زندگی بسر کی، چالیس برس کی سن میں مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً حاضر ہوئے وہاں مسجد نبوی میں درس دیتے رہے اسی اثناء قیام دربار نبوی آپ اولیاء اہل خدمت کے زمرہ میں داخل ہوئے جب بائیں طرف کا امام ترقی پا کر غوث ہوا تو آپ کو مرتبہ بائیں طرف کا ملا صرف ایک درجہ غوثیت کا طے کرنا باقی تھا، بہ ماہ شعبان ۱۲۹۰ھ آپ نے شب کے وقت عالم خواب میں دیکھا کہ مواجہ شریف کے سامنے چارپائی بچھی ہے اس پر حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز رونق افروز ہیں اور ایک صغیر سن ہشتہ سالہ بھی آپ کے ساتھ ہے اور تمام اولیاء روئے زمین مؤدب ودست بستہ کھڑے ہیں سب کی طرف حضرت محبوب یزدانی متوجہ ہو کر ایک ایک کو خطاب بشارت آمیز فرما رہے ہیں جب حضرت مولانا آل احمد محدث ہندی کی نوبت آئی تو فرمایا کہ:

آل احمد قطب الاقطاب خواہی شد، تم اولیاء روئے زمین کے سردار ہو گے (۱)

ایسے عظیم محدث قطب زمانہ غوث وقت کا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں آپ کے پیر ومرشد وغیرہما کے ساتھ حسن ادب اور کمال عقیدت ومحبت کا حسین منظر ملاحظہ کیجئے۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رقمطراز ہیں۔

''اسی سال حضرت پیر ومرشد حاجی الحرمین الشریفین سید ابو محمد اشرف حسین زاد فیضانہ و برکاتہ واسطے حصول شرف زیارت مدینہ منورہ اور ادائے حج حاضر ہوئے جہاں مولانا نے حضرت محبوب یزدانی کو مواجہ شریف کے سامنے دیکھا تھا اسی مقام پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے لگے، مولانا آپ کے پیچھے کھڑے تھے، بعد ختم صلوٰۃ وسلام کے مولانا نے پوچھا کہ آپ ہندوستان کے رہنے والے ہیں، کچھوچھہ شریف میں آپکا مکان ہے؟ آپ حضرت محبوب یزدانی کی اولاد ہیں؟ آپ کے جد آپ کے ساتھ ہیں اور میرے لینے کے واسطے آتے ہیں۔

الغرض حضرت آل احمد محدث مدنی مدینہ منورہ سے کچھوچھہ مقدسہ کا رخت سفر باندھ لیا

(۱) مخدوم الاولیا، صحائف اشرفی، تذکرہ مولانا احمد اشرف

اور فرمایا ''اس سے پہلے حج بیت اللہ کیلئے یہاں آیا تھا اب حج وزیارت آستانہ کچھوچھہ مقدسہ کیلئے جاتا ہوں'' جب حضرت (سید اشرف حسین پیر ومرشد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) کچھوچھہ مقدسہ لوٹے مولانا مع شاگرد، کے ساتھ تھے اور کچھوچھہ فقیر خانہ (کاشانۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) پر ٹھہرے اور جب فاتحہ پڑھنے درگاہ شریف کو چلے تو کچھوچھہ میں ایک میل کے فاصلہ پر سے جوتی اتار دی پابرہنہ زیارت کو گئے اور سرزمین مبارک درگاہ شریف پر کبھی تھوکا نہیں ایک رومال تہہ کیا ہوا جیب میں رہتا تھا، اس میں تھوکتے تھے اور کبھی سرزمین درگاہ شریف میں پاخانہ، پیشاب کو نہیں گئے .... مولانا لطف اللہ صاحب مرحوم ساکن علی گڈھ کو آپ نے سند حدیث عطا فرمائی اور میرے فرزند در نجف حاجی سید ابو المحمود احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو بتقریب مکتب چار سال چار ماہ چار روز آپ ہی نے بسم اللہ پڑھائی تھی، دسویں محرم ۱۲۹۱ھ کو مولانا فقیر خانہ پر تھے حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ مع دیگر بزرگان خاندانی مولانا سے اس بات پر مصر ہوئے کہ کچھ ذکر شہادت کیجئے اول تو منبر پر جانے سے انکار کیا کہ سادات آل رسول فرش پر ہوں اور میں منبر پر ہوں باصرار تمام جب منبر پر تشریف لے گئے، صرف یہ حدیث ''الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ'' پڑھنا تھا کہ بغیر ترجمہ کئے ہوئے حاضرین پر رقت طاری ہوئی اور خود بھی روتے روتے بیتاب ہو گئے ایک اربعین چالیس دن جو فقیر کے حجرہ میں آپ نے قیام فرمایا اسی مدت میں آپ فائز المرام مرتبہ غوثیت ''رخصت ہو گئے .... اور قریب زمانہ انتقال مدینہ پہونچکر جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ اس فقیر کو مولانا نے دعاء الف کی اجازت اور قرأت عطا فرمائی، اگر کوئی ایک سال کامل بعد نماز عشاء اکتالیس مرتبہ پڑھے تو یقیناً فارغ البال ہو جائیگا اور مخلوق کی نظروں میں عزیز ہوگا۔'' (۱)

حضرت مولانا نعیم فرنگی محل علیہ الرحمہ

مصنف مخدوم الاولیاء حضرت مفتی محمود احمد رفاقتی صاحب رقمطراز ہیں۔

حضرت موصوف حضرت قطب الاقطاب ملا نظام الدین محمد لکھنوی استاذ الہند کے پر پوتے اور علمی وروحانی جانشین تھے، بدایوں اور بریلی کے ائمہ ارشاد ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت مولانا مرشد العالم مخدوم الاولیاء محبوب ربانی سے کمال شفقت اور تعظیم کا تعلق وبرتاؤ کرتے تھے، آپ خود فرماتے ہیں۔

(۱) مخدوم الاولیاء ص ۱۳۱ تا ۱۳۳

''اس فقیر کے ساتھ ان کو کمال عنایت مبذول تھی، کیونکہ یہ فقیر نسباً خاندان حضرت محبوب سبحانی سے ہے بوجہ واسطہ جد اعلیٰ حضرت محبوب سبحانی میرے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ فرماتے تھے'' آپ کو اویسیہ طور سے روحانیہ پاک حضرت محبوب یزدانی سے سلسلہ بیعت میں فیض پہونچا تھا، آپ کو سلسلہ اشرفیہ میں خاص طور سے نسبت روحانی تھی (۱) (ص ۱۳۴)

حضرت عبد العزیز اخوند دہلوی علیہ الرحمہ:

دار السلطنت دہلی کے علماء ومشائخ میں حضرت شاہ عبد العزیز اخوند کا عالی رتبہ تھا، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے اور آپ سے دہلی میں ملاقات ہوئی حضرت اخوند علیہ الرحمہ آپ کے بلند مراتب ملاحظہ فرمائے تو موجودگی وقت نماز بانیاز کی امامت کرائی بلکہ ایک عشرہ مستقل اپنا مہمان رکھا، اسی دوران اوراد ووظائف اور سلاسل کی اجازت فرمائی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا مقام ومنصب بارگاہ اخوند جی میں کیسا تھا اس کا بہت کچھ اندازہ اس تحریر سے کیا جا سکتا ہے جو محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے خود سے تحریر فرمایا ہے۔

دہلی میں ایک مریض دہلی کے نامی حکیم محمود خاں خاندان شریفی کے پاس علاج کرانے آیا انہوں نے مریض کر دیکھ کر فرمایا کہ یہ مرض نہیں ہے تین دن سے زیادہ جس بدن دلیل موت ہے کسی درویش اور عامل کو دکھاؤ چنانچہ فراش خانہ کی کھڑکی مسجد میں حضرت شاہ اخوند صاحب کے پاس لے گئے انہوں نے مریض کو دیکھ کر فرمایا۔

''میرے پاس کیا لائے ہو ہمارے شاہزادۂ کونین اولاد غوث الثقلین شاہ ابو احمد علی حسین اشرفی جیلانی اندر کٹرہ دنیا بیگ خاں میر بادشاہ کی کوٹھی میں ٹھہرے ہوئے ہیں، ان کے پاس لے جاؤ کچھوچھہ شریف میں ان کے جد کے مزار پر اثر جن وشیاطین کا نہیں رہتا۔ (۲) ص ۱۳۵

حضرت مولانا حسن الزماں نظامی حیدر آبادی علیہ الرحمہ

قدوۃ المحدثین، رئیس المصوفین حضرت مولانا خواجہ حسن الزماں چشتی نظامی فخری سلیمانی کی ذات مبارک شمع انجمن عرفاں تھی، وہ علوم اسلامیہ کے مہر منیر اور بدر کامل تھے تو عشق و معرفت کے ماہتاب تھے انہوں نے علم حدیث کی خدمت ایک اندازے کے مطابق تمام مسائل محققہ اہلسنّت والجماعت کا اثبات روایات اہلبیت سے کیا اس مجموعہ کا نام الفقہ الاکبر فی علوم آل

(۱) مخدوم الاولیاء ص ۱۳۴ (۲) ایضاً ۱۳۵

بیت الاطہر تجویز فرمایا و حضرت مولانا قمر الدین فخر پاک کی مبارک کتاب فخر الحسن کی مبسوط محقق و مدلل شرح القول المستحسن کے نام سے تحریر فرمائی جس میں علوم کا سمندر مواج ہے۔

حضرت ممدوح حیدرآبادی علیہ الرحمہ کی ملاقات اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے ان کے پیر و مرشد حضرت مولانا حافظ سید محمد علی خیر آبادی کے آستانہ پر ہوئی روابط خاص نے دونوں کے قلوب صافی میں جگہ بنائی ریاست حیدرآباد ورود کے موقع پر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو حضرت حیدرآبادی علیہ الرحمہ کمال اعزاز واحترام سے اپنی خانقاہ میں لے جاتے، حضرت شاہ عبدالغفور اشرف حسینی اشرفی نے لطائف اشرفیہ کے ضمیمہ میں حضرت حیدرآبادی کا ذکر کرکے تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے اہل بسکھاری کی پنچائتی تصنیف ظرائف کے مندرجات لغو و باطل قرار دیکر حضور پر نور (اعلیٰ حضرت اشرفی) کے متعلق بلند کلمات تحریر فرمائے۔ مخدوم الاولیاء ص ۱۴۵/۱۴۶ (۱)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کا متصوفانہ کلام منظوم چھپ کر جب پہلی مرتبہ منظر عام پر آرہا تھا اس موقع پر " کلام اور صاحب کلام کی عظمت شان کے اظہار میں چند علماء نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا تھا انمیں سے دو چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

فخر العلماء مولانا حکیم سید شاہ محمد فاخر محمدی اشرفی علیہ الرحمہ الٰہ آباد

فخر العلماء حضرت مولانا حکیم سید شاہ فاخر اجملی الٰہ آبادی اشرفی علیہ الرحمہ کی قد آور شخصیت محتاج تعارف نہیں آج تک علمی حلقوں میں آپ کے فضل وکمال کا چرچا سنائی دیتا ہے، آپ حضرت مولانا شاہ محمد اکمل قدس سرہ کے جانشین تھے اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے خلیفۂ اجل بھی، علمی فضل وکمال سے آراستہ ہونے کے ساتھ بڑے اچھے شاعر و ادیب بھی تھے۔ "بیخود" تخلص تھا، مزید معلومات کیلئے مخدوم الاولیاء دیکھئے۔ آپ حضرت اشرفی میاں کی بارگاہ میں خراج عقیدت ان اشعار سے پیش کرتے ہیں۔

اشرفی آن مقتدائے اہل داں
طرہ دستار فخر و اعتلاء

چوں علی رابا حسین آمیختم
نام پاکش گشت روشن چوں شہا

(۱) مخدوم الاولیاء ص ۱۴۵ تا ۱۴۶

آفتاب دود مان قادری
چشتیاں را بادشاہ و پیشوا

درسن طبع کلام بے مثال
می نوسیم بحر فیاض کبریا
۱۳۳۳ھ

بیخود از خادمان بار گاہ
مرحبا نیرنگ راصد مرحبا

دیگر..........

خدا رکھے ہمیشہ ایسی رفعت
فلک سے بڑھ کے شان اشرفی ہے

کہوں تاریخ میں چھپتا ہے دیواں
بہار بوستاں اشرفی ہے

حضرت مولانا شاہ محمد ذکاوت حسین صاحب ذکاؔ اسرائیلی قادری سنبھل مرادآباد

سروِ آزا دے زبستان حسن
نونہال گلستاں پنجتن

مرشد و ہادی و سجادہ نشین
فضل کلی داد اورا ذوالمنن

چوں کلام معنوی مطبوع شد
گشتہ مطبوع ہمہ اہل زمن

باذ کاءِ سنبھل تاریخ طبع
ہاتفے گفتہ بلے اشرف سخن (۱)

حضرت مولانا مفتی ابوذر صاحب روؔفی وارثی سنبھلی مدرس سنبھلی دینیات و مسلم ہائی اسکول ابنالہ:

خدا داں ، خدا بیں کبرؔ وعلن
وہ آل نبی وارث پنجتن

(۱) تحائف اشرفی قدیم ص ۱۵ تا ۱۶

وہ مسند نشین خلافت مآب
وہ بحر سخاوت دُرِّ ثمن

لکھا اس فصاحت و بلاغت سے دیوان
جسے دیکھ حیران ہوں سب اہل فن

ہوئی طبع جس دم وہ نظم شریف
تو احسنت بول اٹھا چرخ و کہن

رونؔی نے ہاتف سے جو پوچھا جو سال
تو بولا چھپا اشرفی کا سخن
۱۳۳۳ھ

حضرت سید غلام بھیک نیرنگ المخاطب بہ فقیر اللہ شاہ قدس سرہٗ:

حضرت سید غلام بھیک نیرنگ کی شخصیت ارباب علم ودانش کے نزدیک بڑی قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے آپ ڈاکٹر اقبال کے خاص دوستوں میں سے تھے اس لئے شعر وسخن کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے۔ آپکے کلام منظوم میں کلام اقبال کی طرح، ندرت وجدت، سوز وگداز، تڑپ اضطراب وارفتگی، والہانہ دیوانگی اور حقیقت ومجاز کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ دو مجموعہ کلام، بنام ''کلام نیرنگ اور غبار افق شائع ہو چکا ہے، شعر وشاعری کا مزاج رکھنے کے باوجود اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے دامن کرم سے ایسا وابستہ ہوئے کہ فقیر اللہ شاہ ہو گئے اور تازندگی بھر اسی در کی خاک پیمائی میں گذاری آپنے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے مقام ومنصب کا ذکر جمیل نظم ونثر دونوں میں کیا ہے، منثور اقتباس پہلے ذکر کیا جاچکا ہے یہاں ان کے منظوم خراج عقیدت کے چند اشعار ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

'' اے عارض تو شرح طوبیٰ لمن رانی
روئے تو ترجمان انوار لامکانی

اے نور چشم حیدر آرام جان قادر
اے شمع بزم اشرف شاہنشہ زمانی

اے مصحف جمالت ایمان اہل بینش
وے آیۃ لقایت تفسیر من رآنی

حسن ازل زرویت ہر لحظہ جلوہ افگن
آن معنی نہاں راتو صورت عیانی

اے من نثار رویت اے من غبار کویت
تو جان یک جہانی تو یک جہاں جانی

نیرنگ درھوایت صد جان کند فدایت
او کمترین گدایت تو خسروا جہانی

دیگر

اشرفؔی اشرف ارباب شرف
پیکر معنی وتمثالِ......جمال

در گلستاں نبی طرف گلے
در چمن زار علی، تازہ نہال

سروخوش قامت باغ حسنین
لالۂ گلشن سلطان جیال

صورتش صورت غوث اعظم
سیرتش سیرت احمد بیمثال

غازۂ عارض زیبائے سلوک
سرمۂ نرگس شہیدائے......کمال

گفتہ اش گفتۂ ہاتف از غیب
قال او آئینہ چہرۂ حال
(تحائف)

حضرت مولانا محبوب صاحب مبارکپوری علیہ الرحمہ

حضرت مولانا محبوب صاحب اشرفی ماضی قریب کے عظیم فضلاء میں شمار ہوتے ہیں۔ دار العلوم اشرفیہ سے فراغت کے بعد خدمت دین اور اسکی ترویج واشاعت اور فرق باطلہ کے ردو ابطال میں وقت گذاری حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی سے شرف بیعت حاصل تھا اس لئے خانوادہ اشرفیہ سے گہری عقیدت رکھتے تھے العذاب الشدید کی ترتیب وتبویب اور اس پر مقدمہ کی تصنیف آپ کے علمی فضل وکمال اور دین میں تصلب وکمال پختگی کا آئینہ دار ہے۔ آپ کے نور نظر جناب حافظ

محمد ہاشمی صاحب مدرس الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور آپ کی تقویٰ شعار زندگی کے روشن نمونہ ہیں۔

حضور حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کی مبارکپور تشریف آوری سے پیشتر ہی مبارکپور کی صاف وشفاف فضا اور وہاں کا پاکیزہ ماحول وہابیت اور دیوبندیت کی ضلالت وگمراہی اور ان کے باطل عقائد سے تاریک ومسموم ہوچکی تھی۔ اس ظلمت کدہ ماحول اور مسموم فضا میں اولاً قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کا ورود مسعود ہوا۔ سنیتو وہابیت کے بیچ دوراہے پر کھڑے متردد الحال باشندگان مبارکپور کی نظریں اس مرد درویش نوری صورت اور قدسی صفت بزرگ پر پڑیں تو انہوں نے فیصلہ کرلیا کی ایسا وجیہہ پرنور شکل والا بزرگ جس جماعت کا ہے وہ جماعت ہرگز باطل پر نہیں ہوسکتی اس لئے جوق در جوق لوگ آپ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے لگےحتی کہ وہ لوگ جو وہابیہ عقائد سے متاثر ہوچکے تھے وہ بھی صدق دل سے تائب ہوکر دامن کرم سے وابستہ ہوگئے وہابیت کی کونپلیں ابھی اچھی طرح کھلنے بھی نہ پائی تھیں کہ اشرفیت کے تاجدار اور طریقت کے شیخ کامل کی قدموں سے روندی جانے لگیں، پھر جب حضور حافظ ملت کا ورود مسعود اور آپ کے مسلسل مناظرے ہوئے تو یہ آگ پر تیل کا کام کیا اس لئے فضلائے دیوبند جنھوں نے وہاں کی پاکیزہ زمین میں وہابیت کا بیج بویا تھا اپنی ہری بھری کھیتی کی ویرانی و بربادی کا تماشہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ماتم کررہے تھے۔ فضلاء دیوبند اپنی شکست و ناکامی سے ایسا جھنجھلا گئے کہ شدت غیض وغضب میں انہوں نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں، محدث اعظم ہند اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ پر افتراء و بہتان کی عمارت کھڑی کردی حالانکہ ان کے عقائد باطلہ کی تعمیر بالکل منہدم ہوچکی تھی۔ مقامع الحدید نامی کتاب وہابیہ بہتان طرازیوں کا نادر مجموعہ ہے۔ اسکے مقدمہ میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور حضور محدث اعظم ہند پر اُن نابکاروں نے اس طرح کامینٹ کیا ہے۔ ''ان ملت فروشوں نے ضروری سمجھا کہ یہاں (مبارکپور) میں مستقل اڈہ قائم کیا جائے نہ معلوم کیا کیا سبز باغ دکھا کر قصبہ کے بعض عیاش مزاجوں کو اپنے فیور میں کیا گیا مدرسہ کے نام پر ہزاروں روپیہ سادہ لوح مریدوں کی جیب سے نکالا گیا۔'' ص ۸(۱)

وہابیوں کے اس بہتان عظیم کا حضرت مولانا محبوب صاحب اشرفی علیہ الرحمہ نے نہایت ہی شاندار اور ایسا محقق جواب دیا ہے جو مبنی برحقیقت ہے اور اس سے ان کی عقیدت بھی ٹپکتی ہے انکا یہ جواب باصواب العذاب الشدید افادات حافظ ملت کے مقدمہ میں درج ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) العذاب الشدید ص ۲۴

''بزرگان دین کو گالیاں دیئے بغیر تو دیوبندیوں کی عبادت ہی قبول نہیں ہوتی.........
مسلمانان مبارکپور کو یاد ہے فقیر کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب قبلہ کے تشریف لانے سے چھ مہینہ بعد چندہ شروع ہوکر ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ کے آخیر میں ختم ہوگیا اس سال قطعاً حضرت شاہ علی حسین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت محدث صاحب قبلہ مدظلہ العالی مبارکپور تشریف نہیں لائے پھر ان کی طرف اس چندہ کی نسبت کرنا اور یہ کہنا کہ مدرسہ کے نام پر ہزاروں روپیہ سادہ لوح مریدوں کی جیبوں سے نکالا گیا کیسی شرمناک حرکت ہے۔ جو رہبر صاحب کا کذب نمبر پانچ ہے۔

مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور کی سنگ بنیاد کے روح پرور موقعہ پر مبارکپور کے مخلصین نے جذبہ محبت سے مغلوب ہوکر چاندی کی کڑھائی اور کرنی بنوائی تھی کہ حضور قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے دست حق پرست سے اسی کے ذریعہ مدرسہ کی بنیاد رکھی جائے گی حسب اعلان ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں ۱۳۵۳ھ میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اپنے مقدس ہاتھوں سے اس دارالعلوم مدرسہ اشرفیہ کا سنگ بنیاد رکھا اور فرمایا ''فقیر نے تو اپنی کرنی دکھادی اب تم لوگ بھی اپنی اپنی کرنی دکھاؤ حضرت کے اس ارشاد پر اسی مجمع میں کافی چندہ ہوا۔ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور کی تاسیسی کاروائی اور مسلمانان مبارکپور کے جذبات کو دیکھ کر وہاں کے وہابی علماء بری طرح چڑھ گئے اور مشائخ وعلماء اہلسنّت پر بیجا الزام تراشی کرنے لگےحتیٰ کہ ان نادانوں نے قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں پر یہ اتہام رکھا کہ پیر صاحب نے چاندی کی کڑھائی اور کرنی اور بالائی سے سنگ بنیاد رکھا اور اسے نذرانہ میں لیکر چلے گئے۔ ان تمام تراشیدہ خیالات اور وہابیہ کا ذیب کا جواب دیتے ہوئے حضرت مولانا محبوب صاحب اشرفی فرماتے ہیں۔

''مدرسہ اہلسنّت مصباح العلوم کی دینی خدمات نے شوال ۱۳۵۳ھ کا وہ وقت بھی دکھایا جو تاریخ مبارکپور میں خصوصیت رکھتا ہے کہ مدرسہ ہذا کے سالانہ جلسہ اور جدید عمارت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں حضرت مولانا شاہ علی حسین صاحب قبلہ قدس سرہٗ وحضرت محدّث صاحب قبلہ مدّظلہٗ وحضرت صدرالشریعہ صاحب قبلہ دامت برکاتہٗ وغیرہ علماء کرام نے سرزمین مبارکپور کو اپنے ورود مسعود سے زینت بخشی، اسی موقعہ پر مدرسہ مصباح العلوم کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا جمعہ کا مبارک دن ہے۔ گیارہ بجے علماء کرام تشریف لائے ہیں مسلمانان مبارکپور نے ان پیشوایان اسلام کا شاندار استقبال کیا۔ بعد نماز جمعہ حضرت محدث صاحب قبلہ مدظلہٗ نے تقریر

فرمائی رسم بنیاد ادا کرنے کا اعلان ہوا وہ منظر جس کے پیش نظر ہے وہی مسلمانان مبارکپور کی خوشی و مسرت کا اندازہ کرسکتا ہے کہ کس ذوق وشوق سے مسلمانوں کے پرے کے پرے اس سعادت میں حصہ لینے حاضر ہوئے تھے اللہ اکبر! بنیاد کے موقعہ پر اتنا ہجوم کہ راستہ بند نکلنا دشوار علماء کرام کے مبارک ہاتھوں کی برکتیں حاصل کرنے کیلئے یہ دشواری تمام ان حضرات کو بنیاد تک پہونچنے کی تکلیف دی گئی۔ بنیاد کی گہرائی قد آدم تھی۔ اول ان بزرگان دین نے اپنے مبارک ہاتھوں سے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا اور مدرسہ کے قیام واستحکام کی دعاء فرمائی اس کے بعد مسلمانان مبارکپور نے یہ سعادت حاصل کی وہاں نہ بالائی کا نام ونشان تھا نہ گارے کی جگہ اس کا استعمال ہوا۔ البتہ یہ کسی شخص نے اپنے جذبہ شوق میں چاندی کی چھوٹی سی کرنی اور چھوٹی سی کڑھائی کہ دونوں کا وزن دس بارہ تولہ تھا بنوالیں تھیں نہ کرنی اس قابل تھی کہ اس سے عمارت کی چنائی ہوسکے نہ کڑھائی ایسی جس میں دوانیٹوں کا بھی گارا آسکے مگر علماء کرام نے ہرگز انہیں استعمال نہیں کیا لہٰذا ایسی حالت میں اعتراض کرنا کھلی عداوت اور نری حماقت ہے مگر مدرسہ اہلسنّت مصباح العلوم کا وجود چونکہ دیوبندیوں کیلئے عذاب ہے اس لئے دیوبندی نے بڑی آہ وبکا کے بعد کہا۔

''اللہ اللہ چاندی کی ایک کڑھائی تیار کرائی گئی اور چاندی ہی کی کرنی کڑھائی میں بالائی بجائے گارے کے رکھی گئی اور ان فرشتہ صورت باغیان شریعت نے اسی چاندی کی کرنی سے بالائی کا گارا زمین پر بچھایا اور اس کے اوپر اینٹیں رکھیں اور پھر کڑھائی اور کرنی پیر صاحب کی نذر کردی گئی اور پیر صاحب چاندی کی کڑھائی اور دوسرے نذرانے وصول فرما کر رخصت ہوگئے۔(۱) اس پر حضرت مولانا محبوب صاحب نے بایں الفاظ جواب دیا۔

دیوبندی چونکہ خداوند قدوس کو بالامکان جھوٹا مانتے ہیں اس لئے دومرتبہ اسم جلالت ذکر کرکے اور اس نام پاک سے ملا کر وہ اکاذیب کا طومار باندھا کہ الامان والحفیظ کڑھائی میں بالائی بجائے گارے کے رکھی یہ دیوبندی رہبر کا جھوٹ نمبر چھ ہوا۔ اسی چاندی کی کرنی سے بالائی کا گارا زمین پر بچھایا یہ دیوبندی کا جھوٹ نمبر سات ہوا۔ کڑھائی پیر صاحب کے نذر کردی گئی۔ یہ دیوبندی رہبر کا جھوٹ نمبر آٹھ ہوا۔ پیر صاحب چاندی کی کڑھائی وصول فرما کر رخصت ہوگئے۔ یہ دیوبندی رہبر کا جھوٹ نمبر نو ہوا۔

کرنی کڑھائی کا واقعہ صرف اس قدر ہے کہ دوسرے روز جامع مسجد کے جلسہ عام میں جہاں تقریباً ڈھائی ہزار کا مجمع تھا، حضرت شاہ علی حسین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیش

(۱) مقامع الحدیث ص ۸

کرنا چاہیں مگر حضرت قبلہ گاہی نے قبول نہ فرمائی بلکہ کئی روپیہ اپنی جیب سے اس وقت مدرسہ کو عطا فرمائے مجمع کو بھی مدرسہ کی طرف سے توجہ دلائی اور فرمایا کہ فقیر نے تو اپنی کرنی دکھائی اب تم لوگ بھی اپنی اپنی کرنی دکھاؤ، حضرت کے اس ارشاد پر اس مجمع میں کافی چندہ ہوا یہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کی کرامت ہے کہ کرنی کڑھائی قبول کرنے سے انکار فرمایا اگر خدانخواستہ قبول کی ہوتو دیوبندی شاید سونے کی کڑھائی زمرد کی کرنی، اور مشک کا گارا بتاتے یہ واقعات تازہ ہیں جو کچھ ہوا سارے قصبہ نے دیکھا، دیوبندیوں کی آنکھوں پر بھی عداوت کے سوا کوئی پٹی نہ تھی مگر ایسا سفید جھوٹ دن میں آفتاب کا انکار، دیوبندیوں کی کتابیں اسی طرح اکاذیب کا دفتر ہوتی ہیں۔(۱)

مبارکپور کی سنی زمین اور اتحاد پسند ماحول میں فضلائے دیوبند نے اختلاف وانتشار کا بیج بویا تھا مگر وہابیت پرستاروں نے اس اختلاف وانتشار کا موردالزام قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور حضور محدث اعظم ہند کو قرار دیا تھا۔ چنانچہ مقامع الحدیث ص ۷ پر ہے۔

''اغیار کے ان ایجنٹوں اور اتحاد اسلامی کے دشمنوں نے یہاں کی مسلم آبادی پر دانت تیز کردیئے ہیں اور کچھوچھہ ضلع فیض آباد سے بعض پیشہ ور پیر اور مصنوعی محدث آدھمکے اور مسلمانوں میں اختلاف وانتشار پھیلانے کی غرض سے آپ نے بریلی کی کفر ساز فیکٹری کے کفری گولے برسانا شروع کردیئے۔

متذکرہ بالا اکاذیب وہابیہ کا دنداں شکن جواب مولانا محبوب صاحب اشرفی نے بایں الفاظ دیا ہے:

''اہل اللہ کو گالیاں دینا تو دیوبندیوں کے ایمانی انوار ہیں مگر باشندگان مبارکپور پر آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ مسلمانوں میں یہ اختلاف وافتراق انہیں فضلائے دیوبند مولوی محمود، مولوی نعمت اللہ مولوی شکر اللہ نے پھیلایا ہے لہذا وہی اغیار کے ایجنٹ اور اتحاد اسلامی کے دشمن وغیرہ ہوئے علمائے اہلسنت کی طرف اس اختلاف کی نسبت کرنا دیوبندی رہبر کا سفید جھوٹ نمبر چار ہوا، مسلمانان اہلسنّت کی دینی درسگاہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم پر ان فضلائے دیوبند بڑے بڑے دانت تیز کردیئے سخت سخت حملے کرکے اس کو ہضم کرنا چاہا، اور یہ پرانا مدرسہ بہت کمزور حالت میں ہوگیا مگر مذہب اہلسنّت کی حقانیت اور اشرفی نسبت واراکین کا اخلاص تھا کہ مدرسہ معمولی حالت میں رہتے ہوئے بھی دینی خدمات انجام دیتا رہا الخ (۲)

(۱) العذاب الشدید ص ۲۴ تا ۲۶ (۲) ایضاً ۱۹

شیخ العلماء حضرت مولانا غلام جیلانی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت موصوف حضور صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ کے اجلہ تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف میں شیخ الحدیث کے منصب جلیل پر فائز المرام تھے مشائخ سلاسل کی بارگاہ میں جبیں سائی اور نیاز مندی کو دنیا و آخرت کی سعادت جانتے تھے، اپنے استاذ حضرت صدر الشریعہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے وقت موقع کی مناسبت سے چند ایسے جملے ارقام فرماتے ہیں جن سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی نظر میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی حیثیت مشائخ وصوفیاء کی انجمن جیسی تھی'' ان کو اپنا مخدوم اور آقا سمجھتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔

'' مخدومی سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی اور مخدومی صوفی سید حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ کا استقبال نہایت شاندار طریقہ پر کیا گیا اور رئیس الاصفیاء حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی قدس سرہ العزیز کے مرید تو مراد آباد ہی میں تھے اور کافی تعداد میں باہر سے آگئے تھے اسی وجہ سے ان کے استقبال کرنے والوں کی تعداد کافی تھی۔'' (۱)

حضور شیخ العلماء کے اس اقتباس پر حضرت مولانا عبد اللہ خاں صاحب عزیزی سابق پرنسپل دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی کا تبصرہ بھی بڑی اہمیت وافادیت کا حامل ہے حضرت مولانا عزیزی صاحب فرماتے ہیں:

'' رئیس الاصفیاء کا لفظ اپنی معنویت کے لحاظ سے کسی معمولی انسان کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا بلکہ ایسے بزرگ کیلئے اس کا اطلاق ہوگا جو دین و دیانت تقویٰ و پرہیز گاری، نیکی و پارسائی، سلوک الی اللہ کے اوصاف جمیلہ سے متصف ہو حضرت شیخ العلماء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ علی حسین میاں رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ لفظ استعمال کر کے ہم تمام لوگوں کو یہ ہدایت فرمانا چاہئے کہ ایسی ذات گرامی کے متعلق اپنی ذہنی وفکری جولانیوں کو صحیح سمت میں رکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہئے کیونکہ ان کی شان بہت بلند ہے کتنے اچھوں میں وہ اچھے ہیں کتنے برگزیدہ لوگوں میں وہ ایک اونچے انسان ہیں جبھی تو ان کو رئیس الاصفیاء کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔'' (۲)

قاضی شریعت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مبارکپوری علیہ الرحمہ:

حضرت مولانا عبد اللہ خاں عزیزی نے اپنے باوقار استاذ قاضی صاحب کا ارشاد اپنے مضمون میں اس طرح نقل فرمایا ہے۔

(۱) ماہنامہ اشرفیہ صدر الشریعہ نمبر ص ۱۸ (۲) مقالہ مولانا عزیز صاحب

'' محبوب یزدانی حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ .... کے خاندان کے چشم و چراغ بلکہ عاشق زار حضرت شاہ علی حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں'' ان کا تخلص اشرفی ہے عرف عام میں اشرفی میاں کہے جاتے ہیں جنہوں نے سلسلہ اشرفیہ کو بہت دور دور تک پھیلایا۔ یہ نہایت صوفی بزرگ، متقی پرہیز گار، اعلیٰ اقدار کے مالک، دین اسلام کے سچے خادم تھے، ان کے مریدین ومتوسلین خاصی تعداد میں مبارکپور کے قصبہ میں پائے جاتے ہیں، ان کی ذات اقدس کی طرف منسوب کر کے .... ہمارے قصبہ مبارکپور کا عظیم المرتبت ادارہ دار العلوم اشرفیہ ہے جس کو اب الجامعۃ الاشرفیہ کہا جاتا ہے اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اس ادارہ کے ابتدائی بانیوں میں شمار کئے جاتے ہیں انکا ربط و تعلق اس ادارہ کے ساتھ بہت گہرا ہے یہ خدا رسیدہ بزرگ تھے کہ لاکھوں کی تعداد میں ہند، بیرون ہند، ان کے ارادت مند پائے جاتے ہیں، ان کی باعظمت شخصیت کو دیکھ کر ہر شخص مرعوب ہو جاتا تھا، یہ بڑے وجیہہ اور خوبصورت تھے، آجکل ضلع بستی گونڈہ وغیرہ میں مولود پاک کی محفلوں میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کیلئے نہایت خوش الحانی کے ساتھ جو اشعار دہرائے جاتے ہیں اور مقطع میں اشرفی کا لفظ آتا ہے یہ حضرت شاہ علی حسین میاں رحمۃ اللہ علیہ ہیں یہ بہت عمدہ کلام لکھتے تھے، ان کی نعت میں جذبہ شوق سوز و درد، عشق ومحبت سرمستی وکیف کے اعلیٰ جذبات کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ ان کا قلب مبارک عشق رسول کے جذبہ سے سرشار تھا یہ ایک ولی کامل واکمل تھے'' (۱)

حضور حافظ ملت مولانا شاہ حافظ عبد العزیز صاحب محدث مراد آبادی علیہ الرحمہ:

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت محدث مراد آبادی علیہ الرحمہ کی جامع کمالات شخصیت محتاج تعارف نہیں حضرت ممدوح بھوجپور مراد آباد کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، حفظ قرآن حکیم کی سرمدی سعادت حاصل کرنے کے بعد، فقہ وفتاویٰ کے تاجدار، علم حدیث وفن تفسیر کے بحر زخار صدر شریعت، بدر طریقت مصنف بہار شریعت حضرت علامہ مولانا ابو العلاء امجد علی قدس سرہ کی بارگاہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے گئے جملہ علوم معقول ومنقول بکمال جانفشانی حاصل کئے، ابھی علوم ظاہری سے فراغت بھی نہ حاصل کی تھی کہ تزکیۂ نفس، تطہیر قلب کی طرف توجہ فرمائی اور قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ دست حق پر بیعت ہوئے غرضیکہ علم ظاہری کے ساتھ

(۱) حضرت مقالہ مولانا عزیز صاحب

ساتھ علم باطن میں بھی اوج کمال کو پہونچ چکے تھے، علوم شرعیہ کی تکمیل کے بعد دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم (مبارکپور) میں تدریسی خدمات کیلئے مدعو کئے گئے یہاں آکر آپ نے دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور کے عروج وارتقاء اور تحفظ وبقاء کی خاطر کارہائے نمایاں انجام دیئے، دارالعلوم اشرفیہ کی ترقی کا جذبہ اس لئے بھی زیادہ کارفرما تھا کہ اس ادارہ کو آپ کے پیرروشن ضمیر قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے خصوصی نسبت حاصل ہے حضور قطب ربانی نے بوقت تاسیس اس ادارہ کی تعمیری وتعلیمی ترقی کیلئے رقت آمیز لہجہ میں جو پراثر دعائیں کی تھیں وہ آج تک تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ بلکہ حضور حافظ ملت اپنے اجلۂ تلامذہ کے سامنے اس کو بارہا دہراتے کہ اشرفیہ کے ساتھ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی دعائیں شامل حال ہیں اس کو جو نقصان پہونچانے کی کوشش کرے گا وہ خسارہ اٹھائیگا اس میں پڑھنے والا کوئی بچہ نامراد نہیں ہوسکتا بلکہ علم و ہنر کے کسی نہ کسی شعبۂ میں ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ یہ جملے حافظ ملت اس وقت دہراتے جب کسی نکمہ طالبعلم کو کامیابی کے منازل کرتے دیکھتے، آج بھی وہ دینی ادارے جن کو اشرفیہ کی شاخ ہونے کا اعزاز وشرف حاصل ہے ان اداروں کے بانیان کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ادارے کو اشرفیہ کی شاخ اس لئے بنایا ہے کہ اس کے ساتھ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی دعائیں شامل ہیں ظاہر ہے کہ جب اصل خزان سے محفوظ ہے تو جو اسکی فرع ہے وہ بھی ہر خسارہ سے محفوظ رہیگی۔ غرضیکہ حافظ ملت اس ادارہ کی تعمیر نو میں اپنے تن من دھن سب کو قربان کردیا جو آج عالم اسلام میں الجامعۃ الاشرفیہ کے نام سے موسوم ہے۔

حافظ ملت جیسا صاحب فضل کمال اور مرد پاکباز جس سے مشرف بیعت حاصل کریں، اور جس کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہیں وہ مرشد ممدوح کوئی معمولی درجہ کا انسان نہیں ہوسکتا بلکہ حضرت مفتی شریف الحق صاحب امجدی کی زبان میں وہ کم ازکم اس حیثیت کا ضرور ہوگا۔

''حضرت کا حلیۂ جمال کا ہر نقش ونگار میرے دل ودماغ پر ثبت ہے، سبحان اللہ وہ نورانی اور دلکش چہرہ جس پر فردوس کی بہاریں قربان .... مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ نے انکے بارے میں فرمایا ہے:

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ پروردہ سہ محبوباں

''جس مجلس میں تشریف رکھتے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملاء قدس کا کوئی فرشتہ جلوہ گر ہے

جو دیکھتا ہوش خرد کھو بیٹھتا''۔(۱)

ایسی ظاہری وباطنی، صوری معنوی محاسن وکمالات کی جامع شخصیت سے حضور حافظ ملت مرید ہوئے تھے۔ شارح بخاری (مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ) رقمطراز ہیں۔

(اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) ''ایک بار اجمیر مقدس شاہجہانی مسجد کے منبر پر تشریف رکھ کر چند دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے جس کا اثر یہ ہوا کہ مسجد کے سارے حاضرین مرید ہوگئے، حضرت کے رومال میں عمامہ باندھا گیا، پھر اس عمامہ میں متعدد عمامے باندھے گئے حاضرین میں علماء ورؤساء اور امراء سبھی تھے۔ اس موقع پر حافظ ملت کے تمام رفقاء درس بھی مرید ہوئے تھے''(۲)

پرنسپل الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں،

''حافظ ملت نے مجھ سے ایکبار بیان فرمایا کہ حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں علیہ الرحمہ ہمارے زمانہ طالب علمی میں اجمیر شریف پہونچے ان کے پاس سلسلہ معمریہ تھا جس میں غوث اعظم تک صرف چار واسطے ہیں ہم چالیس رفقاء درس ایک ساتھ اس سلسلہ میں داخل ہوئے اور سلسلہ اشرفیہ میں طالب ہوئے بعد میں جب مبارکپور آیا اور یہاں حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی تشریف آوری ہوئی تو مجھے خلافت بھی دے دی، میں نے عرض کیا حضور! میں تو اس کا اہل نہیں فرمایا داد حق را قابلیت شرط نیست''(۳)

ایسا بھی نہیں کہ حضور حافظ ملت اپنے رفقاء درس کی دیکھا دیکھی صرف رواداری یا ناسمجھی میں اعلیٰ حضرت اشرفی سے مرید ہوئے تھے ہرگز نہیں بلکہ صدق دل سے پیر کی عظمت ومقام کو جان پہچان کر ہی ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا اس لئے ہمیشہ ایک طالب صادق کی طرح بارگاہ اشرفی میں عقیدت ومحبت کا خراج عقیدت پیش کرتے رہے بلکہ بڑے فخر سے اپنے تلامذہ کے پاس سلسلہ عالیہ اشرفیہ کی عظمت وخصوصیت بیان فرماتے ہیں، استاذی الکریم حضرت علامہ مصباحی صاحب رقمطراز ہیں۔

''۲۹ رصفر ۱۳۹۴ھ کو میں اور برادر گرامی مولانا عبدالمبین نعمانی سلسلہ قادریہ معمریہ میں داخل ہونے کیلئے حافظ ملت کے یہاں پرانے مدرسہ بعد ظہر حاضر ہوئے، اس سلسلہ میں طالب ہونے کا اشتیاق اس لئے تھا کہ حافظ ملت کے مرشد حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے غوث پاک تک صرف چار واسطے ہیں۔ حضرت حافظ ملت نے ہمیں سلسلہ معمریہ میں داخل کیا

(۱) ماہنامہ اشرفیہ رصدر الشریعہ نمبر ص ۸۵ ر(۲) ایضاً (۳) انوار حافظ ملت رماہنامہ اشرفیہ نومبر دسمبر ۹۲

اور فرمایا کہ شجرہ کی پابندی کرتے رہنا، میں جب سے بیعت ہوا کبھی شجرہ خوانی کا ناغہ نہ ہوا.........مزید فرمایا کہ بریلی شریف میں بھی یہ سلسلہ ہے مگر اس میں ایک زیادہ ہو جاتا ہے(۱)

حضرت حافظ ملت کے آخری جملہ پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے حضرت مصباحی صاحب فرماتے ہیں:

''اس جملہ کا میرے خیال سے کوئی رابطہ نہ تھا اس لئے میں نے یہی سمجھا کہ ہماری معلومات میں اضافہ کیلئے اپنے سلسلہ کی مزید ایک خصوصیت بتادی ہے۔.........مگر باہر آنے کے بعد مولانا نعمانی صاحب نے یہ بتایا کہ حضرت کے یہاں سلسلہ معمریہ میں داخل ہونے کیلئے آپ کے کہنے پر میں آگیا لیکن بار بار مجھے یہ خیال آتا تھا کہ یہ سلسلہ بریلی شریف میں بھی ہے اگر وہیں ہم اس سلسلہ میں داخل ہوتے تو بہتر ہوتا کہ سلسلہ بیعت اور سلسلہ طلب دونوں ایک ہی جگہ سے منسلک رہتے لیکن حضرت نے جب یہ فرمایا کہ وہاں ایک واسطہ زیادہ ہو جاتا ہے تو میرا انقباض دور ہو گیا اور خوشی ہوئی کہ اس طرح ایک واسطہ کم ہو گیا۔(۲)

ایک مرید کے رگ و پے میں اپنے پیر کی محبت کیسی روح فرسا ہوتی ہے اس دور افتادہ اور مشربی بالا دستی کے زمانہ میں چنداں بتانے کی ضرورت نہیں جب عوام وخواص کی اکثریت دین وسنیت پر مشربیت کو ترجیح دے رہی ہے، اپنے سلسلہ کے بالمقابل دوسرے سلسلہ کو ہیچ وکمتر دکھانا، انکے معائب بیان کرنا، دوسرے سلسلہ کے مشائخ کرام کی تحقیر وتذلیل کرنا سلسلہ کی بہت بڑی خدمت اور اپنے شیخ کی کمال محبت کی دلیل سمجھی جارہی ہے حالانکہ سلسلہ کی عظمت کا اظہار، سنیت پر مشربیت کی ترجیح اور ایک شیخ کو دوسرے پر تفوق وبرتری کی نعرہ بازی کسی جذبہ صادقہ اور دینی سعادت مندی کے تحت نہیں کی جاتی بلکہ اس میں بھی اپنے اغراض ومقاصد اور ذاتی منفعت کا حصول مضمر ہوتا ہے۔

اسکے برخلاف حافظ ملت کی بیعت وارادت کا سلسلہ اس عہد زریں سے وابستہ ہے جب علماء ومشائخ ایک دوسرے کے شیر وشکر تھے۔ خواہ کسی سلسلہ کا شیخ طریقت ہو کوئی بھی عالم اہلسنّت اس شیخ کی بارگاہ میں جبیں سائی اور نیاز مندی کو اپنی زندگی کی معراج تصور کرتے تھے اسی عہد رفتہ میں حافظ ملت قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے دامن کرم سے وابستہ ہوئے تھے اسلئے آپ بلاخوف تردید ولومۃ لائم ہر موقع پر اپنے احباب واَجلہ تلامذہ کے سامنے اپنے پیر روشن

(۱) انوار حافظ ملت رماہنامہ اشرفیہ نومبر ودسمبر ۹۲ (۲) ایضاً (۳) ایضاً

ضمیر کے ایسے فضائل ومناقب بیان کرتے جس سے آپ کی گہری وابستگی اور انتہائی عقیدت کا پتہ چلتا ہے گو کہ ان کی حیات وخدمات کے بیان کرنے میں سیرت نگاروں نے اس پہلو کو یکسر نظر انداز کر دیا تاہم حافظ ملت کے ارشد تلامذہ کے سامنے جب کبھی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور اشرفیہ کی بات چھڑتی ہے تو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی عظمتوں کی کہانی سناتے نہیں تھکتے جن کو انہوں نے حضور حافظ ملت سے سنکر اپنے نہاں خانہ دل میں محفوظ کر لئے ہیں۔ مفسر قرآن عظیم حضرت علامہ عبداللہ خاں صاحب عزیزی حافظ ملت کے جذبۂ محبت، عقیدت کیشی، اور اشرفی میاں کے ساتھان کی والہانہ دیوانگی کو بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں،

''۱۹۵۳ء میں مبارکپور اشرفیہ کی شہرت سنکر حضرت حافظ ملت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ان کی عظیم شخصیت سے بے حد متاثر ہوا ان کا تقویٰ وطہارت، پاکیزگی نفس اس قدر دلکش تھا کہ مسلسل چار سال تک اس دارالعلوم میں زیر تعلیم رہا اس طویل مدت میں حافظ ملت کی زبان مبارک سے خدا جانے کتنی مرتبہ حضرت اشرفی میاں کی تعریف وتوصیف کی سماعت کا موقعہ ملا جس سے ان کی عظمت وسیادت کا سکہ دل پر بیٹھ گیا۔ بڑے والہانہ انداز میں حافظ ملت جب شاہ صاحب کے اوصاف جمیلہ بیان فرماتے تو خود آپ پر بھی بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حضرت شاہ صاحب کے فضائل ومناقب جیسا حافظ ملت نور اللہ مرقدہ بیان کرتے تھے ویسا بیان میں نے کسی دوسرے سے نہیں سنا ہے اس میں تصنع بناوٹ کا شائبہ قطعی نہیں رہتا تھا بلکہ آپ کے دل کی صدا تھی جو آپ کے زبان مبارک سے کیف وسرور لئے نکل رہی تھی''(۱)

عنوان کی مناسبت سے ملفوظات حافظ ملت کا ایک اور اقتباس ھدیہ ناظرین کیا جاتا ہے اس اقتباس میں حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی سیرت وصورت، ولایت وبزرگی کی جہاں حسین تصویر پیش کی ہے وہیں ان تلخ تاریخی حقائق کی نقاب کشائی بھی کی ہے جو دن بدن پراسرار بنکر راز سربستہ ہوتے جارہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

''یہ مدرسہ اشرفیہ ہے اس پر بزرگوں کی نظر ہے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ ان کی ولایت میں کوئی شبہ نہیں ہے ان کی شان یہ تھی کہ ان کے چہرۂ مبارک پر نور کی بارش ہوتی تھی جہاں بیٹھ جاتے تھے ایک بھیڑ جمع ہو جاتی تھی۔ کیا ہندو کیا مسلمان تمام مذاہب والے دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے تھے۔ جب حضرت ایک مرتبہ اجمیر شریف تشریف لے گئے جمعہ کا دن تھا جمعہ کی نماز

(۱) مقالہ عزیز مطبوعہ ص ۳ تا ۴

پڑھائی پھر بعد نماز تقریر فرمائی اسکے بعد فرمایا کہ آج فقیر خواجہ کی بارگاہ میں بیعت کرنا چاہتا ہے جس کا جی چاہے اپنا ہاتھ دیدے یہ فرمانا تھا سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور تمام حاضرین فوراً داخل سلسلہ ہوگئے ایسا منظر اور ایسی مقبولیت تو میں نے دیکھی ہی نہیں۔ اجمیر شریف کے اسٹیشن پر میں نے دیکھا کہ حضرت لیٹے ہوئے ہیں نہ کسی سے کچھ کہنا نہ بولنا لیکن لوگ ہیں کہ جوق در جوق زیارت کیلئے چلے آرہے ہیں آپ حج سے واپس تشریف لائے تو بیمار ہوگئے تھے مجھے معلوم ہوا تو فوراً کچھوچھہ مقدسہ زیارت کیلئے حاضر ہوا حضرت نے دیکھتے ہی سب سے پہلے مدرسہ کے بارے میں دریافت فرمایا کہ مدرسہ چل رہا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور مدرسہ چل رہا ہے پھول رہا ہے پھل رہا ہے اس وقت ستر طلبہ کو تقریباً خوراک ملتی تھی اور جب حضرت بازار میں نئے مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کا تاریخی نام باغ فردوس ۱۳۵۳ھ ہے اور واقعی یہ باغ فردوس تو اس کی پہلی اینٹ رکھنے کے بعد فرمایا جو اس کی ایک اینٹ کھسکائیگا اللہ اسکی دو اینٹ کھسکائے گا‘‘(۱)

حافظ ملت علیہ الرحمہ کے اقتباس بالا پر حضرت مولانا عبد اللہ خاں صاحب عزیزی کا تبصرہ بھی پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے آپ فرماتے ہیں۔

’’حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ کے ملفوظات کے طویل اقتباس کا ایک ایک لفظ گہری عقیدت سے لبریز ہے اگر اسکا جائزہ لیا جائے تو یہ کہنے کیلئے مجبور ہونا پڑے گا کہ آپ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو تقرب الٰہی کے اونچے مقام پر فائز دیکھ رہے تھے۔ جبھی تو کبھی ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کی ولایت میں کوئی شبہ نہیں کبھی ان کی درویشانہ ادا کو بیان کرکے اپنے سرور قلب کا اظہار کرتے ہیں، کہیں فرماتے ہیں ایسا منظر اور ایسی مقبولیت تو میں نے دیکھی ہی نہیں یہ سب کلمات اپنے تاثرات کو بیان کرنے کیلئے استعمال فرماتے ہیں اور کھلم کھلا آپکی شخصیت کا اعتراف کرتے ہیں اور اس اعتراف میں آپ کے ادب کا پہلو یہ نظر آتا ہے کہ جب بھی آپ کو مخاطب کیا یا آپ کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا تو حضرت اور حضور کے علاوہ وہ الفاظ استعمال کئے جو تعظیم وتوقیر کیلئے ہوتے ہیں اگرچہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے تصوف کو اپنا میدان نہیں بنایا بلکہ قرآن وحدیث، فقہ وتفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ کی درس وتدریس میں اپنی پوری زندگی صرف کرڈالی لیکن اس صوفی بزرگ کے کردار وعمل سے اس طرح متاثر ہوئے کہ اپنے اخلاص کی پیشانی ان کی بارگاہ میں ہمیشہ جھکائے رہے اور آپ کی تعریف ومنقبت تاحیات کرتے رہے بلکہ حضرت اشرفی میاں

۱ ملفوظات حافظ ملت ص ۴۰، ۴۱، مقالہ مولانا عزیزی صاحب ۴، ۵

رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصیات جب اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان فرماتے تو اس سے آپ کے تعلق خاطر یا گہرے روابط کی جھلکیاں صاف نظر آتیں آپ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔

’’حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بڑی خصوصیتوں کے مالک تھے ان میں ایک خاصیت یہ تھی کہ آپ نہایت خوبصورت وجیہہ والے تھے اب تک آپ جیسا چہرہ دیکھنے میں نہیں آیا آپ کا لقب شبیہ غوث تھا، حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو عالم خواب میں دیکھنے والوں نے اس کی شہادت دی ہے اور شبیہ غوث ہونے کا اقرار کیا ہے حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے حسن وجمال کا بیان جس انداز سے کیا گیا وہ نہ صرف ان کی ذات پاک کے ساتھ قلبی لگاؤ کا اشارہ ہے بلکہ ایک ایسی شہادت ہے کہ اس کا انکار ایک معاند ہی کرسکتا ہے الخ۔(۱)

حضرت مولانا عبد اللہ خانصاحب عزیزی دام ظلہ

حضرت مولانا ممدوح موجودہ دور کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں آپنے دار العلوم اشرفیہ مبارکپور میں حافظ ملت کے زیر سایہ رہ کر علوم ظاہری وباطنی کی تکمیل کی ہے۔ اس طرح آپ کو حافظ ملت سے شرف تلمذ حاصل ہونے کے ساتھ بیعت، ارادت کا بھی اعزاز حاصل ہے کچھ دنوں دار العلوم اشرفیہ میں منصب صدارت پر فائز رہے، پھر دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی میں عہدہ صدارت پر فائز ہوئے وہاں کی مدت صدارت کی تکمیل کے بعد مدرسہ اسلامیہ رونا ہی ضلع فیض آباد میں ایک باکمال مدرس کی حیثیت سے تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔ جملہ علوم معقول، ومنقول میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں خصوصاً فن تفسیر میں ید طولیٰ حاصل ہے حضرت حافظ ملت سے مرید ہونے کے سبب سے اپنے دادا پیر قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور آپ کے خانوادہ کو بڑے ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں چنانچہ آپنے اس ضمن میں ایک مقالہ ’’بعنوان اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علمائے اسلام کی نظر میں‘‘ تحریر فرمایا ہے جو ایسے تلخ وشیریں حقائق پر مبنی ہے جس سے آپ کی حق گوئی، بے باکی اور اعلحضرت اشرفی میاں قدس سرہ سے وارفتگی، عقیدت، محبت اور جذبۂ دروں پر بین ثبوت فراہم ہوتا ہے ان کے مضمون سے میں نے جگہ جگہ استناد کیا ہے اب آخر میں ان کے حقیقت رقم قلم سے نکلے ہوئے چند جملے لکھکر اس عنوان کا سد باب کرتے ہیں حضرت مولانا عزیزی فرماتے ہیں۔

حضرت استاذ مکرم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ کی ذات اقدس پر

(۱) مکالہ مولانا عزیز صاحب ص ۵

میرے اصرار کے سبب بھرپور روشنی ڈالی اسی زمانے سے اس خدا رسیدہ بزرگ کی ذات والا سے گہری عقیدت رکھتا تھا۔ پھر متعدد مرتبہ حضرت مخدوم سمنانی کے مزار پرانوار پر حاضری کا شرف حاصل ہوا آستانہ عالیہ پر بیماروں، آسیب زدہ لوگوں کے ازدہام اور ان کی مستانہ وار حرکتوں اور جھوم جھام کو دیکھ کر نہ صرف دنگ رہ جاتا تھا بلکہ دل میں یک گونہ خوف و ہراس پیدا ہوتا تھا۔ حاضری کی اس سعادت سے بہرہ ور ہوکر ضرور حضرت شاہ علی حسین رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد انور پر بڑے شوق سے حاضر ہوتا تھا کیونکہ میرے دل کو سکون اور مجھکو قلبی اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ جہاں حضرت مخدوم کے پرجلال آستانہ سے میرے دل میں خشیت پیدا ہوتی تھی وہیں ان کے عاشق زار حضرت شاہ صاحب کے مرقد انور سے مجھ کو قلبی اطمینان حاصل ہوتا تھا۔

ہمارے ناظرین! غور فرمائیں کہ جس شخص کو اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل سے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کے ساتھ حسن عقیدت رہا ہو اور اس کے گہرے نقوش ذہن میں مرتسم ہوتے ہوں بھلا وہ زندگی کے کسی مرحلہ میں دھندلے پڑ سکتے ہیں؟ اگر علم النفس کے ماہرین کا یہ قول درست قرار دیا جائے کہ بچپن میں جو نقوش دل و دماغ میں مرتسم ہوتے ہیں ان کے مٹانے کی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی تو میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ حضرت اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت میری نہاں خانۂ قلب میں ایسی رچی بسی ہوئی ہے کہ اس کو مٹایا نہیں جا سکتا............

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب میرے اساتذہ میں وہ بزرگ ہیں جن کو محدثین کی اصطلاح میں ثقہ راوی قرار دیا جاسکتا ہے حالانکہ ان کے جرح و تعدیل کا معیار بہت بلند ہے۔ انہوں نے خود اس بات کی صراحت کی ہے کہ حضرت اشرفی میاں ایک بافیض بزرگ تھے متعدد بار اس حقیر کے روبرو ان کے فضائل و مناقب بیان کئے..........اور عصر حاضر کی ایک بزرگ ہستی نے انکا ذکر جمیل بے خودی کے عالم میں فرماتے رہے پھر کیسے ذہن و فکر متاثر نہ ہوتا۔ بلکہ زیادہ صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ گہرے نقوش کا نتیجہ ہے کہ میں سلسلہ اشرفیہ کا براہ راست ارادات مند نہیں ہوں یا بالفاظ دیگر اشرفیوں میں شمار کئے جانے کے لائق نہیں ہوں مگر جہانتک اشرفی شیدا کا معاملہ ہے میں عرض کرتا ہوں کہ میرا ذہن و فکر ابتدائے عمر سے ان کی عقیدت سے لبریز رہا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ استاذ کریم حضرت مولانا شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آقائے نعمت مرشد برحق حافظ ملت نور اللہ مرقدہ کے ارشادات عالیہ حضرت اشرفی میاں کے تعلق سے بارہا اپنے کانوں سے سنا ہے کیا میں اپنی سماعت پر اعتبار نہ کروں؟ یا اپنی سماعت پر اعتبار کروں اور پنے ان بزرگوں کے کلمات طیبات کو معاذ اللہ ظاہر رواداری یا سیاست کاری پر محمول کروں؟ یہ دونوں باتیں میرے نزدیک

درست نہیں ہیں اس لئے میں اپنے عرفان و یقین کی روشنی میں بلا خوف تردید یہ بات کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وجاہت اور سطوت کا یہ عالم تھا کہ ہمارے اساتذہ کرام اور ہمارے بزرگوں کی عقیدت و نیاز کی پیشانی نہایت فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ان کی بارگاہ میں جھکی ہوئی نظر آتی ہے۔

ولی را ولی می شناسد کے مقولہ کے مصداق اس بات کو یقین کر لینا چاہئے کہ حافظ ملت نور اللہ مرقدہ خود ولی تھے۔ اس لئے زندگی بھر حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کا ڈنکا پیٹتے رہے اب اگر کوئی اس کے باوجود اپنی کج فہمی یا ہٹ دھرمی سے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے خدارسیدہ ہونے کو تسلیم نہ کرے اور وہ یہ دعویٰ کرے کہ عام انسانوں کی سطح سے ایک بلند و بالا انسان نہیں تھے تو اسکے بارے میں صرف اتنی سی بات کہی جاسکتی ہے کہ توحید و خداپرستی، حیات بعد الممات، نبوت و رسالت، وحی الہام جیسے بنیادی عقائد کے انکار کرنے والے اسی زمین پر اور اسی آسمان کے نیچے پائے جارہے ہیں بلکہ انسان کی ذہنی و فکری گمرہی کا عجوبہ یہ ہے کہ کبھی اپنی محسوس ہستی کا انکار کر بیٹھا ہے اب اگر کوئی شخص ایسا موجود ہو جو اپنی خودرائی اور خودبینی کی بنا پر انصاف کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور ان کی نیکی و پارسائی کا انکار کر بیٹھے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے اس دنیا کے اندر اللہ کے نیک بندوں کو اپنے سیف قلم اور زبان سے تختہ مشق بنانے والوں کی کمی نہیں ہے البتہ اتنی بات اس موقع پر ضرور کہی جاسکتی ہے کہ ایسے بدنصیب انسان کتنے ہی اونچے درجہ پر پہونچ جائیں اور وہ دنیا کی دولت و ثروت کے مالک ہوجائیں خواہ بنی اسرائیلوں کی طرح انکے اوپر من وسلویٰ اترتا ہو خواہ انکی چابکدستیوں سے ان کو فتوحات غیبیہ حاصل ہوتے ہوں وہ بہر حال نیک طینت اور اچھی فطرت کے انسان تصور نہیں کئے جاسکتے۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی جماعت کے ان مشائخ واصفیاء کے زمرہ میں شامل ہیں جنکو تقرب الٰہی کا وہ مقام حاصل ہے جو خاصان خدا کیلئے ہے اور جنکے بارے میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی اجببته فکنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصره به ویده التی یبطش بها و رجله الذنی یمشی بهاو ان سألنی لاعطینه ولئن استعاذنی لا عیذنه صحیح البخاری ص۲۹۳ج۲

بندہ میرا تقرب نوافل کے ذریعہ برابر حاصل کرتا ہے یہانتک کہ میں اسکو محبوب بنالیتا

ہوں پھر اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگے تو اس کو میں ضرور عطا کروں گا اور اگر وہ میری پناہ ڈھونڈے تو میں اس کو ضرور پناہ دوں گا۔

تقرب الٰہی کا یہ اونچا مقام بڑی ریاضت و عبادت کے بعد بندہ کو ملتا ہے خدائے قدوس ایسے نیک بندے کے اعضاء و جوارح میں بڑی توانائی عطا فرماتا ہے اسکی قوت سامعہ ایسی قدسی آواز کو سنتی ہے جس کو دوسرے نہیں سن سکتے اس کی نگاہوں کے سامنے ایسی مخفی چیزیں ہوتی ہیں جن کو دوسرے نہیں دیکھ سکتے اس کے ہاتھ اللہ کے مظہر ہوتے ہیں وہ اپنے پیروں سے وہاں جا سکتا ہے جہاں عام انسانوں کی رسائی نہیں ہو سکتی ہے۔

میرے اپنے عقیدے کے مطابق حضرت شاہ علی حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقرب الٰہی کے اس بلند وارفع مقام پر پہونچ گئے تھے، یہی وجہ ہے وہ علمائے اسلام جن کی بصیرت میں کلام نہیں کیا جاسکتا ان کے وہ مرکز عقیدت تھے خلاصہ یہ ہے کہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علمائے اسلام کے نزدیک پسندیدہ اور برگزیدہ ہستیوں میں شمار کئے جاتے تھے اور صحیح روایتوں کے مطابق مجدد مأۃ حاضرہ امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنے شعر

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

میں ان کی مدحت سرائی کی ہے جس کی صداقت میں کلام نہیں کیا جاسکتا ہے انتہی!

آخر میں ہم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے ان خلفاء کی فہرست پیش کر رہے ہیں جو اپنے زمانے کی ممتاز شخصیتوں میں سے تھے ان کے خلفاء کی فہرست کا ملاحظہ کرنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نہ جانے کتنے محدثین، مفکرین، شیخ الاسلام والمسلمین کے مربی و آقا تھے۔ جن کے چشمۂ علم وفن سے دنیا کے گوشے گوشے کو سیرابی ملی۔ جن کی بارگاہ میں ہزاروں میل کی مسافت طئے کرکے علم و معرفت کے متلاشی زانوئے ادب طئے کرتے تھے۔ جن کی تنہا ذات جامعہ اور دار العلوم سے بھی زیادہ ملت اسلامیہ کیلئے نفع بخش رہی ہے۔

فہرست درج ذیل ہے:

سادات خلفائے کرام

☆ سید شاہ مولوی حکیم سید نذر اشرفی الجیلانی داماد برادر زادہ اعلیٰ حضرت بعطائے تاج و دلق و مثال خلافت چہار دہ خونوادہ میں مجاز و ماذون کئے گئے کچھوچھا شریف ضلع فیضا آباد۔

☆ سید شاہ فضل حسین اشرفی الجیلانی برادر عمزاد کو شرف بیعت سے قبول فرمایا، بیعت عثمانی میں داخل سلسلہ کیا۔

☆ سید شاہ غلام عباس اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ منصب علی سجادہ نشین کو اپنی بیعت میں قبول فرمایا بیعت عثمانی میں داخل سلسلہ کیا کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ ابو الحسن اشرفی الجیلانی ابن شاہ غلام عباس اشرفی الجیلانی کچھوچھا مقدسہ۔

☆ سید شاہ ممتاز حسین اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ محمد اصغر اشرفی الجیلانی کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ مرتضیٰ اشرف اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ محمد اصغر اشرفی الجیلانی کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ نوازش حسین اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ علی حسین عرف شاہ جوکھو کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ محمد جعفر اشرف اشرفی الجیلانی ابن مرشد الانام حاجی الحرمین شریفین سید شاہ ابو محمد اشرف حسین سجادہ نشین اشرف السمنانی کو بعطائے تاج و دلق و مثال خلافت شرف خلافت بخشا۔

☆ سید شاہ صفدر حسین صاحب اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ رفو حسین صاحب اشرفی عرف میاں پیر کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ اقبال حسین ابن سید شاہ یاور حسین صاحب سجادہ اشرفی جیلانی کو بعطائے تاج و دلق مجاز فرمایا گیا کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ افضل حسین اشرفی جیلانی ابن سید شاہ واجد حسین اشرفی جیلانی کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ شریف حسین اشرفی الجیلانی کچھوچھا شریف۔

☆ سید شاہ احسان علی اشرفی الجیلانی ابن آقا میاں اشرفی الجیلانی موضع دلہوپور ضلع بستی۔

☆ سید شاہ مصلح الدین ابن شاہ غلام حسین ابن شاہ احسان علی موضع دلہوپور۔

☆ سید شاہ شمس الدین اشرف الجیلانی ابن شاہ غلام حسین ابن شاہ احسان علی۔

☆ سید شاہ غلام حسین ابن شاہ احسان علی اشرفی الجیلانی کو بیعت عثمانی میں قبول فرمایا۔

☆ سید شاہ تجمل حسین ابن سید شاہ اکبر علی اشرفی الجیلانی صالح پور ضلع بستی۔

☆ سید شاہ مرتضیٰ حسین ابن سید شاہ تجمل حسین اشرفی الجیلانی صالح پور۔

☆ سید شاہ فضل حسین ابن سید شاہ تجمل حسین اشرفی الجیلانی کو بیعت عثمانی میں قبول فرمایا۔

☆ سید شاہ مولوی حسین اشرف اشرفی الجیلانی کو بیعت عثمانی میں قبول فرمایا، صالح پور۔

☆ سید شاہ عابد حسین ابن سید شاہ علی اشرف اشرفی جیلانی صالحپور، المخاطب بہ، عابد اللہ شاہ ۸ رصفر

۱۳۴۶ ہجری۔

☆ سید شاہ محمد انوار اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ غلام حضرت اشرفی الجیلانی ضلع بستی۔

☆ سید شاہ غلام سرور ابن سید شاہ غلام حضرت اشرفی الجیلانی موضع کرود ضلع بستی المخاطب بہ اظہار اللہ شاہ بعطائے تاج دولق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ سید شاہ زبیر احمد اشرفی الجیلانی ابن شاہ غلام سرور اشرفی الجیلانی۔

☆ سید شاہ محمد اشرف اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ غلام سرور اشرفی الجیلانی موضع کسرو ضلع بستی۔

☆ سید محمد سعید اشرف اشرفی الجیلانی عرف لالہ میاں، ابن شاہ رضا حسین اشرفی الجیلانی المخاطب سعید اللہ شاہ ۲۳/ ربیع الاول یوم دوشنبہ ۱۳۴۷ ہجری بعطاء تاج دولق و مثال خلافت مجاز ماذون فرمایا قصبہ جائس ضلع رائے بریلی۔

☆ سید شاہ نعمت اشرف اشرفی الجیلانی عرف جی میاں، ابن سید شاہ رزاق حسین اشرفی الجیلانی نبیرہ شاہ رفیع الدین صاحب سجادہ نشین المخاطب بہ نعمت اللہ شاہ بعطائے تاج دولق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے قصبہ جائس۔

☆ حکیم حافظ سید حاجی نیاز احمد اشرفی الجیلانی گلی قاسم جان دہلی المخاطب نیاز اللہ شاہ بعطائے تاج دولق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی المخاطب بہ محبوب اللہ شاہ ابن حافظ حکیم حاجی سید نیاز احمد صاحب اشرفی الجیلانی بعطائے تاج دولق مثالِ خلافت و عمل مقراض جملہ سلاسل میں مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ حکیم سید مختار احمد المخاطب بہ خطاب محب اللہ شاہ ابن حکیم حاجی حافظ سید نیاز احمد صاحب الجیلانی بعطائے تاج و دلق و مثال خلافت و عمل مقراض جملہ سلال میں مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ حکیم حاجی سید نثار احمد برادر حکیم حافظ سید نیاز احمد صاحب اشرفی الجیلانی گلی قاسم جان دہلی بعطائے تاج دولق و مثال خلافت جملہ سلاسل میں مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ حافظ سید انوار احمد اشرفی الجیلانی المخاطب بہ انوار اللہ شاہ ابن سید شاہ فخر الدین اشرفی بعطائے تاج دولق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید شاہ جعفر احمد اشرفی الجیلانی خلف سید احمد اشرفی الجیلانی گلی قاسم جان دہلی۔

☆ مولانا سید محمد ناصر ابن مولانا سید حمزہ اشرفی الجیلانی بعطائے تاج دولق مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے چھوڑی گراں، دہلی۔

☆ مولوی سید حمزہ اشرفی الجیلانی بعطائے تاج و دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے جوڑی گراں دہلی (۳۶) سید حاجی طاہر اشرف ابن حافظ حسین اشرفی الجیلانی چھوڑی والان دہلی۔

☆ سید شاہ سلطان اشرف ابن حافظ حسین اشرف اشرفی جیلانی بعطائے تاج و دلق چھوڑی والان دہلی۔

☆ سید شاہ محمد عاشر المخاطب بہ عشرۃ اللہ شاہ ابن مولوی سید عبد الغفور شہباز چھوڑی والان دہلی۔

☆ سید حاجی وصی اشرف اشرفی خلف حاجی علی اشرف المخاطب بہ وصیت اللہ شاہ چھوڑی والان دہلی۔

☆ سید حاجی ولی اشرف اشرفی خلف حاجی علی اشرف المخاطب بہ ولی اللہ شاہ چھوڑی والان دہلی۔

☆ سید حفیظ الدین صاحب نقوی البخاری جلالی المخاطب بہ حفیظ اللہ شاہ بعطائے تاج و دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید غلام معین الدین نقوی البخاری جلالی، اولاد حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت المخاطب بہ عنایت اللہ شاہ ابن سید حفیظ الدین صاحب نقوی البخاری بعطائے تاج و دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے، چھوڑی والان سڑک پریم زائن، یوم دوشنبہ ۱۰/ جمادی الاول ۱۳۴۶ ہجری۔

☆ سید شاہ رشید الدین احمد ابن سید شاہ امین الدین احمد سجادہ نشین آستانہ حضرت مخدوم الملک المخاطب بہ ارشاد اللہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت ۱۹/ محرم یوم دوشنبہ ۱۳۴۸ھ مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید حلام بھیگ نیرنگ المخاطب بہ فقیر اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ منوریہ معمریہ میں مجاز و ماذون فرمائے گئے، شنبہ ۷/ ذی قعدہ ۱۳۴۳ ہجری موضع دورانہ انبالہ وکیل عدالت ضلع انبالہ۔

☆ مولانا سید دیدار علی صاحب اشرفی الواری مفتی لاہور۔

☆ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد اشرفی ابن مولانا سید دیدار علی صاحب اشرفی لاہور۔

☆ سید عادل شاہ اشرفی ساکن قصبہ قصور لاہور بروز شنبہ ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۴۵ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و قصر اس سلسلۂ عالیہ چشتیہ قادریہ میں اجازت مرحمت فرمائی گئی۔

☆ سید محمد ضیاء الدین اشرفی ابن سید محمد شاہ حسینی البخاری کشمیری بتاریخ ۳/۵ ۱۳۴۵ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال ارشاد سجادہ نشین آستانہ حسینی بخاری مقرر کیا موضع جلال پور جٹاں ضلع گجرات۔

☆ سید محمد شاہ اشرفی ۱۵/ ذی الحجہ جلالپور جٹان، ضلع گجرات۔

☆ سید شاہ شمس الدین ابن قاضی سید نجم الدین المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت ۱۹/ محرم الحرام ۱۳۴۷ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے، محلّہ لودی کٹرہ پٹنہ۔

☆ سید مولوی مصباح الدین ابن سید مظہر علی المخاطب بہ سراج الاسلام ساکن قصبہ گلاوٹھی حال مقیم اورنگ آباد ضلع بلند شہر محلہ سادات، ۱۶/ رجب ۱۳۴۷ھ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید شاہ نظام الدین بمقام دہلی خلیفہ کئے گئے، موضع سارسہ تعلقہ آنند ضلع کھیڑا الملک احمد آباد گجرات۔

☆ سید شاہ حامد حسین عرف پیارے میاں المخاطب بہ صفات اللہ ابن سید شاہ صوفی مظہر حسین المخاطب بہ ظہور اللہ شعبان ۱۳۴۷ھ ہجری میں مجاز ماذون فرمائے گئے محلّہ بہاری پور بریلی۔

☆ سید شاہ فدا علی اشرفی جیلانی ابن سید شاہ مروان علی اشرفی جیلانی اولاد حضرت محبوب سبحانی

بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے محلّہ شاہ دانا بریلی۔

☆ مولوی سید مزاج احمد اشرفی بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۳۳ ہجری ابن سید وارث علی المخاطب بہ رضاء اللہ شاہ سہسوانی ٹولہ بریلی۔

☆ سید سراج احمد ابن سید وارث علی المخاطب بہ رضاء اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت ۱۳۳۳ ہجری میں مجاز و ماذون فرمائے گئے، محلّہ سہسوانی ٹولہ بریلی۔

☆ سید شاہ صوفی مظہر حسین المخاطب بہ ظہور اللہ شاہ اشرفی خاندان سادات نو محلّہ بہاری پور معماراں بانس بریلی۔

☆ سید مولوی نور الدین شاہ نبیرۂ سید مولوی نذیر علی صاحب فتحپور بسواں ضع بارہ بنکی قاضی ٹولہ بریلی وارد حال بریلی۔ بعطائے تاج دلق، و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ ڈاکٹر سید محمود علی اشرفی ابن سید کفایت علی انسپکٹر مذبح المخاطب بہ حامد اللہ شاہ قصہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت وارشاد ۲۱ر رمضان المبارک یوم پنجشنبہ ۱۳۴۷ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی حکیم سید محمد علی صاحب اشرفی ابن سید حاجی علی صاحب بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے سہسوان ضلع بدایوں۔

☆ مولوی سید غلام قطب الدین برھمچاری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے سہسوان ضلع بدایوں۔

☆ مولوی سید شاہ صلیح الدین احمد اشرفی المخاطب بہ اصلاح اللہ شاہ ابن شاہ ملیح الدین احمد سجادہ نشین آستانہ شریف کبیریہ سہسرام، بعطائے تاج دلق و مثام خلافت ۲۶ر جمادی الاخریٰ ۱۳۴۷ ہجری یوم دو شنبہ مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید شاہ علیم اللہ ابن سید علیم الدین صاحب جانشین آستانہ شریف کبیریہ سہسرام بہ عطائے تاج دلق و مثال خلافت ۲۶ر جمادی الاخریٰ ۱۳۴۷ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے سہسرام۔

☆ مولوی حاجی حافظ سید وصی الدین احمد المخاطب بہ خطاب ثناء اللہ شاہ خلف مولانا شاہ محمد شفیع صاحب محلّہ مُبارک گنج سہسرام

☆ سید نذیر الحق المخاطب بہ انور اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت سلسلۂ عالیہ منوریہ معمریہ چشتیہ نظامیہ قادریہ میں مجاز و ماذون فرمائے گئے، موضع گریسی ڈاک خانہ موہنا ضلع چاٹگام بنگال۔

☆ سید محمد سلیم المخاطب بہ سلیم اللہ شاہ جوگری ضلع اعظم گڑھ۔

☆ سید عبد الرحمٰن المخاطب بہ رحمۃ اللہ ابن سید عبد المجید ساکن موضع چک معظم عرف مجنوں پور بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض ۲۵ر ذی الحجہ یوم سہ شنبہ ۱۳۴۷ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ دانش علی المخاطب بہ فراست اللہ شاہ ۲۵ر ذی قعدہ شنبہ ۱۳۵۳ ہجری موضع اڑبرا ڈاکخانہ کہروا ضلع مالدہ ملک بنگال،

☆ مولوی حافظ سید محمد شاہد ابن مولانا فاخر سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل المخاطب بہ ناظر اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے دائرہ شاہ اجمل الہ آباد۔

☆ مولوی سید محمد ابراہیم صاحب بخاری ولد سید حاجی خدا ایزدی مرزا پور اسٹیٹ کلکتہ۔

☆ مولانا صدر الافاضل حکیم حافظ محمد نعیم الدین المخاطب بہ نعیم اللہ شاہ ابن مولانا معین الدین صاحب بعطائے تاج دلق و مثال خلافت دو شنبہ ۱۸ر ذی الحجہ ۱۳۲۶ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے محلّہ چوکی حسن خاں مراد آباد۔

☆ مولوی حافظ حکیم سید نسیم الدین صاحب ابن مولوی نعیم الدین صاحب ۱۸ر جمادی الاول ۱۳۴۶ ہجری یوم دو شنبہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید شاہ رحمٰن المخاطب بہ رحمۃ اللہ شاہ ابن سید شاہ شمس الدین قاضی سجادہ نشین آستانہ سید السادات سید حسام الدین زنجانی پونہ خلیفہ خاص حضرت شاہ جہانگیر اشرف رحمۃ اللہ علیہ یکم رجب آپ کو بعطائے تاج دلق و مثال خلافت ۷ر ذی قعدہ ۱۳۴۶ ہجری مجاز و ماذون فرمایا۔

☆ سید رضوان ال مخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ ابن حضرت مولانا حاجی عبد الرحمٰن بخاری سوتی بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض سلسلۂ عالیہ قادریہ منوریہ معمریہ میں ۱۰ر صفر یوم شنبہ کو مجاز و ماذون فرمایا، پونہ۔

☆ مولوی سید احمد الرحمٰن ابن سید اصحاب الدین ساکن گڑسی ضلع چاٹگام ۲۴ر جمادی الاخریٰ یوم پنجشنبہ ۱۳۴۲ ہجری بعطائے تاج و دلق و مثال خلافت اجازت بمقام مراد آباد بر مکان مولانا نعیم الدین صاحب مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید مولوی حکیم جعفر علی اشرفی ابن حضرت سید زین العابدین صاحب عیدروسی سجادہ نشین درگاہ کلاں خانقاہ عیدروسیہ محلّہ سید واڑہ سورت بروز سہ شنبہ بتاریخ ۹ر ذی الحجہ ۱۳۴۶ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت سلسلۂ عالیہ قادریہ منوریہ معمریہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ نظامیہ میں مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ سید شاہ محمد ابن سید حسین علی شاہ المخاطب بہ مزمل اللہ شاہ بروز سہ شنبہ بتاریخ ۱۸ر ذی قعدہ ۱۳۴۹ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض سلسلۂ عالیہ قادریہ اشرفیہ چشتیہ نظامیہ میں مجاز و ماذون فرمائے گئے، لاہور۔

☆ سید محمد رضوان المخاطب بہ محبوب اللہ شاہ ابن سید عبد الرحمٰن رضوی بخاری اشرفی بتاریخ شب بست و نہم ماہ ذی قعدہ شب جمعہ ۱۳۴۶ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض سلاسل عالیہ قادریہ اشرفیہ و چشتیہ و قادریہ منوریہ معمریہ شطاریہ میں مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

خلفائے کرام طبقۂ علماء

فہرست خلفائے کرام جو طبقۂ علماء سے مخصوص ہیں، اسماء مبارکہ خلفاء عظام مع خطابات ہدایت و کیفیت و سکون

☆ مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب جندی المخاطب بہ حکیم اللہ شاہ محلّہ مشائخان بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض خلافت جمیع سلاسل عطا فرمائی گئی ۲۷/ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ ہجری میں مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی احمد مختار صدیقی ابن مولوی عبد الحکیم صاحب المتخلص بہ جوش، بعطائے تاج دلق و مثال خلافت ۳۰/ شوال ۱۳۴۳ھ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی عبد العلیم صاحب اشرفی بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولانا عبد الغنی صاحب ابن مولانا برکۃ اللہ بتاریخ ۲۴/ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ ہجری حال مدرس سیالکوٹ بلاس سیالکوٹ بعطائے تاک دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے، ساکن موضع پوگراں ڈاکخانہ گڑھی حبیب اللہ خاں۔

☆ مولوی محمد فاخر صاحب ابن مولانا حاجی جان بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے، دائرہ شاہ آل جمل الہا آباد۔

☆ مولوی عبدالحی صاحب اشرفی المخاطب بہ حیات اللہ شاہ ابن مولانا عبد اللطیف برادر جناب مولانا وصی احمد صاحب، محدث سوتی بعطائے تاج دلق و مثال خلافت سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ منوریہ معمریہ میں شرف خلافت عطا ہوا، ساکن پیلی بھیت۔

☆ مولوی محمد اکرام الحق اشرفی ابن فضل حق انصاری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت ۲۷/ صفر یوم پنجشنبہ ۱۳۱۴ھ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے، گنگوہ شریف ضلع سہارنپور۔

☆ مولوی اعجاز جہاں گنگوہ شریف ضلع سہارنپور۔

☆ مولوی قاضی ایوب حسن اشرفی بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے، بسولی محلّہ قاضیان ضلع بدایوں۔

☆ مولوی محمد یونس ابن حافظ اسرار حسن سنبھلی خطاب بحر الاکمال، بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے، ۱۳۴۷ھ ہجری۔

☆ مولوی ابوذر صاحب اشرفی بنی اسرائیلی ابن مولانا مفتی عبد السلام صاحب بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی حافظ ذاکر حسین ابن حافظ امیر حسین المخاطب ذکر اللہ شاہ بعطائے تاج دلق مجاز و ماذون فرمائے گئے سنبھل ضلع مراد آباد۔

☆ مولوی محمد عمر المخاطب بہ فاروق اللہ شاہ ابن محمد صدیق صاحب ۱۸/ ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۱۳۴۲ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت۔

☆ مولوی وراثت حُسین امام جامع مسجد المخاطب بہ سید اللہ شاہ ذکاوت حسین ۱۱/ رجب ۱۳۵۱ھ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے، سنبھل، محلّہ شیخ سرائے۔

☆ مولوی شیخ عبد الحفیظ المخاطب بہ حفظ اللہ شاہ ابن مولانا شیخ عبد المجید ۱۲/ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری بمقام ہاپوڑ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔ آنولہ ضلع بریلی۔

☆ مولانا الحاج شیخ عبد المجید اشرفی المخاطب بہ عزت اللہ شاہ ابن عبد الکریم ۲۴/ ذی قعدہ یوم یکشنبہ ۱۳۱۴ھ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض سلاسل قادریہ اشرفیہ و چشتیہ اشرفیہ و قادریہ منوریہ معمریہ میں مجاز و ماذون فرمائے گئے، قصبہ آنولہ، بریلی بمقام کن۔

☆ مولانا حامد رضا خاں خلف اکبر مولانا احمد رضا خاں بریلوی سلسلۂ منوریہ معمریہ ۲۴/ ربیع الثانی بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی حاجی کبیر الدین ابن مولوی حکیم ابراہیم صاحب مرحوم محلّہ روہیلی ٹولہ بریلی کہنہ، بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی محمد یوسف فقیہ ابن شرف الدین فقیہ المخاطب بہ صدیق اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے، موضع سوداگراں بھمڑی ضلع تھانہ۔

☆ مولوی احمد حسن المخاطب بہ محمود اللہ شاہ ابن مولوی محمد حسین صاحب طلسمی پریس خیر نگر میرٹھ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت ۵/ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ ہجری یوم سہ شنبہ سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ میں مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی عارف اللہ المخاطب بہ عرفان اللہ شاہ ابن مولوی حبیب اللہ ۱۲/ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ہجری یوم شنبہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے جامع مسجد خیر نگر میرٹھ۔

☆ مولوی مجید الدین المخاطب بہ ولی اللہ شاہ ابن علامہ اجیر الدین محدث سجادہ نشین خاندان ۲۹/ جمادی الاول یوم پنجشنبہ ۱۳۵۲ھ ہجری بمقام دہلی بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے قصبہ تجارہ ریاست الور، راجپوتانہ۔

☆ مولوی بشیر حسین المخاطب بہ بشارت اللہ ابن مولوی احمد حسین بعطائے تاج دلق و مثال خلافت سلسلۂ چشتیہ قادریہ اشرفیہ رضائیہ میں ۱۰/ جمادی الاول جمعہ ۱۳۵۲ھ ہجری مجاز و ماذون فرمائے گئے حویلی کلو خواص چتلی قبر دہلی۔

☆ مولوی مشتاق احمد صاحب اشرفی ابن حافظ نواب محمد دہلوی المخاطب بہ عاشق اللہ شاہ بعطاء تاج دلق ومثال خلافت مجاز وماذون فرمائے گئے، ۱۳۴۶ ہجری دہلی۔

☆ مولوی محمد رضوان اشرفی المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ ابن حضرت مولانا حاجی عبدالسبحان صاحب غازی پوری بعطائے تاج دلق ومثال خلافت سلسلۂ قدریہ منوریہ معمریہ ۱۰؍صفر یوم شنبہ ۱۳۴۷ ہجری میں مجاز وماذون فرمائے گئے موضع تھہیا ڈاکخانہ خاص ضلع غازی پور۔

☆ مولوی عبدالغفار اشرفی ابن محمد اسماعیل بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت وعمل مقراض سلسلۂ عالیہ قادریہ اشرفیہ معمریہ میں مجاز وماذون فرمائے گئے، ۱۴؍ذی قعدہ ۱۳۳۴ ہجری، دھوی ڈاکخانہ روگی۔

☆ مولوی نور محمد اشرفی ابن جھنا خاں المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ بتاریخ ۹؍جمادی الاول ۱۳۴۷ ہجری یوم چہار شنبہ بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت مجاز وماذون فرمائے گئے، کرمال ڈاکخانہ کوٹ حیات ضلع شیخ پورہ۔

☆ مولوی چاند میاں ابن حسن میاں ساکن برودہ المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت ۱۶؍ذی الحجہ ۱۳۴۶ ہجری مجاز وماذون فرمائے گئے۔

☆ ابو البرکات مولوی احمد اشرفی بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت میں مجاز وماذون فرمائے گئے المخاطب بہ حامد اللہ شاہ محلّہ نواب پورہ الور۔

☆ مولوی رکن الدین اشرفی ابن مولوی انوار الحق بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت بتاریخ ۹؍ذی الحجہ سہ شنبہ ۱۳۴۷ ہجری میں مجاز وماذون فرمائے گئے، سکینہ قدیم شہر دہلی وارد حال بھرت پور محلّہ چاند باغ،

☆ مولوی محمد خلیل الرحمٰن اشرفی ابن شیخ توحید حسن صاحب بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت سلسلۂ عالیہ قادریہ منوریہ معمریہ میں ۱۲؍ذی قعدہ ۱۳۴۱ ہجری میں مجاز وماذون فرمائے گئے، قصبہ بارہ، ضلع پٹنہ۔

☆ مولوی ابو رزاق ریاض النور صدیقی ابن حافظ عبدالشکور المخاطب بہ محامد اللہ شاہ اشرفی بروز جمعہ ۱۲؍ذی الحجہ ۱۳۴۶ ہجری بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت وسلسلۂ عالیہ قادریہ منوریہ وقادریہ جلالیہ اشرفیہ وچشتیہ نظامیہ اشرفیہ میں مجاز وماذون فرمائے گئے، ٹونک حال مقیم بمبئی ناظم مدرسہ ذکریا مسجد۔

☆ مولوی شیخ دین محمد المخاطب بہ اسلام اللہ شاہ ابن شیخ برخوردار مرحوم بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت وعمل مقراض سلسلۂ چشتیہ نظامیہ وقادریہ جلالیہ اشرفیہ وسلسلۂ قادریہ منوریہ معمریہ میں مجاز وماذون فرمائے گئے بتاریخ ۲۳؍ذی قعدہ یوم دوشنبہ ۱۳۴۶ ہجری سکنہ قدیم اعظم گڈھ۔

☆ حکیم مولوی شیخ غلام محی الدین انصاری محلّہ گمٹی بازار لاہور بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت مجاز وماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی عبدالاحد المخاطب بہ واحد اللہ شاہ ابن حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سوتی بمقام

کولکتہ بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت جمیع سلاسل میں کم شعبان ۱۳۲۵ ہجری مجاز وماذون فرمائے گئے، سکینہ قدیم پیلی بھیت حال مقیم لاہور۔

☆ مولوی عبداللہ شاہ پشاوری العلوی ابن مولوی امیر حمزہ بتاریخ ۲۶؍جمادی الاول یوم جمعہ بعطائے تاج ودلق ومثال خلافت بمقام لاہور مشرف بخلافت ہوئے، لاہور۔

☆ مولوی متین الرحمٰن ابن محمد واصل ساکن چناپارہ ضلع چاٹ گام ۵؍جمادی الاول ۱۳۴۴ ہجری میں بعطائے تاج دلق ومثال خلافت مجاز وماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی اکرام علی اشرفی المخاطب بہ عطاء اللہ شاہ ابن شیخ نور علی بعطائے تاج دلق خلافت ۱۱؍رمضان المبارک یوم جمعہ ۱۳۴۰ ہجری میں مجاز وماذون فرمائے گئے موضع سید باڑی، ڈاکخانہ انگوتھ ضلع چاٹگام۔

☆ مولوی محمد شمس الہدیٰ المخاطب بہ ضیاالاسلام بعطائے تاج دلق ومثال خلافت ۹؍ربیع الاول ۱۳۵۱ ہجری میں مجاز وماذون فرمائے گئے، موضع بختیار پور ضلع چاٹگام۔

☆ مولوی شیخ منور علی ولد عقیل الدین المخاطب بہ نور الہدیٰ بعد عمل مقراض عطائے تاج دلق ومثال خلافت مجاز وماذون فرمائے گئے، ۱۵؍رجب بروز چہار شنبہ ۱۳۴۶ ہجری پوسٹ سنگامنڈی ضلع کرلا۔

☆ مولوی شیخ ابو القاسم انبر علی نیاز المخاطب بہ قاسم العرفان بعطائے تاج دلق ومثال خلافت مجاز وماذون کئے گئے ۱۳؍رجب چہار شنبہ ۱۳۴۷ ہجری موضع مھیس پور ڈاکخانہ رام موہن بازار۔

☆ مولوی شیخ عبدالاحد ابن نور محمد خطاب عالم التوحید بعطائے تاج دلق ومثال خلافت وعمل مقراض خلیفہ ہوئے، ۱۳؍رجب چہار شنبہ ۱۳۴۷ ہجری بشن ور ڈاکخانہ کوہی ضلع پنرا۔

☆ مولوی عبدالستار ابن عبدالمجید المخاطب بہ سائر الاسرار بعطائے تاج دلق ومثال خلافت مجاز وماذون فرمائے گئے جعفر نگر ڈاکخانہ جوڑی ضلع سلہٹ ۱۵؍رجب یوم جمعہ ۱۳۴۷ ہجری۔

☆ مولوی محمد حسین ابن واحد علی المخاطب بہ محمود اللہ باقی پور پوسٹ اسمولی ضلع مراد آباد بعطائے تاج دلق ومثال خلافت وعمل مقراض خلیفہ ہوئے۔

☆ مولوی شیخ مظہر اسلام المخاطب بہ اسرار اللہ شاہ انبر تشی بیوپاری ساکن نوگاؤں پوسٹ کملاساگر ضلع پڑہ۔

☆ مولوی قمر الدین المخاطب بہ نور اللہ شاہ ابن شیخ نصیر الدین قریشی بعطائے تاج دلق ومثال خلافت وقمیص خلیفہ ہوئے ۲۳؍شوال پنجشنبہ ۱۳۴۷ ہجری۔

☆ مولوی شیخ عبدالعزیز المخاطب بہ شرف اللہ شاہ ابن حافظ احمد یعقوب محلّہ سکراول باندہ بعطائے تاج ودستار دلق وعمل مقراض یکم ذیقعدہ ۱۳۴۷ ہجری میں مجاو ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی شیر محمد المخاطب بہ اسد اللہ شاہ جی ساکن ضلع کاشن پور پور سرحد پنجاب بعطائے تاج دلق وعمل مقراض ومثال خلافت مجاز وماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی شیخ حفیظ اللہ ابن شیخ دین محمد المخاطب بہ اسلام اللہ شاہ بعطائے تاج دلق وعمل مقراض و

مثال ارشاد، ۵/ ذی الحجہ یوم چہار شنبہ ۱۳۴۷ ہجری سلاسل قادریہ جلالیہ، اشرفیہ و سلسلہ منوریہ معمریہ چشتیہ میں خلیفہ ہوئے مبارک پور ضلع اعظم گڈھ۔

☆ مولوی شیخ محمد یوسف ابن شیخ کریم بخش المخاطب بہ صدیق اللہ شاہ ساکن قصبہ مبارکپور محلّہ حیدر آباد ضلع اعظم گڈھ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض خلافت سلاسل قادریہ جلالیہ اشرفیہ منوریہ معمریہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ میں بماہ ۵/ ذی الحجہ چہار شنبہ ۱۳۴۷ ہجری عطاء ہوئی۔

☆ مولوی مست جمال ابن حافظ محمد علی المخاطب بہ محاسن اللہ شاہ ساکن رسول پور شریف ضلع جالندھر بعطائے تاج دلق و عمل مقراض ۲۹/ محرم ۱۳۴۸ ہجری میں مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی محمد عبدالکریم ابن شیخ علاء اللہ المخاطب بہ اکرم اللہ شاہ ساکن موضع ہنسور ضلع فیض آباد ۲۹/ محرم دو شنبہ ۱۳۴۸ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض خلیفہ ہوئے۔

☆ مولوی عبدالرشید خاں ابن عظمت اللہ خاں المخاطب بہ ارشاد للہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثالِ خلافت سلسلہ قادریہ مخصوص بسلسلہ قادریہ منوریہ معمریہ میں ۱۰/ ربیع الاول یوم جمعہ ۱۳۴۸ ہجری مجاز و ماذون فرمایا محلّہ زیدون فتحپور ہسوہ۔

☆ مولوی ابو العرفان محمد عارف حسین ابن حاجی عبدالرحمن بعطائے تاج دلق ۱۳/ ربیع الاول ۱۳۴۸ ہجری یوم دو شنبہ میں خلیفہ ہوئے دہلی دروازہ علی مسجد خطاب عرفان اللہ شاہ عطا ہوا۔

☆ مولوی شیخ اظہار الحق ابن شیخ علی حسین المخاطب بہ اظہار اللہ شاہ ساکن موضع امیلہ کیس ڈاکخانہ ضامن ضلع حیات گاؤں یکم رجب دو شنبہ ۱۳۴۳ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت سلسلۂ قادریہ اشرفیہ چشتیہ اشرفیہ و قادریہ منوریہ معمریہ میں خلیفہ کیا۔

☆ مولوی نذیر احمد ابن نصیر علی خطاب خادم الامت بعطائے تاج دلق و مثال خلافت یکم رجب روز سہ شنبہ ۱۳۴۸ ۱۳۴۸ ہجری بسلسلۂ قادریہ اشرفیہ چشتیہ اشرفیہ و قادریہ منوریہ معمریہ میں خلیفہ کیا شہ رنگا انفورہ ضلع چاٹگام۔

☆ مولوی عبدالحکیم المخاطب بہ حکمت اللہ شاہ ابن مولوی عبدالحکیم ساکن موضع بہراں تھاہ پور ڈاکخانہ اترہ ضلع باندہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت، دو سلسلہ قادریہ اشرفیہ منوریہ چشتیہ اشرفیہ ۶/ رجب یکشنبہ ۱۳۴۸ ہجری۔

☆ مولوی محمد عظیم الدین ابن منشی غلام عبدالکریم المخاطب بہ صدر اللہ شاہ ساکن موضع پورہ متصل سکندر پور ضلع بلیا، بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے، ۱۹/ شعبان ۱۳۴۸ ہجری۔

☆ مولوی محمد علی ابن عبداللہ شاہ المخاطب بہ محمود اللہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت سلسلۂ چشتیہ میں مجاز و ماذون کیا ساکن موضع گڈھا ضلع فریدپور ڈاکخانہ بیدار گنج بنگال۔

☆ مولوی مقصود علی ابن ثابت عالی بعطائے تاج دلق و مثال مجاز و ماذون کئے گئے ساکن موضع ..... پوسٹ خاص ضلع دیاگا بنگال۔

☆ مولوی شاہ محمد قائم حسین سراجی داناپوری المخاطب بہ قیام اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و عمل مقراض و مثال خلافت جمیع سلاسل میں خلیفہ کے گئے داناپور ۲۹/ محرم ۱۳۴۸ ہجری۔

☆ شیخ عبدالنبی محمد عزیز اللہ ابن مولوی عظیم اللہ المخاطب بہ شرف اللہ شاہ خلافت سلسلۂ قادریہ اشرفیہ و چشتیہ اشرفیہ منوریہ معمریہ ۱۰/ ربیع الاول ۱۳۲۵ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون کیا گیا موضع پور ڈاکخانہ جگر منگرل ضلع بیلی ملک بنگال۔

☆ مولوی محمد مصلح الدین ساجد الحق بعطائے تاج دولق و مثال خلافت و عمل مقراض خلیفہ ہوئے بکسر اجوڑی ضلع سلہٹ بنگال۔

☆ شیخ مولوی عبدالواجد المخاطب بہ فضل اللہ شاہ ابن امید علی ساکن موضع بندر گنج ضلع فرید پور بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض بسلسلہ قادریہ اشرفیہ منوریہ معمریہ خلیفہ کئے گئے ۱۸/ رمضان ۱۳۴۸ ہجری۔

☆ مولوی عبدالعزیز ابن حسیب اللہ المخاطب بہ عبد المصطفیٰ محلّہ افغانان رانی کھیت بعطائے تاج دلق و عمل مقراض و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے بعطائے بمقام کشائیں گنج۔

☆ مولوی شیخ نظام الدین ابن شیخ حکیم بخش المخاطب بہ نظام اللہ شاہ ساکن موضع ممولا ضلع بدال ملک بنگال ۲۲/ ذی الحجہ یوم جمعہ سلسلہ میں بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی محمد شریف المخاطب بہ شرافت اللہ شہ ابن نور علی مرحوم بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض ۲۶/ ربیع الاول ۱۳۱۹ ہجری میں مجاز و ماذون فرمائے گئے سہسرام ضلع آرہ۔

☆ مولوی محمد افتخار الحق ابن محمد انصار الحق ساکن سرابا ۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ ہجری میں بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ مولوی محمد یحیٰ ابن مولوی محمد یٰسین المخاطب بہ حیات اللہ شاہ ساکن موضع پورہ سکندر پور ضلع بلیا ۵/ جمادی الثانی ۱۳۳۹ ہجری مقام ڈالی گنج میں خلیفہ ہوئے۔

☆ مولوی محمد حبیب الرحمن ابن عبدالمنان المخاطب بہ حجت اللہ شاہ سلسلہ منوریہ معمریہ میں بالخصوص اور کل سلاسل میں مجاز و ماذون کئے گئے، دھام نگر ضلع بالا سور ۱۹/ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۹ ہجری۔

☆ مولوی شیخ شمس الہدیٰ المخاطب بہ ضیاء الاسلام ابن محمد امجد علی صاحب مفتی الہند ۲۹/ ذی الحجہ دو شنبہ ۱۳۳۹ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے، کریم الدین پور گھوسی ضلع اعظم گڈھ۔

☆ مولوی عبدالرؤف المخاطب بہ رافت اللہ شاہ ابن شیخ احمد ساکن التفات گنج ۳؍رجب ۱۳۵۰ ہجری یوم پنجشنبہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ مولوی شیخ نصیر الدین ابن مولوی معبود بخش المخاطب بہ ناصر الاسلام چشتیہ قادریہ و منوریہ معمریہ میں ۱۳؍ذیقعدہ ۱۳۵۰ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون کئے گئے جیت پور۔

☆ مولوی ضیاء الدین ابن مولوی سراج الدین المخاطب بہ نور اللہ شاہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون کئے گئے سرائے بول موہن موضع لالہ نگر ۲۹؍محرم ۱۳۰۹ ہجری یوم یکشنبہ

☆ شیخ یوسف احمد ابن علی جان المخاطب بہ جمال اللہ شاہ ساکن موضع لالہ نگر ضلع چاٹگام ۹؍ربیع الاول پنجشنبہ ۱۳۵۱ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ مولوی شیخ صالح احمد ابن تاج الدین المخاطب بہ صلاح اللہ شاہ ساکن کھپریل ضلع چاٹگام ۹؍ربیع الاول پنجشنبہ ۱۳۱۵ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ مولوی شیخ عبدالحمید المخاطب بہ فقیر اللہ شاہ ابن عبدالکریم ۲؍رجب سہ شنبہ ۱۳۴۳ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی عبدالغفار ابن محمد اسماعیل ۲۲؍ذی قعدہ یوم یکشنبہ ۱۳۴۶ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ مولوی حافظ ذاکر حسین ابن حافظ احمد حسین المخاطب بہ ذکر اللہ شاہ ۱۳؍ربیع الاول ۱۳۴۷ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے مراد آباد۔

☆ مولوی نور محمد المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ ابن چھتا خاں ۱۳؍ربیع الاول ۱۳۴۷ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت و عمل مقراض مجاز و ماذون فرمائے گئے، مراد آباد۔

☆ مولوی نور محمد المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ ۹؍جمادی الاولیٰ ۷؍جمادی الاول ۱۳۴۷ ہجری میں بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے شیخوپورہ پنجاب۔

☆ مولوی عبدالحق صدیقی المخاطب بہ حق اللہ شاہ ابن حاجی وزیر علی صدیقی گنگوہی دیوبند ۹؍ربیع الاول ۱۳۵۱ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ مولوی شیخ عثمان علی المخاطب بہ خادم الاسلام ابن شیخ رؤف میاں، شہر سلچر ملک آسام ۶؍رجب ۱۳۵۱ ہجری یوم شنبہ بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے۔

☆ مولوی ابوالخیر فصیحی ابن مولوی محمد امانت اللہ ۲؍دس صفر ۱۳۵۲ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے، روئی منڈی غازی پور۔

☆ مولوی علی محمد المخاطب بہ حب اللہ شاہ ابن یوسف میمن ۱۹؍جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری بعطائے

تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے دھوراجی کاٹھیاوار۔

☆ مولوی لال حسن المخاطب بہ احسن اللہ شاہ ابن شیخ محمد حسن ۱۹؍جماد الاولیٰ ۱۳۵۲ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون کئے گئے، دھوراجی کاٹھیاوار۔

☆ مولوی بشیر حسین المخاطب بہ بشارت اللہ شاہ ابن مولوی محمد حسن ۱۰؍جمادی الاول ۱۳۵۲ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے۔

☆ و مولوی امتیاز احمد المخاطب بہ اعزاز اللہ شاہ ابن مختار احمد ۲۰؍جمادی الاول، ۱۳۵۳ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے انبیٹھ ضلع سہارنپور۔

☆ مولوی علیم الدین عباسی المخاطب بہ علام الہدیٰ ابن امتیاز الدین عباسی ۸؍شعبان دوشنبہ ۱۳۵۲ ہجری بعطائے تاج دلق و مثال خلافت مجاز و ماذون فرمائے گئے، محلّہ شیر کوٹ سنبھلی ضلع مراد آباد۔

☆ مولوی حامد حسن المخاطب بہ محمود اللہ شاہ ابن مولوی لطافت علی انصاری بسلسلۂ قادریہ، جلالیہ، اشرفیہ، قادریہ، منوریہ، معمریہ میں مجاز و ماذون کئے گئے سنبھل ضلع مراد آباد۔

حضور پرنور اعلیٰحضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء محبوب ربانی قدس سرہٗ کے خلفائے کرام کی ایک فہرست حضور کے فرزند اصغر حضرت مولانا الحاج پیر سید شاہ مصطفیٰ اشرف قبلہ قدس سرہٗ کے خزینہ کتب میں محفوظ تھی وہ حضرت مصطفیٰ اشرف صاحب کے فرزند اوسط اشرف العلماء حضرت سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ کی عنایت بے نہایت سے دستیاب ہوئی، اس فہرست میں ۲۳۴ خلفائے کرام کے اسمائے مبارکہ درج ہیں، ان میں بہت سے ان خلفائے کرام کے نام نامی بھی ہیں، جو پہلی فہرست میں شامل ہیں، ان کو الگ کرنے کے بعد درج ذیل حضرات خلفائے کرام کے نام نامی لکھے جاتے ہیں دونوں فہرستوں سے ۳۶۴ خلفاء کے اسمائے گرامی دستیاب ہوئے۔

☆ سید محمد علی ابن سید مولوی نیاز علی مورخہ ۱۵؍شعبان ۱۳۲۹ ہجری ساکن محلّہ حویلی اعظم خاں ٹولے والی دہلی۔

☆ مجمع السلاسل الطریقہ لسان الحقیقہ مولانا حبیب الحسن نظیر الحق ابوالجد مولانا حکیم شاہ محمد احمد صاحب ایمن المخاطب بہ فرید اللہ شاہ ماہ محرم ۱۳۳۷ ہجری سکندرپور ضلع بلیا۔

☆ مولوی سید محمد امین ابن مولانا سید محمد مسعود شاہ بھیمڑی ضلع تھانہ
☆ مولوی احسن اللہ فصیحی اشرفی روئی منڈی غازی پور۔
☆ مولوی خلیل احمد روہتک۔
☆ مولوی اعجاز حسین مولوی محمد فضل رحمانی اشرفی المخاطب بہ کرامت اللہ شاہ خانقاہ رحمانیہ بدایوں
☆ مولوی شیخ شاہ محمود حسن صاحب اولاد شاہ گرم دیوان المخاطب بہ اکرام اللہ شاہ قصبہ ولید پور اعظم گڈھ۔
☆ مولوی شیخ اکرام علی ابن شیخ نور علی صاحب شاگرد مولانا نعیم الدین مرادآبادی المخاطب بہ عطاء اللہ شاہ ۲۱ر رمضان المبارک موضع سید باڑی ضلع چاٹگام
☆ حکیم سید محمد علی ابن سید ہادی علی سہوان ضلع بدایوں
☆ سید مظاہر حسین ابن سید الطاف حسین المخاطب بہ مظاہر اللہ شاہ سہ شنبہ ۱۷ر ذی قعدہ ۱۳۴۱ھ ہجری قصبہ نہٹور ضلع بجنور۔
☆ سید مبارک علی ابن سید سلامت علی چہارشنبہ ۱۸ر ذی قعدہ ۱۳۴۱ھ ہجری محلّہ نواب پورہ الور
☆ حافظ حاجی امیر حسین ابن حافظ غلام حسین ۱۹ر ربیع الاول شریف ۱۳۴۲ھ ہجری محلّہ اضالت پورہ مرادا آباد
☆ قاضی حاجی سعید الدین ابن قاضی منیر الدین المخاطب بہ سعید اللہ شاہ۔
☆ مولوی محمد اکبر علی المخاطب بہ کبیر اللہ شاہ چہار شنبہ ۱۰ر ذوالقعدہ ۱۳۴۳ھ ہجری فیروز پور میں خلیفہ کئے گئے ساکن قیچون گنج ضلع سلہٹ۔
قاضی اقبال الدین احمد المخاطب بہ انوار اللہ شاہ شب جمعہ ۲۳ر ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ ہجری ساکن موضع بھدیوا پوسٹ سرسنڈی ضلع لکھنؤ۔
☆ سید احمد حلوانی ابن سید ابرار حسین مدنی پنجشنبہ ۱۹ر جمادی الآخری مدینہ منورہ۔
☆ سید اقبال حسین ابن سید شاہ احسان علی عطائے خلافت وغیرہ بمقام کلکتہ ۲۰ر رجب ۱۳۴۳ھ ہجری ساکن موضع بسہی چک ڈاکخانہ دیال پور ضلع سیوان۔
☆ قاضی ضیاء الاسلام بن قاضی محمود علی المخاطب بہ انوار اللہ شاہ ۱۹ر شوال ۱۳۴۳ھ ہجری موضع لمکن پرگنہ شاہی ضلع بریلی۔
☆ سید محمد شاہ ۱۰ر ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ ہجری جلال پور جٹاں ضلع گجرات
☆ مولوی عبدالحکیم المخاطب بہ حکیم اللہ شاہ ۲۷ر ذوی القعدہ قصبہ شاہجہاں پور ضلع میرٹھ مدرس اور مدرسہ حنفیہ قصور لاہور۔

☆ مولوی چاند میاں المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ شنبہ ۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ ہجری ساکن ضلع بڑودہ گجرات۔
☆ مولوی شیخ عبدالواحد بن نور محمد سہ شنبہ ۲۲ر رجب ۱۳۴۷ھ ہجری سعادت پور ضلع کمرلا بنگال
☆ مولوی عبدالرحمان بن وزیر علی المخاطب بہ رحمت اللہ شاہ جمعہ ۱۵ر رجب ۱۳۴۷ھ ہجری جعفر نگر ضلع سلہٹ۔
☆ مولوی سید حامد علی بن سید واجد علی چیف قاضی المخاطب بہ محمود اللہ شاہ چہار شنبہ ۱۳۳۵ھ ہجری مراد آباد۔
☆ مولوی عبدالغفور ابن شیخ نجم الدین المخاطب بہ غفران اللہ شاہ چہار شنبہ ۲۱ شعبان ۱۳۵۳ھ ہجری بھاگلپور۔
☆ مولوی محمد غوث عرف ملک صاحب ابن احمد دین ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء ضلع ملتان لاہور (پاک)۔
☆ مولوی عبدالجلیل بن محمد حی المخاطب بہ جلیل اللہ شاہ فاضل دار العلوم حزب الاحناف شہر جالندھر۔
☆ مولوی غلام دین بن سید احمد المخاطب بہ عبید اللہ شاہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ ہجری حال مقیم لاہور گجرات۔
☆ مولوی محمد حسین بن مولوی بہاء الدین المخاطب بہ شہید اللہ شاہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء۔
☆ مولوی عطاء اللہ بن خیر الدین المخاطب بہ لطیف اللہ شاہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ ہجری ضلع سیال کوٹ۔
☆ مولوی محمد عبدالرحمن المخاطب بہ رحمت اللہ شاہ ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ ہجری ضلع مالدہ۔
☆ مولوی غلام قادر بن محمد باغ علی روز شنبہ ۲۲ر شوال ۱۳۵۴ھ ہجری ریاست فرید کوٹ حال مقیم قصور حنفیہ اسکول۔
☆ مولانا الفاضل الشیخ محمد علی حسین الصدیقی بن حضرت مولانا اعظم حسین المخاطب بہ ولی اللہ شاہ مجاور باب السلام مدینہ منورہ۔
☆ المولوی الحافظ محمد علاء الدین البکری الملقب بہ بابی لبرکات بن مولانا محمد علی حسین مدنی المخاطب بہ رفعت اللہ شاہ مدینہ منورہ۔
☆ جناب الشیخ محکم الدین پنجابی بن نور احمد بواب باب الرحمۃ مدینہ منورہ
☆ جناب الشیخ حمزہ ابوالجود المدنی الانصاری بن شیخ ابو بکر ابو جواد المدنی معلم مدینہ منورہ المخاطب بہ عطاء اللہ شاہ
☆ الشیخ علی ابوالجود بن الشیخ ابو بکر ابوالجواد المخاطب بہ وصی اللہ شاہ المعلم بالمدینۃ المنورہ۔
☆ الشیخ محمد بہاء الدین خاشقجی المدنی بن الشیخ عمر خاشقجی المدنی المخاطب بہ قیمۃ الجنۃ معلم مدینہ منورہ۔
☆ جناب قاضی فخر الدین قاضی عبدالوہاب قادری دہلوی المخاطب بہ فخر الاسلام مدینہ منورہ۔
☆ سید عبدالحق بن سید مہنور ملک آسام جورہاٹ ضلع ہیراکٹا مقام دریاکاکون محلّہ سید نامالک حوض مرزدمی مدینہ منورہ۔

☆ شیخ یوسف بن مولوی اکرام الدین ضلع نواکھالی پوسٹ جرید و موضع چرمکھی ملک بنگال عطائے خلافت مدینہ منورہ۔

☆ مولوی محمد محسن بن مولوی محمد یوسف فقیہ الخاطب بہ احسان اللہ شاہ یوم جمعہ مبارک مورخہ ١٠/ محرم ١٣٥٥ ہجری محلہ سوداگران بھمڑی۔

☆ مولوی مختار لمخاطب بہ اختیار الدین شاہ شنبہ ١١/ محرم ١٣٥٥ ہجری سنبھل مراد آباد۔

☆ مولوی شیخ صالح صافی صدیقی ١٣٣٠ ہجری ساکن محلہ سوق العراق دمشق ملک شام۔

☆ مولوی سید عبداللہ حسن ١٣٣٠ ہجری ملک یمن

☆ مولوی حاجی سید مرتضیٰ حسن آل رسول حسین الخاطب بہ اسد اللہ شاہ ٢٧/ رمضان المبارک ١٣٤٦ ہجری اولاد حضرت بندہ نواز گیسودراز ساکن محلہ جرولی مکہ معظمہ۔

☆ مولوی حکیم سید آل حسن بن سید خورشید علی قادری رزاقی اولاد حضرت محبوب سبحانی الخاطب بہ احسن اللہ شاہ ٥/ ذی الحجہ ١٣٣٦ ہجری ساکن چاندپور ضلع بجنور۔

☆ الشیخ محمد بن احمد مدنی کردی خلافت در سلسلہ قادریہ منوریہ یوم یکشنبہ ١٣٤٦ ہجری عطاء خلافت برمکان عبدالرزاق فقیہ بھمڑی ضلع تھانہ، مدینہ منورہ۔

☆ شیخ عنایت نبی بن مولا بخش الخاطب بہ عطاء المصطفیٰ شاہ ٧/ شوال ١٣٥٣ ہجری محلہ چوکی حسن خاں مراد آباد

☆ ابو الضیاء مولوی ریاض النور احمد صدیقی اشرفی شب سہ شنبہ ١٧/ ذوالقعدہ ١٣٤٦ ہجری ناظم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی ٹونک۔

☆ مولوی قادری جلیل الدین احمد بن شیخ عبد الغنی الخاطب بہ جلال اللہ شاہ دوشنبہ ٢٥/ شعبان ١٣٥ ہجری الٰہ آباد

☆ مولوی حافظ عبدالعزیز بن حافظ محمد نور الخاطب بہ عزت اللہ شاہ مدرس اول مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور اعظم گڈھ پنجشنبہ ١٨/ شوال ١٣٥٢ ہجری ساکن موضع قصبہ بھوجپور ضلع مراد آباد

☆ مولوی شاہ محمد ابوالحسن صاحب حسن فصیحی شنبہ ١٧/ ذی الحجہ ١٣٥٣ ہجری ساکن شیخ پورہ بلیا۔

☆ مولوی محمد اکبر خاں وارثی ابن نظام علی خاں مداح رسول مصنف میلاد اکبر جمعہ ٢٩/ محرم ١٣٥٤ ہجری خیر نگر میرٹھ۔

☆ قاضی مولوی مفتی ممتاز حسین ابن چیف قاضی محمد حسن صدیقی الخاطب بہ اعزاز اللہ شاہ

١٠/ شعبان ١٣٤٥ ہجری جے پور راجستھان۔

☆ قاضی غلام محمد بن قاضی محمد صالح الخاطب بہ عبداللہ شاہ ساکن بھمڑی ضلع تھانہ۔

☆ حافظ عبداللطیف بن مولوی سید قاسم علی الخاطب بہ لطف اللہ شاہ ٢/ شوال ١٣٤٦ ہجری بھمڑی

☆ مولوی حافظ عبدالعزیز الخاطب بہ عزۃ اللہ شاہ ٢/ ذوی القعدہ ١٣٣٣ ہجری رام پٹھان واڑی بمبئی

☆ مولوی حافظ عبدالمجید بن محمد خاں الخاطب بہ مشرف اللہ شاہ ١١/ شوال ١٣٤٦ ہجری محلہ فراش خانہ گلی راجان دہلی۔

☆ مولوی حاجی نذیر احمد ابن نجندی بن مولانا عبد الحکیم الخاطب بہ شیر اللہ شاہ ٢٧/ رمضان المبارک ١٣٤٦ ہجری مشائخاں میرٹھ

☆ مولوی عبدالغنی بن برکۃ اللہ الخاطب بہ امیر اللہ شاہ چہار شنبہ ٢٩/ محرم ١٣٤٧ ہجری موضع پوگران گڈھی حبیب اللہ خاں ضلع ہزارہ۔

☆ سید محمد امیر حسن بن سید اسحاق حسن قادری رزاقی ١٣٤٥ ہجری چاندپور ضلع بجنور۔

☆ سید سجاد حسین بن سید فضل حسین الخاطب بہ محبت اللہ شاہ پنجشنبہ ٢٩/ محرم ١٣٤٤ ہجری شیش گڈہ ضلع بریلی۔

☆ مولوی مطیع الرحمن بن محمد واصل ٥/ جمادی الاول ساکن موضع چناپاڑہ ضلع چاٹگام بنگال

☆ حاجی علی حسین خان برادر زادہ حافظ احمد حسین دوشنبہ ٢٧/ صفر ١٣٤٥ ہجری محلہ ہاتھی تھان شاہجہاں پور۔

☆ سید ابرار حسین بن سید محمد حسین ٧/ ربیع الاول کوٹ شرقی سنبھل مراد آباد

☆ سید اکبر علی بن سید حسن علی الخاطب بہ کبیر اللہ شاہ محلہ صدر بازار بریلی

☆ مولوی اعجاز حسین بن مولوی مجتبیٰ حسن الخاطب بہ کرامت اللہ شاہ جمعہ ٢٧/ جمادی الاول ١٣٤٧ ہجری مولوی محلہ بدایوں۔

☆ مولوی مفتی حکیم ابوالحسن بن مولوی مفتی عزیز الحسن الخاطب بہ عزیز اللہ شاہ پنجشنبہ ١٠/ ذی قعدہ ١٣٤٥ ہجری بریلی۔

☆ سید فضل حسین بن سید احمد حسین الخاطب بہ فضل اللہ شاہ چہار شنبہ ٢/ ذوالقعدہ ١٣٤٥ ہجری بدایوں

☆ مولوی محمد اجمل شاہ بن محمد اکمل شاہ صاحب الخاطب بہ جمال اللہ شاہ چہار شنبہ ١٦/ ذوالقعدہ ١٣٤٥ ہجری سنبھل۔

☆ سید محمد علی ہمدم بن سید مصطفیٰ علی وارثی الخاطب بہ ولی اللہ شاہ چہار شنبہ ١٦/ ذوالقعدہ ١٣٤٥

ہجری کوٹ عربی سنبھل مراد آباد۔
☆سید محمد عثمان اشرف بن سید شاہ عبدالغفور اشرف المخاطب بہ نور اللہ شاہ شب سہ شنبہ ۲۴؍ صفر ۱۳۴۶ھ ہجری اشرف چک مونگیر۔
☆سید محمد سمیع اشرف بن سید شاہ ظہور اشرف المخاطب بہ بشارت اللہ شاہ شب سہ شنبہ اشرف چک مونگیر۔
☆سید ہادی حسن بن سید شاہ محمود علی اشرف المخاطب بہ ہدایۃ اللہ شاہ، ماہ رجب ۱۳۴۵ھ ہجری محلّہ ذخیرہ بریلی۔
☆سید عبدالرؤف بن سید عبدالرزاق المخاطب بہ رافت اللہ شاہ اشرف چک مونگیر۔
☆سید حافظ محمد عبدالعزیز بن سید رضی الدین احمد قادری جیلانی رزاقی یوم چہار شنبہ ۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ ہجری بستی۔
☆خلیفہ زین العابدین قادری رفاعی صابری چشتی یکشنبہ ۱۴؍ رجب ۱۳۴۶ھ ہجری بانی و ناظم مدرسہ ہدایۃ الاسلام مقام بوڈیشور، ضلع کاڑوار۔
☆مولوی سید محمد میراں بن سید سعید اللہ شاہ کوکنی شافعی المخاطب بہ عرفان اللہ شاہ یوم شنبہ ۲۵؍ شعبان ۱۳۴۶ھ ہجری بھٹکل۔
☆مولوی احمد حسین بن مولوی بن محمد حسین المخاطب بہ محمود اللہ شاہ ۲۵؍ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ہجری مالک طلمسی پریس میرٹھ۔
☆چودھری فیاض محمد خاں بن چودھری غازی الدین خاں المخاطب بہ فیض اللہ شاہ یوم شنبہ ۱۰؍ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ ہجری بلرام ضلع ایٹہ۔
☆مولوی شیخ متین علی بن شیخ عبدالرؤف میاں المخاطب بہ خادم الاسلام یکشنبہ ۱۳۵۱ھ ہجری امام جامع مسجد سیندھ پورہ سلچر آسام۔
☆مولوی محمد بشیر صدیقی بن مولانا الحاج محمد عبدالحکیم ۲۸؍ محرم ۱۳۵۲ھ ہجری مشائخاں میرٹھ نٹال میرس برگ جنوبی افریقہ۔
☆مولوی آل حسن بن شیخ محمد حسن المخاطب بہ احسن اللہ شاہ ۹؍ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ ہجری دیپا سرائے سنبھل ضلع مراد آباد۔
☆مولوی سید دانش علی بن سید عزت علی المخاطب بہ فراست اللہ شاہ یوم شنبہ ۲۵؍ ذوالقعدہ ۱۳۳۵ھ ہجری موضع اوبڑا کوٹ کھریامالدہ۔
☆حکیم محمد اسماعیل قریشی بن حکیم ولایت علی قریشی المخاطب بہ ذبیح اللہ شاہ یکشنبہ ۱۷؍ جمادی الآخر

نیا گنج ہاترس علی گڈھ۔
☆شیخ رفیع الدین بن شیخ معزالدین المخاطب بہ رفیع اللہ شاہ چہار شنبہ ۲۷؍ ذوالقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری گازرٹیک ضلع فرید پور بنگال
☆سیٹھ صوفی محمد جان بن قاسم صاحب المخاطب واحد اللہ شاہ پنجشنبہ ۲۰؍ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری مغل اسٹریٹ رنگون۔
☆حافظ عبدالرحمن بن حکیم امیر علی المخاطب بہ رحمت اللہ شاہ پنجشنبہ ۲۷؍ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری جھنلی تالاب ہاوڑہ کولکتہ
☆سید محمد سعید حسینی حیدری مدنی بن سید مصطفیٰ مدنی المخاطب بہ سجد اللہ شاہ دو شنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری عطائے خلافت بمقام کچھوچھہ شریف۔
☆سید مظہر علی شاہ بن سید منصور علی شاہ ابول العلائی المخاطب بہ اظہار اللہ شاہ ۱۱؍ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری اجمیر شریف دہلی۔
☆شیخ حاجی منیر الدین بن مولا میاں المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ ۲۱؍ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ ہجری عطائے خلافت پر مکاں حکیم سید اشفاق احمد اشرف دہلی) ساکن موضع شاہپور ضلع مالدہ بنگال۔
☆شیخ رشید احمد بن نثار احمد المخاطب بہ ارشا اللہ شاہ چہار شنبہ ۳؍ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری محلّہ چوڑی والان دہلی۔
☆حکیم مولوی سید عالم علی بن سید حامد علی المخاطب بہ علم اللہ شاہ شنبہ ۱۳؍ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری ریاست الور۔
☆مولانا سید محمود حسین زیدی بن مولانا سید ارشاد علی المخاطب بہ سراج الاسلام جمعہ ۱۸؍ جمادی الآخر ۱۳۵۳ھ ہجری ریاست الور۔
☆مولوی سید محمد ایوب کاکاخیل بن سید محمد الیاس کاکاخیل المخاطب بہ نور الاسلام جمعہ ۱۸؍ جمادی الآخر سرخ ڈیری ضلع پشاور۔
☆مولوی حامد حسن بن لطافت علی انصاری المخاطب بہ محمود اللہ شاہ سنبھل ضلع مراد آباد۔
☆مولوی سید محمد میراں المخاطب بہ عرفان اللہ شاہ مدرس مدرسہ نجم الاسلام بھیمڑی ضلع تھانہ
☆قاضی سید محفوظ علی بن سید گلزار علی المخاطب بہ حفاظت اللہ شاہ حال مقیم اجمیر شریف۔
☆مولوی شیر محمد بن عبداللہ جی المخاطب بہ اسد اللہ شاہ ضلع کاٹن پورہ سرحد
☆سید شاہ محبت علی بن سید مبارک حسین المخاطب بہ حبیب اللہ شاہ یوم جمعہ ۱۵؍ رجب ۱۳۴۷ھ ہجری قصبہ چاند پور ضلع بجنور۔

☆سید حامد حسین بن صوفی سید شاہ مظہر حسین المخاطب بہ ظہور اللہ شاہ غرہ ماہ شعبان ۱۳۴۷ہجری بانس بریلی۔

☆مولوی عبدالعزیز بن حافظ محمد یعقوب المخاطب بہ شرف اللہ شاہ یوم جمعہ یکم ذوالقعدہ ۱۳۴۷ہجری

☆مولوی سید غلام علی معینی بن سید نور محمد فریدی المخاطب بہ عبید اللہ شاہ یوم یکشنبہ ۲۸ر محرم ۱۳۴۸ہجری آستانہ عالیہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیر شریف۔

☆حاجی عبدالغفور بن حاجی الٰہی بخش، المخاطب بہ بخش اللہ شاہ ۳ر صفر ۱۳۴۸ہجری محلّہ لوہار منڈی برہانپور۔

☆ حکیم محمد سلیم بن حکیم امیر علی المخاطب بہ تسلیم اللہ شاہ ۴ر صفر ۱۳۴۸ہجری جھلمی تالاب ضلع ہاوڑہ

☆ قاضی سعید الدین المخاطب بہ سعید اللہ شاہ محلّہ قاضی ٹولہ بانس بریلی۔

☆مولوی ابو العرفان محمد عارف حسین بن حاجی عبدالرحمٰن ۱۳ر ربیع الآخر ۱۳۴۸ہجری علی مسجد دہلی دروازہ۔

☆مولوی شیخ اظہار الحی بن شیخ حسن علی المخاطب بہ اظہار اللہ شاہ یوم سہ شنبہ ۱ر رجب ۱۳۴۸ہجری چاٹگام بنگال

☆سید شاہ الطاف علی بن سید عرفان علی جلالی المخاطب بہ لطف اللہ شاہ پنجشنبہ ۱۰ر رجب ۱۳۴۸ہجری قریشیاں امروہہ

☆سید میاں محمد بن حکیم سید عبدالرزاق قادری رزقی المخاطب بہ نبی اللہ شاہ چہار شنبہ ۷ر شعبان ۱۳۴۸ہجری چاندپور۔

☆محمد یٰسین بن سید بشیر علی جیلانی المخاطب بہ عبدالنبی یکم شعبان ۱۳۴۸ہجری چاندپور ضلع بجنور

☆سید محمود علی بن مولوی سید مقصود علی قادری رزاقی ۱۰ر شعبان ۱۳۴۸ہجری چاندپور ضلع بجنور

☆ حکیم سراج احمد بن شیخ محمد جلال الدین المخاطب بہ نور الاسلام شاہ ۱۱ر شعبان ۱۳۴۸ہجری موضع نگلہ بجنور

☆ منشی مبین الدین بن منشی نیاز الٰہی المخاطب بہ بتیان العرفان شب جمعہ ۱۶ر شعبان ۱۳۴۸ہجری نگینہ بجنور

☆مولوی محمد علی بن عبداللہ المخاطب بہ عبداللہ شاہ موضع گڈا ضلع فریدپور بنگال

☆مولوی مقصود علی بن ثابت علی المخاطب بہ عنایت اللہ شاہ موضع گڈا فریدپور بنگال

☆مولوی مصلح الدین ابن ساجد الحق سلہٹ آسام

☆مولوی عبداللہ بن مشیت اللہ المخاطب بہ عبدالمصطفیٰ پنجشنبہ ۲۵ر شوال المکرم ۱۳۴۸ہجری، اناؤ

☆مولوی شیخ نظام الدین بن حکیم بخش المخاطب بہ نظام اللہ شاہ جمعہ ۲۲ر ذی الحجہ ۱۳۴۸ہجری

☆ حکیم سید شاہ مشرف حسین بن سید شاہ مبارک حسین المخاطب بہ شرف اللہ شاہ پنجشنبہ ۱۴ر محرم ۱۳۴۹ہجری کچھوچھا شریف حال مقیم بھاگلپور۔

☆حاجی محمد نور محمد خاں بن نواب علی خان دہلوی المخاطب بہ انوار اللہ شاہ دوشنبہ ۳ر صفر ۱۳۴۹ہجری کاٹھمنڈو نیپال۔

☆ شیخ مقبول حسین بن نظامۃ اللہ پنجشنبہ ۲۶ر ربیع الاول ۱۳۴۹ہجری مطابق ۱۹۳۰ء بمبئی

☆مولوی سید محمد علی بن مولوی سید یار محمد المخاطب بہ ولی اللہ شاہ دوشنبہ ۲۸ر ربیع الاول ۱۳۴۹ہجری گلی حکیم جی دہلی۔

☆ شیخ محمد ضمیر الحق بن شیخ منیر الدین المخاطب بہ ستر اللہ شاہ دوشنبہ ۴ر جمادی الآخر ۱۳۴۹ہجری بدل پور ضلع بیر بھوم۔

☆دیوان مقصود علی بن یٰسین علی درگاہ گھٹیاری شریف عرف بانسر شریف المخاطب بہ مقصود اللہ شاہ ضلع ۲۴ر پرگنہ (آسام)۔

☆ شیخ امام الدین المخاطب بہ نظام اللہ شاہ ۲۵ر رجب ۱۳۴۹ہجری ضلع کرنال پنجاب

☆سید محمد صدیق خلف الصدق سید مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ المخاطب بہ صادق اللہ شاہ سجادہ نشین دربار حضرت علاء الحق قدس سرہ، پنڈوا شریف ضلع مالدہ۔

☆ شیخ محمد مسیح اللہ بن محمد احمد اللہ المخاطب بہ حیات اللہ شاہ ۲۶ر شعبان ۱۳۴۹ہجری پوسٹ علی پور کولکتہ

☆ شیخ امیر الدین بن بنیاد علی چودھری، المخاطب بہ امانت اللہ شاہ ۲۶ر شعبان ۱۳۴۹ہجری ڈھمری بختیار پور۔

☆اسلام دیوان بن محمد یٰسین دیوانی المخاطب بہ اسلام اللہ شاہ ۱۱ر ذوالقعدہ ۱۳۴۹ہجری گھٹیاری شریف ۲۴ر پرگنہ (آسام)۔

☆سید شاہ محمد بن شاہ علی حسین المخاطب بہ مرسل اللہ شاہ شنبہ ۱۸ر ذوالقعدہ ۱۳۴۹ہجری مودھوگری ضلع جالندھر۔

☆سید شاہ وجیہ الدین بن سید محمد مہدی حسن المخاطب بہ جمال اللہ شاہ یوم چہار شنبہ ۱۷ر ذی الحجہ ۱۳۴۹ہجری محلّہ میر مست جونپور۔

☆ شیخ محمد یٰسین بن فخر الدین المخاطب بہ نبی اللہ شاہ ۲۰ر صفر ۱۳۵۰ہجری ساکن ردولی ضلع مظفرپور

☆ شیخ عبدالغفور بانگی بن شیخ محمد واصل المخاطب بہ مغفور اللہ شاہ ۸ر صفر ۱۳۵۰ہجری شہزادپور ضلع فیض آباد (مجودہ امبیڈکر نگر)

☆ مولوی سید ابوالحسن المعروف بہ ابوالخیر بن یوسف علی ۶؍ربیع الآخر ۱۳۵۰ ہجری سری نگر ضلع چاٹگام

☆ صوفی محمد جان صاحب کاملی علیمی خلیفہ و سجادہ نشین آستانہ ولید پور درگاہ مولانا محمد کامل چراغ ربانی پنجشنبہ یکم رجب ۱۳۵۰ ہجری اعظم گڈھ۔

☆ مولوی سید شاہ خوب اللہ بن سید شاہ حاجی جان المخاطب بہ منظور اللہ شاہ ابوالعلائی ۶؍شعبان ۱۳۵۰ ہجری دائرہ شاہ اجمل الہ آباد۔

☆ سید شاہ محمد سراج الدین بن سید شاہ معین الدین قادری المخاطب بہ ضیاء اللہ شاہ چہار شنبہ ۱۳۵۰ ہجری نخاس سرکل ناگپور۔

☆ سید علی بن سید عبدالکریم قادری المخاطب بہ ولی اللہ شاہ چہار شنبہ ۱۳؍ذی الحجہ ۱۳۵۰ ہجری دھلواڑہ ریاست جوناگڑھ۔

☆ مولوی سید شاہ غلام محی الدین بن مولانا غلام فخرالدین المخاطب بہ محی الاسلام پنجشنبہ ۲۸؍ذی الحجہ ۱۳۵۰ ہجری دادوں علی گڑھ۔

☆ مولوی شمس الہدیٰ بن عبدالعزیز المخاطب بہ ضیاء الاسلام ۲۹؍محرم ۱۳۵۰ ہجری بخت پور پوسٹ ناپور ضلع چاٹگام

☆ مولانا محمد رفاقت حسین مظفر پور۔

☆ مولانا احمد یار خاں بدایوں۔ ☆ مولا محمد سلیمان بھاگلپور۔

☆ جناب فاضل مولانا شاہ ضیاء الدین قادری المخاطب بہ نور اللہ شاہ مدینہ منورہ۔

☆ مولانا سید شاہ مصطفیٰ اشرف۔

☆ مولانا سید شاہ مختار اشرف ﴿محمد میاں﴾ حضور سرکارِ کلاں علیہ الرحمہ

☆ مولانا سید شاہ مجتبیٰ اشرف۔

☆ مولانا عبید اللہ شاہ صاحب خلف و جانشین حضرت میاں راج شاہ صاحب سوندھ شریف۔

☆ مولانا نثار احمد کانپور مفتی آگرہ۔

☆ استاذالعلماء مولانا مشتاق احمد کانپوری فرزند ان استاذ زمن مولانا شاہ احمد حسن فاضل کانپوری۔

☆ مولانا سردار احمد محدث پاکستان۔

رئیس المحققین حضرت مالانا سید شاہ محمد سلیمان اشرف صدر شعبۂ دینیات مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ۔

☆ حضرت مولانا غلام محمد ترنم اشرفی امرتسری۔ ☆ خطیب العماء مولانا نذیر احمد خجندی میرٹھی شیر اللہ شاہ۔

مخدوم الاولیاء محبوب ربانی رفہرست خلفائے اشرفیہ عطا کردہ بانی جامع اشرف شیخ اعظم قبلہ

منقبت

شیخ اعظم علامہ سید محمد اظہار اشرف قبلہ

در شان حضرت سید شاہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ

جانشینِ شاہ سمناں اعلیٰ حضرت اشرفی
اشرفی کے ہیں نگہباں اعلیٰ حضرت اشرفی

جنکے دم سے فیض اشرف ہر طرف چھاتا رہا
نائب مخدوم ذیشاں اعلیٰ حضرت اشرفی

ذات جن کی تھی سہارا بے سہاروں کیلئے
درد مندوں کے تھے درماں اعلیٰ حضرت اشرفی

جن کی ساری زندگی اشرف پہ قرباں ہو گئی
ہو گئے سب سے درخشاں اعلیٰ حضرت اشرفی

نسبت اشرف کو لے کر سارے گل مہکا گئے
اُن گلوں میں تھے نمایاں اعلیٰ حضرت اشرفی

تھے گروہ عارفاں میں وہ امام العارفیں
پر تو محبوب یزداں اعلیٰ حضرت اشرفی

فیض پائے جن کے در سے عالم و مفتی، فقیہ
تھے یقیناً جانِ عرفاں اعلیٰ حضرت اشرفی

جن کے فیضانِ کرم کی تھی ادائے دل نواز
شانِ محبوبی کے برھاں اعلیٰ حضرت اشرفی

نسل نورالعین کا تھا وہ درخشاں آفتاب
ہے کرامت جس پہ رقصاں اعلیٰ حضرت اشرفی

جن کی صورت دیکھ کر سارا زمانہ کہہ اٹھا
ہم شبیہِ غوث جیلاں اعلیٰ حضرت اشرفی

شانِ رتبہ آپ کی اظہار یوں کرتے ہیں سب
ہے ولایت جس پہ نازاں اعلیٰ حضرت اشرفی

اظہارِ عقیدت مجموعہ کلام شیخ اعظم ص ۲۲۴-۲۲۵

منقبت (مولانا سید مزاج احمد سبزواری اشرفی علیہ الرحمہ)

در شان حضرت سید شاہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ

چوں خدا، در روز، تکوین امکاں ساختہ
اشرفی را، عکس روئے شاہِ جیلاں ساختہ

گر نبی را صاحبِ توقیع فرماں ساختہ
ذاتِ عالی را، بروے کالبدِ جانِ جاناں ساختہ

خاک پایش خلق را آئینہ جاں ساختہ
بہر ما حق نورِ دلش نورِ ایماں ساختہ

قلبِ مضطر راچوں بسمل تیغِ عصیاں ساختہ
مر ہمِ آمر زش حق، بہر درماں ساختہ

در شرابِ معرفت تخمیر خاکش کردہ اند
زیں ضیائے معرفت بر خلق تاباں ساختہ

شد سرا پائے و جودش رہنمائے نورِ حق
معرفت راکبریا در سینہ مہماں ساختہ

معرفت راکشتہ ہائے لطف حق زندہ چراغ
دست عرفانِ تو روشن شمعِ ایماں ساختہ

خواست چوں ایزد کہ عالم پراز ایقان شد
از ہر انگشتش رواں جوئے عرفاں ساختہ

چوں مُریداں از غم دنیا شوند اندوہ گیں
کار ہا از غیب بے تدبیر ایناں ساختہ

چوں کلادہ بیعتش در گردنم افگندہ است
چوں خرد سازد عجب مرہون احسان ساختہ

ہم عنایتش دستِ لطفِ فیاض شد
چوں کمیتِ کلک درراہ تو، جولاں ساختہ

(شائع شدہ ماہنامہ اشرفی کچھوچھا مقدسہ و حیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی تالیف (مولانا محمود احمد رفاقتی) و تذکرہ۔ مولانا احمد اشرف

مولانا معین الدین اشرفی

خادم دارالافتاء جامع اشرف، کچھوچھہ شریف

الاشرف جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف، امبیڈکر نگر، یو. پی.